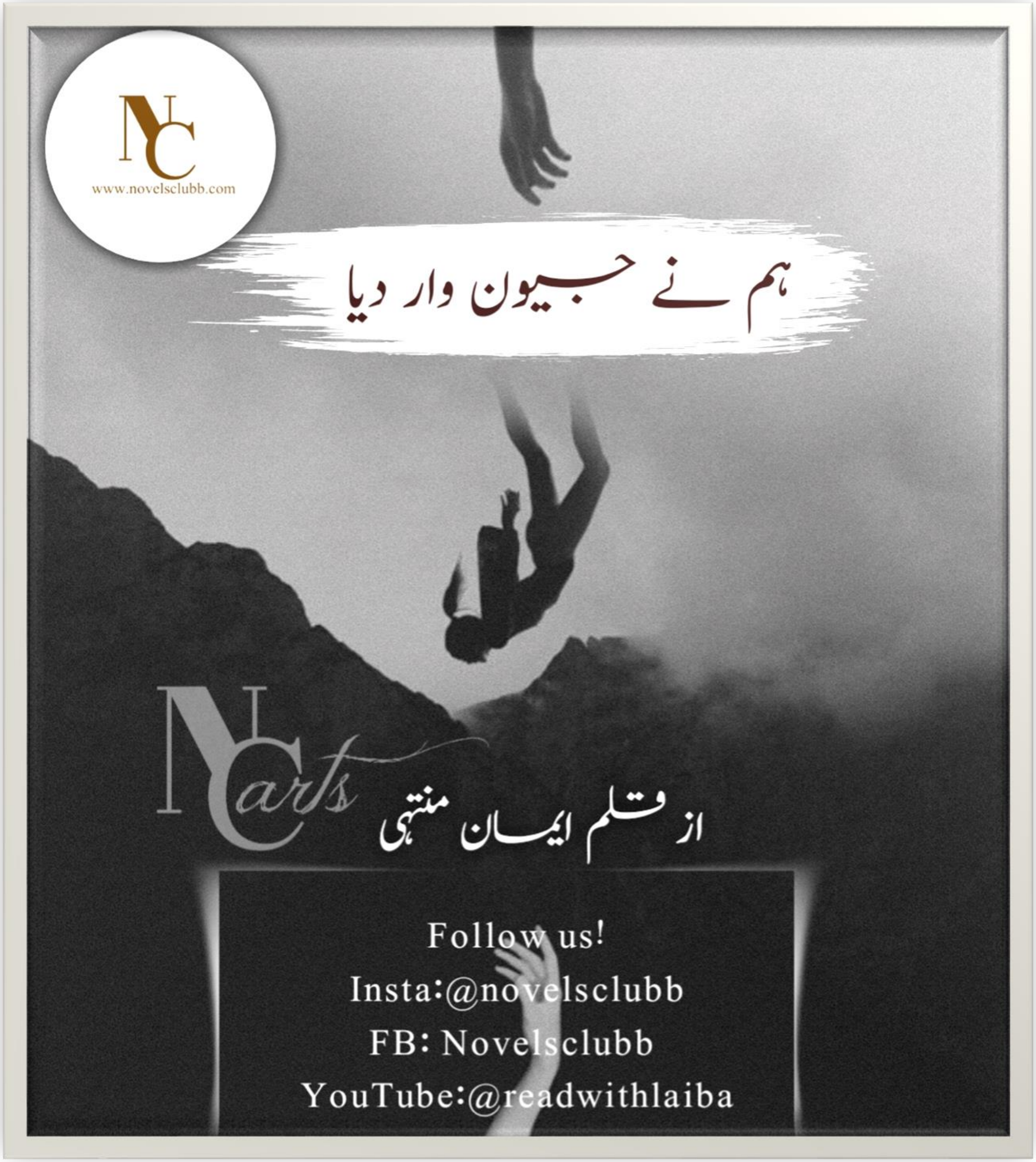
www.novelsclubb.com
ہم نے جیون وار دیا
از قلم ایمان منتہی
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ہم نے جیون وار دیا

از قلم

ایمان منتہی

www.novelsclubb.com

انتساب!

جن کی بے پناہ محبت اور ہم قدمی نے میرے خوابوں کی تکمیل کو ممکن بنادیا

جن کا حوصلہ کٹھن اندھیری راہوں میں میرے لئے راہنما بنا

جن کی بدولت میرے لئے گر کر اٹھنا آسان ہوتا گیا

والدِ محترم کے نام

www.novelsclubb.com

ڈرا نہیں سکتا ہم کو اندھیرا، ہم اماوس میں چاند رکھتے ہیں

جو بھول جائیں رستے، تو انہی رستوں پر رہبر رکھتے ہیں

پیشِ لفظ

السلام علیکم ڈئیر ریڈرز۔

'خونِ جگر ہونے تک' کے بعد صفحہ قرطاس پر یہ میری دوسری تحریر ہے۔

'ہم نے جیون وار دیا'

اس کہانی کو لکھنا بہت کٹھن تھا۔میں اسے شروع کرتے ہوئے جتنی پر جوش تھی،آہستہ آہستہ احساس ہوا کہ کہانی اور اس کے کرداروں کے ساتھ انصاف کرنا بہت مشکل ہے۔لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ جتنا وقت اس کہانی نے ابھرنے میں لیا،یہ اتنی ہی میرے دل کے نزدیک ہے۔یہ کردار مجھے اتنے محبوب ہو چکے تھے کہ ان کی اذیتیں خود پر گزرتی محسوس ہوئیں۔شائد میں کبھی الفاظ میں بیان نہیں کر سکوں گی جو اہمیت یہ کردار اختیار کر چکے ہیں۔میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ یہ

میری بہترین کاوش ہے لیکن ہاں، میں نے اسے بہترین بنانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ میری کوشش کتنی کامیاب ہوئی، یہ آپ بتائیں گے۔

جنہوں نے میری پہلی تحریر 'خونِ جگر ہونے تک' پڑھی ہے، وہ جانتے ہوں گے کہ اس کی کہانی ادھوری چھوڑ دی گئی تھی۔ کچھ رازوں کا کھلنا باقی تھا۔ یہ کلئیر کرنا ضروری ہے کہ میرا یہ ناول 'ہم نے جیون وار دیا' اس کا **دوسرا حصہ نہیں** ہے۔ کہانی مختلف ہے، کردار نئے ہیں۔ لیکن آنے والی کچھ اقساط میں آپ 'خونِ جگر ہونے تک' اور 'ہم نے جیون وار دیا' کا crossover پڑھیں گے، ان شاء اللہ۔ کچھ پرانے کردار اس نئی کہانی میں نظر آئیں گے۔ لیکن تب تک آپ زندگی کے اس نئے رخ کو کھوجنے کے سفر میں نئے کرداروں کے ساتھ نکلیں۔

یہ کہانی ہے،

زیان ارتضی کے کربِ مسلسل کی

زمل اعظم کی ابدی اذیتوں کی

فراق اور ملن کے گرد گھومتی ان کی داستان

******

قسط نمبر ۷

"آموزِ وفا"

"اکثر ہمیں اپنی کہانی کا پلٹنا ناگوار لگتا ہے۔ لیکن کیا خبر کہ انہی بدلے راستوں پر رب نے ہمیں وہ نوازنا ہو جس کی خواہش دل کے نہاں خانے میں پوشیدہ ہو...انسان جلد باز ہے۔"

نیم اندھیر کمرے میں بلائنڈز گرے ہوئے تھے۔ وہی سیگریٹ کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ فروسٹڈ اسکرین کے پار بیٹھے شخص کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر متحرک تھیں۔ آنکھوں میں محظوظ سی چمک لئے اس نے اینٹر کا بٹن دبایا اور پیچھے ہوا۔

آفر بھیج دی گئی تھی۔بساط بچھا دی گئی۔صید خود چل کر صیاد کے جال میں پھنسے گا...چچ چچ۔

"بیوقوف لڑکا۔" وہ سرد انداز میں بڑبڑایا۔"اعتزاز کا شکار تو کافی آسان ہے، سیڈ۔"

لبوں پر زہریلی مسکراہٹ مچل رہی تھی۔فون کی گھنٹی مخل ہوئی۔اس نے بٹن دبا دیا۔

"کہو۔"

"سر، جو شخص فرار ہوا تھا،اس نے پولیس کو بتا دیا تھا۔" صیغم کی آواز اسپیکر سے ابھری۔

اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"تو؟"

"پولیس کو کیس دے دیا گیا ہے۔ایس پی عارب لیڈ کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہوں۔" اس نے ہنکارا بھرتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگائی۔ آنکھوں میں پر سوچ لکیریں چھا گئیں۔

"اس پر نظر رکھو اور ان دونوں لڑکیوں پر بھی۔ وہ انہیں شامل کرے گا۔"

"اور ارتضی؟"

"اس کے لئے مختلف پلان ہے۔ بس تم عارب پر نظر رکھو۔" اس نے بٹن دبا کر کال کاٹ دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ انہیں ڈھونڈیں گے کیسے؟ ٹھوڑی کھرچتے ہوئے وہ غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کھیل اتنا آسان نہیں تھا، جتنا اس نے سمجھ لیا تھا۔

اس کے مہرے خود چال چلنے لگے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

شام اترتے ہی ایچ آر کیفے پر 'کلوزڈ' کا بورڈ لگا دیا گیا۔اندر ہال میں ایک اکادکا بتیاں جل رہی تھیں۔انابیہ دیوار سے ٹیک لگائے لب کاٹتے ہوئے مائعزم کو دیکھ رہی تھی جو سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھی تھی۔

چند لمحوں بعد دروازہ آہستگی سے دھکیل دیا گیا۔مائعزم نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔اندر آتے زیان کو دیکھ کر دل بری طرح دھڑکا۔ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگیں۔

"کیا پتہ چلا؟"انابیہ نے مستفسرانہ انداز میں پوچھا۔

زیان کرسی گھسیٹ کر بیٹھا اور فائل میز پر رکھتے ہوئے ایک نگاہ مائعزم کو دیکھا جو گلابی پڑتی گیلی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کے انداز میں تاسف امڈ آیا۔

"وہ یہاں کسی دوست کی شادی اٹینڈ کرنے آیا ہوا ہے۔"

مائعزم کا دل جیسے کسی بھنور میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

"وہ آرمی آفیسر ہے،زیادہ ڈیٹیلز نہیں نکلوا سکتے۔"

عروش رضا کو اپنا سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔وہ یک ٹک زیان کو دیکھے گئی۔

”وہ بننا جو میں تمہیں بنانا چاہتی تھی۔“

اس نے اپنی زندگی ضائع نہیں کی تھی۔ وہ اس منزل تک پہنچ گیا تھا جس پر وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔ اذیتوں نے جیسے اپنا صلہ پا لیا تھا۔

”رینک؟“ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ انابیہ مٹھی ٹھوڑی تلے رکھے خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

”میجر حمزہ۔“ زیان نے آہستگی سے جواب دیا۔ مائعزم کی بھیگی گلابی آنکھوں میں اچھنبا ابھرا۔

”حمزہ؟“

www.novelsclubb.com

”تم نے کہا تھا کہ اس کا نام حازم حیدر رضا ہے لیکن تمام پیپرز میں اس کا نام حازم علی حمزہ لکھا تھا یعنی کچھ ہے جو تم مس کر رہی ہو۔“

علی حمزہ؟ وہ ماموں کا نام کیوں استعمال کر رہا ہے؟ دل بری طرح ڈوب گیا۔ اس نے لب کو بے دردی سے کچلتے ہوئے اندر امڈتا خوف دبانا چاہا۔

"کیا؟" اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

زیان نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔انابیہ بغور اسے دیکھ رہی تھی۔

"اسے amnesia ہے۔وہ اپنی میموری کھو چکا ہے۔"

ساتوں آسمان مائعزم کے سر پر ٹوٹتے چلے گئے۔ساری روشنیاں گل ہو گئیں۔ہر مسکان خاک ہوئی۔دل کسی منجدھار میں ڈوبتا اپنی دھڑکن کھو گیا۔انابیہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر زیان کو جو لب کاٹتے ہوئے فائل کا کونا مروڑ رہا تھا۔

"کب؟" مائعزم کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔سفید پڑتے چہرے پر بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سولہ سال پہلے۔"

مائعزم کے قدموں سے جان نکلنے لگی۔وجود طوفانوں کی زد میں آگیا۔ہاتھوں میں لرزش اتر آئی۔

"وعدہ کرو کہ تم امی اور حیدر کو چھوڑ دو گے۔انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔"

اس نے انہیں بچانے کے لئے اپنی قربانی تھی، اپنا جیون وار دیا تھا لیکن آج... ساری ریاضتیں خاک ہو گئیں۔ آنسو پلکوں کی باڑ پھلانگتے ہوئے چہرے پر پھسل گئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔ اگر وہ اسے بھول چکا تھا تو سامنے آیا ہی کیوں تھا؟ دل کو کاٹتی کرچیاں روح میں اترنے لگی۔ تکلیف رگوں میں حشر برپا کر رہی تھی۔

"ان کی کل واپسی ہے، تمہیں جانا چاہیے۔" زیان نے آہستگی سے کہا۔

ایک لمحہ لگا تھا... وہی ایک پل جو کئی سال پہلے آیا تھا... عروش رضا نے اسی بکھرتے لمحے میں پھر فیصلہ کر لیا۔

"نہیں۔" اس نے سختی سے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑا۔ "اسے جانے دو۔"

"پاگل ہو گئی ہو، مائرہ م؟ اتنے عرصے بعد تمہیں فیملی ملی ہے جسے تم ٹھکرا رہی ہو؟" انابیہ نے بے اختیار اسے روکنا چاہا۔

"میں اس کے لئے فیملی نہیں ہوں۔"اس کا انداز ہارا ہوا تھا۔"وہ اپنی زندگی میں سیٹل ہے۔اسے میری ضرورت نہیں ہے۔جیسا چل رہا ہے، چلنے دو۔"

زیان نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"تمہارے لئے مشکل ہے لیکن شائد اس کے لئے بہتر ہے۔"

"تم بھی اس کا ساتھ دے رہے ہو؟"انابیہ نے اسے گھورا۔زیان نے کندھے اچکا دیئے۔

"میں ماموں کو جانتی ہوں،انابیہ۔مامی جان اور احمر کو بھی۔ان سب نے اسے میرے حصے کی محبتیں دی ہوں گی۔وہ سیٹل ہے اور مجھے اسے ڈسٹرب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"قطعیت سے کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔آنکھیں ہنوز گلابی تھیں۔چہرہ رگڑتی وہ پلٹ گئی۔انابیہ نے یاسیت سے اسے جاتے دیکھا۔

"یہ اچھا نہیں ہوا۔"وہ اداسی سے بڑبڑائی۔

"اس کا خیال رکھنا۔وہ اکیلی ہے۔" زیان یاد دہانی کرواتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

انابیہ نے نگاہیں اٹھائیں۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں آگے بڑھنا چاہیے؟"

وہ ٹھٹک کر رکا۔آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"میرا یہاں کیا ذکر؟"

"تم دونوں اکیلے ہو۔" اس نے مبہم انداز میں کہا۔زیان کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"بہتر ہو گا کہ تم اپنے قیاس مت لگاؤ۔"

"نہ مانو۔" اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔زیان سر جھٹکتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیاہ ہوتا آسمان خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آفندی ہاؤس کے کنٹرول روم میں تناؤ کی کیفیت تھی۔نائل اضطرابی انداز میں لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔ابتہاج لبوں میں سیگریٹ دبائے ان سب کو دیکھ رہے تھے۔

''آخر کہاں جاسکتی ہے وہ یو ایس بی؟'' ملائکہ طیش سے پلٹی۔

''ہم تلاش کررہے ہیں، مل جائے گی۔'' صیغم نے تحمل سے کہا۔

''اس یو ایس بی میں اتنا ضروری کیا تھا؟'' ابتہاج نے ابرو چکائے پوچھا۔

''میری اور اعتزاز کی گفتگو۔جس میں ہم نے زیان کے بارے میں ڈیل کی تھی۔'' وہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔'' اگر وہ آڈیو حسام تک پہنچ گیا تو سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔''

موبائل سے نگاہیں اٹھاتے ہوئے اعتزاز نے بے تاثر انداز میں اسے دیکھا۔

''اتنا ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔یو ایس بی مل جائے گی۔کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔''

www.novelsclubb.com

ملائکہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔ چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

"کہنا آسان ہے۔" اس نے سر جھٹک دیا۔

"تم لوگوں کو کب پتہ چلا تھا کہ مسنگ ہے؟"

"آج صبح۔"

"بہت خوب۔" ابتہاج نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "نجانے وہ کب سے مس پلیس ہو گی اور تم لوگوں کو آج یاد آیا۔"

"اتنی ساری آڈیو فائلز میں سے اگر ایک مس ہو گئی تو ہمیں کیسے علم ہو سکتا ہے؟" ملائکہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کو آگ لگا دے۔

"ہم نے ٹریک کر لیا۔" نائل بے اختیار سیدھا ہوا۔ کنٹرول روم میں سناٹا چھا گیا۔

"ارسم خان۔"

☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد پر چھائی دوپہر دم توڑ رہی تھی۔ تیسری منزل پر بنے کمرے کے دروازے پر ۲۳۵ کا کارڈ جھول رہا تھا۔اندر گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سفید اور سرمئی کے امتزاج میں ڈھلا کشادہ سا کمرہ سادگی سے آراستہ تھا۔ کھینچ کر پردے ہٹائے تو شیشے سے منعکس ہوتی کرنیں چہرے سے ٹکرائیں۔ وہ بے اختیار ہلکا سا مسکرائی۔

دو انگلیوں سے اسکارف کی پن کھولتے ہوئے وہ وہاں سے ہٹ گئی۔ کیچر میں بال ڈھیلے انداز میں جکڑے ہوئے تھے۔ لٹیں چہرے کے گرد جھولتے ہوئے ٹھہر گئیں۔اسے یہاں آئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔ چہرے پر سفر کی تکان قائم تھی۔ تبھی اس کا موبائل بج اٹھا۔ نمبر دیکھ کر ابرو اکھٹے ہوئے۔ سبز نشان سوائپ کیا۔

"السلام علیکم۔ خیریت؟ پہنچتے ہی کال کھڑکا دی؟" کال اسپیکر لیتے ہوئے وہ عبایے کی زپ کھینچ رہی تھی۔

"وعلیکم السلام۔ہاں میں بس سوچ رہی تھی کہ شام کو کہیں گھومنے نکلتے ہیں۔" وریشہ کی آواز ابھری۔

"ابھی تو آئے ہیں۔" وہ کسلمندی سے بولی۔

"محترمہ، ہم چھٹیاں منانے آئے ہیں۔ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں رہنے نہیں۔ میں تمہارا کوئی بہانہ نہیں سننے والی۔ سارے پلانز میں بناؤں گی، لوکیشنز بھی میں ہی فائنل کروں گی۔ تم جیسی ۱۹۱۰ کی بھٹکتی روح سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس فالو می۔" وہ تپ اٹھی۔

زمل نے مسکراتے ہوئے عبایہ الماری میں ہینگ کیا اور پلٹ کر موبائل اٹھالیا۔ آنکھوں میں شرارت مچل رہی تھی۔

"دیکھو لڑکی۔ تمہارے گھر والے اگر تمہارا رشتہ پکا کرنا چاہ رہے ہیں تو مجھ پر غصہ اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ جیسے جتا کر کہتے ہوئے ڈریسنگ مرر کے آگے آکھڑی ہوئی۔

"مجھے یاد نہ دلایا کرو۔" اس کا جیسے غم ہرا ہو گیا۔ "یہ آپی کی شادی گزر جانے دو، پھر دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زمل بے ساختہ ہنسی۔ کیچر اتارتے ہوئے بال کمر پر بکھرتے چلے گئے۔

"فی الحال جو سامنے ہے، اسے انجوائے کرو۔ سب بہتر ہی ہو گا۔" وہ بالوں میں اوپر سے نیچے انگلیاں چلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"خیر، تمہیں شام کو پک کرنے آؤں گی۔ تیار رہنا۔" اس کا کوئی بھی عذر سنے بغیر تیزی سے اس نے کال کاٹ دی۔

زمل بڑبڑا کر رہ گئی۔ برش اٹھا کر بالوں میں پھیرنے لگی۔ کچھ خیال آنے پر اس نے شیشے میں جھلکتا اپنا عکس دیکھا۔ چمک یکدم ماند ہوئی۔

دل میں وہی خالی پن بسیرا کیے ہوئے تھا۔ آنکھوں میں بے بسی اُمڈ آئی۔ آخر کیوں سب ہونے کے باوجود یہ خالی سا احساس محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ تھا جو اہم ہونے کے باوجود اس کی زندگی سے مسنگ تھا۔ وہ کچھ نظر انداز کر رہی تھی... کچھ ایسا جو نہیں کرنا چاہیے مگر وہ کہاں سے کھوج لگائے؟ یہیں آ کر وہ الجھ جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے گہری سانس لے کر بالوں کو اونچی پونی میں جکڑا اور آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے سر جھٹک دیا۔

اسے تمام شبہات فراموش کر کے اپنا وقت اچھے طریقے سے گزارنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

لان پر اترتی شام مسحور کن لگ رہی تھی۔ درختوں کے سرسراتے پتے چیئرز پر بیٹھے نفوس کو دیکھ رہے تھے۔ جھک کر اپنا مگ اٹھاتے ہوئے عابد نے صیغم کو دیکھا جو چائے کے گھونٹ بھرتا موبائل کی اسکرین اسکرول کر رہا تھا۔

"کل زمل کی فلائٹ تھی۔ پہنچ گئی ہو گی۔" انہوں نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

صیغم بے اختیار چونکا۔ خفیف سا سر جھٹکتے ہوئے اس نے نظریں پھر جھکا لیں۔

"گڈ۔" اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"مجھے یہ مت جتاؤ کہ تمہیں فرق نہیں پڑتا۔" انہوں نے تلخی سے کہا۔

"یہاں کب آئے گی؟" سوال نظر انداز کر دیا۔

عابد نے ضبط سے اسے دیکھا۔

”وہ ادھر کا رخ بھی نہیں کرے گی۔ اعظم نے مجھے منع کر دیا تھا۔“

”بہت خوب۔“ اس نے طنزیہ انداز میں نگاہیں اٹھائیں۔ ”اس مغرور لڑکی کے لئے خوار ہو رہے ہیں آپ؟“

”جیسے تم جانتے ہی نہیں کہ میں کیوں اسے استعمال کرنا چاہتا ہوں۔“

”بس کر دیں، ابا۔ اتنا بھی خسارہ نہیں ہو رہا کہ ان پلاٹس کی ضرورت پڑ جائے۔ چھوڑ دیں۔“ اس کے انداز میں بیزاری تھی۔

”تم اس لڑکی سے ڈرتے ہو، صیغم۔“ عابد نے ٹھنڈے انداز میں کہا۔

صیغم کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔ پیشانی کی رگیں تن گئیں۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔“

”ایسا ہی ہے۔ تمہیں لگتا ہے کہ وہ ایک دن سچائی جان جائے گی۔ تم اس کے انتقام سے ڈرتے ہو۔“

www.novelsclubb.com

صیغم نے لمحے کے لئے آنکھیں بند کیں۔دل میں پنجے گاڑے خوف پھر سر اٹھانے لگا۔

یخ ہواؤں میں اکھڑتی سانسیں...وحشت سے روتی لڑکی...خون، چیخیں، سسکیاں۔

اس نے وحشت سے آنکھیں کھول دیں۔

"جتنے آپ پر سکون ہیں،اتنا میں پچھلے چار سال سے نہیں ہو سکا۔وہ ایک عام سی لڑکی ہے، کچھ نہیں کر سکتی...یہ آپ سمجھتے ہیں۔ لیکن میں اس بات پر یقین نہیں کر پاتا،ابا۔میں نے کئی غلط کام کئے ہیں مگر یہ گناہ مختلف ہے۔"اس کے انداز میں شکست خوردگی تھی۔

www.novelsclubb.com

عابد خاموشی سے اسے دیکھتے رہے۔

"وہ عام ضرور ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ کارما ہمارے پیچھے ہے۔"

"یہ سب تمہارے دماغ کا اختراع ہے۔ایسا کچھ نہیں ہے۔"عابد نے بے ساختہ اسے ٹوکا۔

”ہو سکتا ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ وہ ہماری زندگیوں سے دور رہے۔“ اس نے جیسے بات ختم کر دی تھی۔

تمہیں کیا لگا...وقت ان کے لئے تبدیل نہیں ہوا تھا؟ چکر الٹ چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

کھڑکیوں سے جھلکتا آسمان سیاہی مائل ہو رہا تھا۔ لاؤنج میں پر اسرار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جلتی سفید بتیاں متجسس ہو کر ایل شیپ کے صوفے پر تکون کی صورت میں بیٹھے نفوس کو دیکھ رہی تھیں۔

”فرمائیے، کیوں بلایا ہے؟“ بالوں میں انگلیاں چلا کر پیچھے کرتے ہوئے زیان نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا۔ وہ کیفے سے سیدھا عارب کے کال کرنے پر یہیں آیا تھا۔

”مجھے تم دونوں سے کیس کے بارے میں ڈسکشن کرنی ہے۔“ عارب یونہی سر جھکائے فائل کے صفحے الٹتے ہوئے مصروف انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"دونوں؟" باسل نے ابرو چکائی۔ وہ صوفے کی پشت پر بازو پھیلائے ریلیکس انداز میں بیٹھا تھا۔ آنکھیں سکیڑے مقابل بیٹھے لڑکوں کو بغور دیکھ رہا تھا... وہی اس کی اندر تک اترتی نگاہیں۔

عارب نے اسی سکون سے سر ہلا دیا۔ زیان نے ضبط سے گہری سانس لی۔

"چونکہ میں اس اورگنائزیشن کا حصہ ہوں تو میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔" کاٹ دار انداز تھا۔

"ہاں لیکن چونکہ تمہیں پھانسی ہو جانی ہے تو اس سے قبل تم معلومات تو دے ہی سکتے ہو۔" مسکراہٹ دباتے ہوئے عارب نے جیب سے کچھ نکال کر آگے ہو کر ٹیبل پر رکھا۔

باسل نے گہری سانس لی۔ وہی پتھر کا ننھا سا مجسمہ فضا سے ساری تازگی کھینچنے لگا۔ دبیز خاموشی چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

زیان چند لمحے اس سرخ آنکھوں والے گدھ کو دیکھتا رہا۔ دو سال پہلے وہ سب باسل کو نہیں بتا سکا تھا۔ شدید خوف اور انگزائیٹی اٹیک... کیا وہ اب ہمت رکھتا تھا جب وہ آیا ہی بدلہ لینے کے لئے تھا؟

”زیان، تم پر انابیہ کے اغوا کا الزام لگا تھا، ہم تم سے ملنے تمہارے اپارٹمنٹ میں آئے تھے، اس کے بعد کیا ہوا تھا؟“ عارب نے بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ ”تمہارا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا؟“

اگر تم بہت خاموشی سے چند صفحے پیچھے کو الٹ دو تو کئی حقیقتیں واضح ہو جائیں گی۔

سوئیاں گھومتی ہوئی دو سال پہلے کی ٹھنڈی شام پر آکر رک گئی تھیں۔

جب وہ سائرہ کی کال سن کر ان سے ملنے کے لئے اپارٹمنٹ سے باہر آیا تھا۔

اس کی جام ہوئی کار میں گیس بھرنے لگی تھی۔

سفید دھند نے اس کے ذہن کو مکمل تاریکی میں ڈبو دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نجانے کتنے پل بیتے، کتنے لمحے پگھلے کہ اس کے حواس جاگنے لگے۔ بمشکل گردن سیدھی کرتے ہوئے اس نے ارد گرد دیکھا۔ وہ سیاہ کمرہ تھا جس میں اکا دکا زرد بلب جل رہے تھے۔ سناٹا اس قدر دبیز تھا کہ روح میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ایک ستون سے بندھا تھا۔ ہاتھ پیچھے کو جکڑے تھے۔

دائیں طرف ایک شیشے کی دیوار کے پار نیلی روشنی جل رہی تھی۔ لیپ ٹاپس روشن کئے دو نقاب پوش آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھے پھر بھی اسے علم تھا کہ اس پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ شیشے کے عین اوپر بھاری سائز میں کٹے پروں والا گدھ کندہ تھا۔ اس کی سرخ پتھر آنکھیں اب بھی اندر تک اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زیان نے سر ستون سے ٹکا کر سیاہ چھت کو دیکھا۔ کوئی خوف، کوئی بے چینی کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ بس تلخی تھی جو اس کے اندر بھرتی جا رہی تھی۔ ایک دفعہ پھر جال میں پھنسنا اسے طیش دلا رہا تھا۔ اس نے لمحے کے لئے آنکھیں بند کیں۔

سائرہ کی وہ کال بھی جعلی تھی...اسے بلڈنگ سے باہر لانے کے لئے چارہ...انہوں نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔کچھ تھا جو دل کو زخمی کر رہا تھا۔

"دانیال ابرار...پرسوں تک یہ لڑکا میرے ٹھکانے پر ہونا چاہئے۔"بھاری آواز اسپیکر سے نکل کر چاروں طرف پھیل گئی۔

زیان نے چونک کے گردن موڑی۔آواز اسی شیشے کی دیوار کے پار سے آئی تھی یعنی کہ کوئی اسپیکر فٹ کیا گیا تھا۔وہاں میز سے ٹیک لگائے تیسرے نقاب پوش نے اسے دیکھ کر ماتھے تک انگلیاں لے جا کر سلام کیا۔غالباً اس نے اپنے ساتھی کو ہدایت دی تھی۔زیان کے متوجہ ہونے پر نقاب سے جھلکتی آنکھیں مسکرائیں۔

"کیسا فیل کر رہے ہو،ارتضی؟"آواز ہنوز مشینی سی تھی۔اس کی آواز بھی اصلی نہیں تھی۔

"کیا چاہیے تمہیں؟"زیان کی انداز بھی سرد تھا۔

"تمہاری زندگی۔"

”تو اب تک لی کیوں نہیں؟“ درشت انداز میں کہتے ہوئے وہ استہزائیہ مسکرایا۔

وہ ہنس پڑا۔

”تم واقعی متاثر کرنا جانتے ہو۔“ اس نے ستائشی انداز میں سر کو خم دیا۔

زیان لمحے کے لئے ٹھٹک گیا۔ کیا وہ اس شخص کو جانتا تھا؟

”تو کیسا لگ رہا ہے ارتضی، الزامات اور دھتکارے ہوئے رشتوں کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے؟“ مشینی انداز میں بھی تپش اتر آئی۔

”وہ سب تم نے کیا تھا؟“

”میرے ساتھ کچھ پارٹنرز بھی ہیں۔ تم نے دشمن بھی اپنی عمر سے بڑے بنائے ہوئے ہیں۔ انہیں تمہیں مارنے کی مجھ سے زیادہ جلدی تھی۔“

زیان نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ویسے ہی گردن ترچھی کئے دیکھتا رہا۔ پیچھے کو بندھے ہاتھوں کو مسلنا چاہا لیکن نائیلون کی رسی کلائیوں میں اترتی محسوس ہوئی۔ لب بھینچ گئے۔

"تم نے جو میرے ساتھ کیا تھا،اس کے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔"

یعنی وہ اس شخص کو جانتا تھا۔کوئی پرانا بدلہ ،کوئی قدیم تپش۔زیان بغور اس کا انداز جانچ رہا تھا۔

"اس دن میں نے تمہاری تصویر سنبھال لی تھی تاکہ میں تمہیں کبھی نہ بھول سکوں۔مجھے ہر لمحہ یاد رہے کہ میں نے تمہیں تباہ کرنا ہے۔مجھے تم پر زمین یوں تنگ کرنی تھی کہ تم خود موت کے لئے تڑپو اور دیکھو میں کامیاب ہو رہا ہوں۔"شیشے کے پار وہ ٹہلتا دکھائی دے رہا تھا۔

"سو میں تمہیں ایسی موت دوں گا جس کے تم حقدار ہو،زیان ارتضی۔"اس کی مشینی آواز میں بھی چنگاریوں کی حدت تھی۔"لیکن اس کے پہلے مجھے تمہاری بے بسی اور لاچاری دیکھنی ہے۔"

"اور تمہیں واقعی لگا کہ میں تمہارے آگے جھکوں گا؟"اس نے چبا چبا کر قطعیت سے کہا۔آنکھوں میں تپش اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

وہ ستائشی انداز میں مسکرا دیا۔

''تمہاری انا تو ویسے بھی بہت اونچی ہے لیکن دعوی کرنا بہت آسان ہے۔ ابھی کچھ دیر میں تم دیکھ ہی لو گے۔''

شیشے کا کمرہ اندھیر ہو گیا۔ زیان نے نگاہیں ہٹا لیں۔ آنکھیں بند کر کے گہری سانس کھینچی۔

کیا اسے واقعی مرنے سے ڈر نہیں لگتا تھا؟

تبھی دروازہ کھلا۔ روشنی اپنا راستہ بناتی اندر آئی۔ اس نے بے اختیار چہرہ پیچھے کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

www.novelsclubb.com

''گیم اب شروع ہوتی ہے، ارتضی۔''

ایک برق کی لہر زیان کو خود میں دوڑتی محسوس ہوئی۔ لمحے کے لئے وہ سن رہ گیا تھا۔

وہ دہکتے ہوئے انگاروں جیسے چھوٹے چھوٹے بلاکس تھے جو حدت کی وجہ سے کناروں سے سرخ ہو رہے تھے۔ نقاب میں چہرہ چھپائے صیغم کی آنکھوں میں

خباثت بھری حیوانیت تھی۔زیان نے واضح ان آنکھوں میں اتری چمک محسوس کی۔جیسے اس کی زندگی کی ساری رمق اس چمک نے کھینچ لی تھی۔

اس پل اسے لگا کہ وہ ساری زندگی ان آنکھوں کی حیوانیت کو نہیں بھول سکے گا۔

"باس تمہیں تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔سوان کی خواہش پوری کرنی چاہئے۔"

زیان نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔جن لوگوں نے کھلونے کی طرح اسے استعمال کر کے اس کی بے بسی کا تماشہ دیکھا تھا،ان کے سامنے اسے نہیں جھکنا تھا۔

وہ ارتضی تھا۔یہ طے تھا کہ وہ اپنی زندگی کی بھیک نہیں مانگے گا۔اس کی انا کو یہ گوارا نہ تھا۔

صیغم نے بلاک اٹھاتے ہوئے لمحے کے لئے کتھئی آنکھوں میں چھایا سپاٹ پن دیکھا ۔لبوں پر زہریلی مسکراہٹ لئے اس نے جھک کر بلاک زیان کے ٹی شرٹ سے جھلکتے بازو کے اوپری حصے پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

جلد جھلس اٹھی۔ جسم میں جیسے برق کی لہر دوڑی۔ لمحے کے لئے اس نے سانس روک کر سینے میں دبی چیخیں بمشکل دبائیں۔ حدت اس قدر بڑھ رہی تھی کہ اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔ اس نے سسکی روکنے کے لئے لب کو دانتوں سے اس قدر زور سے دبایا کہ خون رسنے لگا۔ اپنا تنفس محسوس کرتے ہوئے اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔ آگ بھڑکتے ہوئے دل تک پہنچنے لگی۔

وہ بدترین لمحہ تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ میرا بہادر بیٹا ہمت نہیں ہار سکتا۔"

آواز ذہن میں لہرائی۔ دل کو زخمی کر گئی۔ اس کی برداشت دم توڑ رہی تھی۔ لبوں سے بے اختیار اذیت میں ڈوبی دبی دبی کراہ نکلی۔

وہ اندھیرا اور جلن اس کے اندر سے تمام احساسات نچوڑ لینے لگی۔ وجود میں بے حسی بھرنے لگی۔

"تمہارے لئے دی گئی قربانیاں مجھے قبول ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ممی۔" بے آواز سرگوشی میں سسکاری لبوں سے نکلی۔ وہ ان سے نہیں مل پائے گا۔ وہ واقعی مرنے والا تھا۔

اس لمحے اسے اندازہ ہوا کہ نافرمانوں کے لئے آگ کا عذاب ہی کیوں تیار کیا گیا ہے؟

جلنے سے زیادہ بدترین اذیت اور کوئی نہیں ہوتی... جھلستی جلد اور سلگتے ماس سے زیادہ تکلیف اور کوئی نہیں ہوتی۔

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے اپنے دادا جان کا مبہم سا چہرہ دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ رو کیوں رہے تھے؟ جسم بے جان ہو گیا، گردن ڈھلک گئی۔

اسکرین پر وہی آگ اور خون کا منظر چمک رہا تھا۔ اس کی بند ہوتی آنکھیں دیکھ کر ملائکہ کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے نہیں مارو گے، اعتزاز۔" اس نے پریشانی سے اس کی گلاسسز سے جھلکتی آنکھوں کی وحشت دیکھی۔ وہ طمانیت سے مسکرایا۔

"اتنی جلدی کیسے مار سکتا ہوں، قطرہ قطرہ زہر زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ ابھی نہیں ماروں گا۔" اس کے سرد لہجے سے حیوانیت ٹپک رہی تھی۔

ابتہاج کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگائے بغور اسے دیکھ رہے تھے۔ آنکھوں میں مبہم سا تاثر تھا۔

"صیغم کو اگلا موو سمجھا دو۔" اعتزاز نے جھک کر بٹن دباتے ہوئے کہا۔

ملائکہ نے لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھا۔ یہ زیادہ ہو رہا تھا۔ وہ بمشکل اپنی پریشانی چھپا پا رہی تھی۔

"تم کیا کرنا چاہ رہے ہو؟"

"اسے ایسی کھائی میں دھکیلنے جا رہا ہوں جہاں سے وہ کبھی باہر نہیں آ سکے گا۔" کاٹ دار الفاظ، سپاٹ لہجہ، برف انداز۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فضا میں گھٹن بھرنے لگی۔ ملائکہ نے گہری سانس لے کر اندر ابھرتی پشیمانی دبانے کی کوشش کی۔

بہت خاموشی سے دوپہر ڈھل گئی اور شام اترنے لگی۔ اس کوٹھڑی نما کمرے میں اندھیرا تھا۔ وہی زرد بلب جل رہے تھے۔

زیان نے آہستگی سے پلکیں جدا کیں۔ گردن بمشکل سیدھی کرتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔ قریب ہی ایک لمبا سا شیشے کا ٹکڑا چمک رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے۔ بازو پر وہی جلن کا بدترین احساس ہو رہا تھا۔ اس نے نگاہیں ترچھی کر کے زخم کو دیکھا۔ جلد جھلس چکی تھی۔ رستا خون جم رہا تھا۔ وہ خالی نگاہوں سے چند لمحے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

اس سیاہ اندھیری کوٹھری میں وہ تنہا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ یہاں محصور تھا لیکن وہ تو جانتا تھا جو شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ بے گناہ ہوتے ہوئے وہ اس کی عزت کی دھجیاں اڑا دی گئی تھیں۔ اس کی کہانی کے فرعون سر اٹھائے کھڑے تھے اور وہ ہر لمحہ نئی دلدل میں دھنستا جا رہا تھا۔ وہ بے قصور نہیں تھا۔ کوئی غلطی، کوئی

جرم اس کا بھی تھا۔ ورنہ اسے بچا لیا جاتا۔ وہ جو سب کو بچا لیتا ہے، وہ اسے بچانے کیوں نہیں آیا؟

وہ عصیاں دار تھا۔

اس کا خالی اور ویران ہوتا ذہن عجیب سی روش پر بھٹک رہا تھا۔ یوں جیسے وہ حواس کھو رہا تھا۔ تبھی دروازہ کھلا، تھوڑی سی روشنی اندر آئی اور پھر راستہ بند کر دیا گیا۔ اندر آتا شخص ٹھٹک کر رکا۔ اسے رسیوں سے آزاد دیکھ کر آنکھوں میں اچھنبا ابھرا۔ اس کی نگاہیں شیشے تک گئیں۔

”تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟“

زیان نے نگاہیں اٹھائے بے تاثر انداز میں اسے دیکھتا رہا۔ اس کی خالی آنکھوں میں کچھ نہ تھا۔

”میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔“ وہ پوری قوت سے دھاڑا۔ آنکھوں میں طیش ابھرا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہی تو دے کر گئے تھے، بھول گئے؟" وہی تپا دینے والا انداز، سپاٹ لہجہ۔ آواز گلے خراب جیسی تھی۔

اصغر کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اسے بتایا گیا تھا کہ قیدی ویسے ہی مرنے والا ہے، بس خنجر سے کام تمام کرنا ہے اور یہاں وہ اپنے بے تاثر انداز میں اسے تپا رہا تھا۔ پینٹ کی جیب سے خنجر نکالتے ہوئے وہ پوری قوت سے اس پر جھپٹا۔ خنجر کی نوک اس کی شہ رگ پر رکھی۔

"کہاں سے آیا ہے یہ ٹکڑا؟" اس نے غراتے ہوئے پوچھا۔

زیان ارتضی کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہ ابھرا۔ لیکن دماغ نے جھٹکا کھایا اور جیسے نیند سے جاگا۔ نیورونز محرک ہوئے۔ ڈیفنس سسٹم کو آرڈر ہوا۔ جسم کو خود کو بچانا تھا۔

اس کی خاموشی پر اصغر نے خنجر دبانا شروع کیا۔

دماغ نے سگنل بھیجے۔ دائیں ہاتھ نے نامحسوس انداز نے ٹکڑا کھسکایا اور جکڑتے ہوئے پوری قوت سے اصغر کو دھکا دے دیا۔ اسے جیسے اس کی توقع نہیں تھی۔

اصغر بے یقینی سے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ دو انگلیوں سے گردن کو چھوا۔

ایک پتلی لمبی سی سرخ مائع کی لکیر رس رہی تھی... بالکل معمولی سی، کوئی خراش ہو جیسے۔ لیکن وہ پورے قد سے فرش پر آ گرا۔ ہاتھ پاؤں مڑ گئے۔ حلق سے خرخراتی آوازیں نکلنے لگیں۔

زیان نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ لمحے کے لئے اسے سمجھ نہ آئی کہ کیا ہوا ہے؟

وہ عجیب و غریب آوازیں اس کی سماعتوں پر ہتھوڑے برسا رہی تھیں۔ وہ جیسے اپنی جگہ پر تھم گیا تھا۔ کچھ تھا جو اعصاب کو جھنجھوڑ رہا تھا۔

اصغر کا جسم ڈھیلا پڑتا گیا، آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ سانسوں کی ڈور ٹوٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

زیان ارتضی کو قدموں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔ اس کا تنفس سینے میں اٹکنے لگا۔ وحشت زدہ نگاہیں اپنے خون آلود ہاتھ پر جھکائیں۔ اگلے ہی لمحے وہ کرنٹ کھا کر اٹھا۔ لمحے کے لئے بصارت دھندلائی۔ اس نے پلکیں جھپکا کر سر جھٹکا۔

سامنے وہی نیلی ہوتی لاش پڑی تھی۔ جس کی مردہ آنکھیں اس کے اندر سے زندگی نچوڑ رہی تھیں۔

وہ بدک کر نفی میں سر ہلاتا پیچھے ہٹا۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟

اس نے قتل کر دیا تھا۔

دل کی روشنی سیاہی میں بدل کر ہر احساس کو مردہ کرنے لگی۔

وہ سیاہ کاروں کی فہرست میں شامل ہو گیا تھا۔

زندگی برف کی طرح ساکن ہوتی ہوئی سب سرد کرنے لگی۔

زیان ارتضی قاتل بن چکا تھا۔

دہشت، خوف، اذیت۔ روح زخمی ہوتی وجود کو سیاہیوں میں دھکیلنے لگی۔

اس کے قدموں سے جیسے جان نکل رہی تھی۔ وہ کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا لیکن اسے یہاں سے نکلنا تھا۔ اسے اس وحشت زدہ کوٹھری کی خونی فضا سے نکلنا تھا۔ بمشکل

www.novelsclubb.com

لاش سے نظریں ہٹاتے ہوئے وہ لڑکھڑاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔اسے خود کو نہیں بچانا تھا،اسے بس یہاں سے نکلنا تھا۔

اعتزاز نے پرسکون انداز میں پیچھے کو ٹیک لگائی۔آنکھوں وہی حیوانیت بھری چمک تھی۔

"اب اگلا اسٹیپ تمہارا ہے،ملائکہ۔"اسکرین سے نگاہیں ہٹائے بغیر اس نے سرد انداز میں کہا۔

"شیور۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔پرس کندھے پر لٹکاتے ہوئے چہرے پر برف سا تاثر در آیا۔

www.novelsclubb.com

"جو مجھے نہیں ملا،وہ تمہارا بھی نہیں ہو سکتا۔"وہ آہستگی سے بڑبڑائی۔

افق پر سورج ڈوبتا دکھائی دے رہا تھا۔دروازہ دھکیلتے ہی سامنے ویران سی سڑک تھی۔اس نے بمشکل سانس کھینچتے ہوئے خود کو سنبھالنا چاہا اور ارد گرد دیکھا۔سردی ہڈیوں میں گھس رہی تھی۔اس نے پلکیں جھپکا کر دھندلا ہوتا منظر واضح کرنا چاہا۔

دماغ کے خلیے بھی جیسے جم رہے تھے۔ وہ اس سڑک کو پہچانتا تھا، یہ راستہ کہاں جاتا تھا، یہ بھی جانتا تھا۔

دس منٹ کا فاصلہ اس نے پچیس منٹ میں طے کرتے ہوئے قدم بیلوں سے ڈھکے بنگلے کے آگے روکے۔ لرزتے ہاتھوں سے دروازہ دھکیلا۔ لان پر شام اتر رہی تھی۔ اینٹرنس پر دروازہ بند تھا۔ اس نے بمشکل چکراتے سر کو سنبھالنا چاہا۔ اس کی ہمت ختم ہو رہی تھی۔ جلن کا احساس ہر جذبے کو منجمد کر رہا تھا۔ اس نے دھندلی ہوتی نگاہوں سے خود کو بیل بجاتے دیکھا۔

''کون؟'' سائرہ کی آواز اس لمحے اسے آبِ حیات کی طرح لگی تھی۔

''ممی...'' اس کی آواز جیسے ڈوب رہی تھی۔ ذہن تاریک ہو رہا تھا۔ بازو کی جلن، مردہ ہوتا دل، بے جان ہوتے قدم۔

''یہاں سے چلے جاؤ، زیان۔'' انتہائی درشت متنفر آواز دروازے کے پار سے ابھری۔

www.novelsclubb.com

ہر سو گہرا سناٹا چھایا گیا۔یوں جیسے زندگی کی رمق کھینچ لے گئی تھی۔درختوں کے سرسراتے پتوں نے سانس روک کر اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھا۔ذہن نے الفاظ کو پروسیس کیا۔دماغ کی تاریکی نے سماعتوں میں زہر انڈیل دیا۔نیم مردہ آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔

"تم جیسے بد کردار انسان سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے، تم میرے لئے مر چکے ہو۔"

وہ الفاظ اس قدر بھاری تھے کہ فضا میں اپنے دائرے بناتے امر ہو گئے۔دل کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا۔اس نے بے اختیار سانس کھینچنے کی کوشش کی۔یہ ممی نے کہا تھا؟یہ واقعی ممی نے کہا تھا؟دل کے ٹکڑے جان نکالنے لگے۔وہ جیسے واقعی مر رہا تھا۔

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ پیچھے ہٹا۔

دروازہ ہنوز بند تھا۔اس شام زیان ارتضی نے اپنا سب سے قیمتی رشتہ ہار دیا تھا۔سفید ٹھنڈی ٹائلز پر سرخ قطرے سب ختم کرتے ہوئے گرے۔

اس لمحے اس نے اپنا ہر جذبہ مار دیا تھا... اس کی ماں نے اس کا اعتبار نہیں کیا تھا... وہ بدکردار تھا، اب قاتل بن چکا تھا... ہر اذیت کی موت ہوتی گئی... ہر زخم ناسور بنتا گیا... ہر درد مرتا گیا۔

سائرہ خالد نے واقعی زیان ارتضی کو مار دیا تھا۔

دھندلی پڑتی نگاہوں سے اس نے عارب کو اپنے قریب آتے دیکھا۔ وہ غصے سے اسے دونوں شانوں سے تھامے کچھ کہہ رہا تھا۔

ذہن تاریک ہو گیا۔ اندھیرے نے ہر روشنی کو نگل لیا۔

اس مہیب سناٹے میں کچھ نہیں تھا، کاش وہ کبھی نہ ہوتا۔ پلکوں پر بھاری بوجھ لدا تھا۔ وہی بوجھ دل پر ثقیل ہو رہا تھا۔ سر کے پچھلے حصے میں اٹھتا درد گردن میں اتر رہا تھا۔ کتنا ہی اچھا ہوتا کہ وہ ساری زندگی اسی اندھیرے میں گزار دیتا؟ کبھی روشنی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔دھندلی بصارت کے پار سفید سا منظر دکھائی دے رہا تھا۔اس نے پلکیں جھپک کر واضح کرنا چاہا۔سفید دیواروں سے سجا کمرہ خالی تھا۔مانیٹر کی بیپ گونج رہی تھی۔اس نے خالی نگاہوں سے بے داغ چھت کو دیکھا۔

"تم میرے لئے مر چکے ہو۔"

مانیٹر میں زوردار بیپ ہوئی تھی۔بازو میں یکدم جلن بڑھی۔دل کسی حدت میں سلگنے لگا۔اس نے بمشکل سینے میں دبی کراہ کو دبایا۔جب دنیا نے اس کی پروا نہیں کی تھی، تو اسے بھی خود کو پتھر ہی رکھنا تھا۔

مگر کیا یہ آسان تھا؟

"آئی ٹرسٹ یو، ممی۔"

"میں جانتی ہوں تم نے کچھ نہیں کیا، تم اب بھی معتبر ہو۔"

"تمہیں کھونا سب سے بدترین ہے۔"

www.novelsclubb.com

دیواروں سے ٹکراتی آواز اعصاب پر ثقیل ہو رہی تھیں۔روح کے گھاؤ رستے ہوئے ہر اذیت کو سوا کرنے لگے۔زیان نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔گہرے سانس کھینچتے ہوئے جذبات کو قابو کرنا چاہا مگر بے سود۔تکلیف برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔

اس نے سر گرا دیا۔ہار مان لی۔شکست تسلیم کر لی۔

پلکوں کی باڑ پھلانگتے آنسو کنپٹی پر پھسل گئے۔اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اپنے بہادر بیٹے کو کب چھوڑا ہے؟"

آنسو تیزی سے لڑھکنے لگے... نہیں بننا تھا اسے بہادر... وہ تھک گیا تھا... وہ اتنا دور جانا چاہتا تھا جہاں ہر اذیت سے نجات مل جاتی... نظروں سے اوجھل... نگاہوں سے بعید۔

"ممی۔" سسکتے ہوئے پکار اس کے لبوں سے نکلی تھی۔تنہائی، اذیت، رگوں کو کاٹتا درد۔

www.novelsclubb.com

کاش اس کے پاس مرنے کا اختیار ہوتا۔اس لمحے شدید بے بسی محسوس ہوئی۔

شیشے کے پار حسام کے ہاتھ گر گئے۔وہ سن سے اسے دیکھ رہے تھے۔دل کسی منجدھار میں ڈوبا تھا۔وہ آنسو جیسے روح پر گھاؤ لگا رہے تھے۔کیا چیز اسے اتنی اذیت میں مبتلا کر رہی تھی؟شکستہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے ان کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔سینے میں عجیب سی جکڑن ہو رہی تھی۔

کئی دن خاموشی سے ڈھلتے ماضی کا حصہ بن گئے۔کشادہ روشن کمرے میں عجیب سی کلفت چھائی ہوئی تھی۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خاموش نگاہوں سے شیشے کے پار ڈھلتی شام کو دیکھ رہا تھا۔اسے اب شامیں وحشت زدہ کر دیتی تھیں۔وہی زہر میں بجھے لفظ روح کھینچنے لگتے تھے۔

"زیان۔"زرینہ ہلکا سا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آئیں۔جھک کر ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور سیدھی ہوئیں۔

"کھانا کھا لو اور میڈیسن لازمی لے لینا۔"انہوں نے صوفے کے کشن ترتیب سے رکھتے ہوئے کہا۔چند لمحوں بعد کوئی جواب نہ آنے پر بے اختیار مڑ کر دیکھا۔

وہ ویسے ہی شیشے کے پار دیکھ رہا تھا۔آنکھوں میں ڈھیروں بے گانگی تھی۔

"زیان؟"

"اوکے۔" نگاہیں ہٹائے بغیر اس نے بے تاثر انداز میں کہہ دیا۔زرینہ نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے سر جھٹکا۔

"نماز پڑھ لینا۔" وہ یاددہانی کرواتی باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

زیان ارتضی کا جمود جیسے ایک ہی کاری ضرب سے ٹوٹ گیا۔ڈوبتے دل کی سیاہی میں ہلکی سی روشنی داخل ہونے لگی۔ تبھی بند دروازے کے نیچے سے کوئی سایہ رینگتا ہوا اندر داخل ہوا اور فضا بھاری ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

اپنی ماں کی اذیتوں کا وہ موجب بنا تھا...اس کی وجہ سے ارسم کی بہن نے خودکشی کرلی تھی...وہ خطاکار تھا۔

قلب کا سیاہ حصہ روح کو بوجھل کرنے لگا۔اس نے نگاہیں ہاتھوں پر جھکائیں۔وہ کئی دنوں بعد بھی اسی گاڑے خون میں لتھڑے تھے۔شائد ساری زندگی وہ اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکے گا۔

وہ قاتل تھا... فعلِ قابیل... عملِ ملعون...امرِ منکر۔

گلٹ کی بدترین شکل اذیتوں کو ثقیل کر رہی تھی۔سب دھتکار چکے تھے۔اس کی ذات کو عدم کرتے ہوئے رد کر چکے تھے۔

اگر رب کا دروازہ بھی بند ہوا تو پیچھے کیا رہ جائے گا؟

کتھئی آنکھوں کے کنارے گیلے ہونے لگے۔وہ اپنا ایمان ہار رہا تھا۔وہ اپنا یقین فنا کر رہا تھا۔اس کا بھروسہ خاک ہو رہا تھا۔

جس نماز میں اعمال اوپر کو جاتے ہیں،وہ نماز اس نے چھوڑ دی تھی۔اس نے عصر قضا کر دی۔

اس دن زیان ارتضی نے اپنی نمازوں کو کھو دیا تھا۔

بلا آخر لمبی قید کے بعد حال ہماری کہانی میں واپس ابھر آیا۔

وہ اپنی کہانی سنا کر خاموش ہوا تو دبیز سناٹا چھا گیا۔بے تاثر نگاہوں کے ساتھ وہ اسی گدھ کو دیکھ رہا تھا۔سائرہ والا قصہ وہ گول کر چکا تھا۔

عارب آنکھوں میں مبہم سی تکلیف لئے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی اذیتوں کا ادراک آج ہوا تھا۔بے اختیار لب کاٹا۔آج جانا تھا کہ وہ اتنا کیوں بدل گیا تھا...وہ دنیا سے بددل تھا تو کیوں تھا...اپنی تکلیفوں کو اس نے بے نیازی کے پردے میں چھپا دیا تھا...وہ فقط زندگی گزارنے کی کوشش ہی تو کر رہا تھا...جینا تو کب کا چھوڑ چکا تھا۔

"ہمیں اس سے دو باتیں پتہ چلی ہیں۔" اس نے کھنکھار کر محتاط انداز میں کہا۔"ایک، تم اس شخص کو جانتے ہو تبھی وہ سامنے نہیں آیا تھا اور دوم، اس کے پاس تمہاری تصویر ہے۔تم نے وہاں گدھ دیکھا تھا اور وہی گدھ ہمیں اس شخص کے پاس سے ملا تھا۔یعنی تمہارا دشمن اور میرا ٹارگٹ ایک ہی انسان ہے۔"

باسل ویسے ہی برف نگاہوں سے زیان کو دیکھ رہا تھا۔

"خود کو بچانا سب سے ضروری ہوتا ہے۔" اس نے سپاٹ انداز میں جیسے اطلاع دی۔ زیان نے نگاہیں اٹھائیں۔

"اور دل کا کیا؟" اس نے بھی اسی بے تاثر انداز میں سوال کیا۔ "اس مردنی کا کیا جو سب ختم کر چکی ہے؟"

"تو پھر تم بھی بے حس بن جاؤ۔" ایک اور کارآمد مشورہ۔

"تم اپنے نادر مشورے اپنے پاس ہی رکھو۔ پہلے جیسے وہ بہت پازیٹو ہے۔" عارب نے خفگی سے اسے ٹوکا۔

"دنیا میں رہنا سکھا رہا ہوں۔" باسل نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"پچھلے ستائیس سالوں سے وہ مریخ پر رہ بھی نہیں رہا تھا۔"

"میں چلا جاؤں؟" زیان نے تحمل سے سوال کیا۔

"نہیں کیونکہ تم ایک کام کرنے والے ہو۔" عارب فائل اٹھاتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا۔ "ٹپ کے بقول چار دن بعد وہ اسلام آباد کے مال میں دھماکہ کریں گے۔"

"پھر؟"

"ہمیں انہیں روکنا ہے۔"

"اوکے۔"

عارب نے ضبط سے گہری سانس لی۔

"تم اس کیس میں میرے ساتھ کام کر رہے ہو۔" اس نے جیسے حکم سنایا۔

"میں؟" زیان نے ابرو چکایا۔

"تمہیں دیکھ رہا ہوں تو تم سے ہی کہہ رہا ہوں نا۔"

"کم بولا کرو۔" باسل نے بیزاری سے اسے ٹوکا۔ عارب نے آنکھیں گھمائیں۔

www.novelsclubb.com

"کیس تمہارا ہے، میں کیوں خود کو قربان کروں؟" اس نے جیسے ضبط سے پوچھا تھا۔ کچھ تھا جو اسے غیر آرام دہ کرنے لگا۔

"کیونکہ ہم ٹیم ہیں۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"میں اگلے ہفتے واپس جارہا ہوں۔" زیان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے صوفے سمیت باہر پھینک دے۔

"اور اس سے اگلے ہفتے تم سعودیہ سے exit لگوا کر پاکستان میں سیٹل ہونے والے ہو۔ تمہارے پاس چوائس نہیں ہے۔"

"زبردستی ہے؟" اس نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں بدلہ لینا ہے، اس طرح ہم دونوں کا کام ہو جائے گا۔ آفٹر آل جس جذبے کے ساتھ تم کرو گے، اس سے میں نہیں کر سکتا نا۔" وہ ویسے ہی مطمئن تھا۔

"تو پھر ریزائن کر دو۔" باسل نے ایک اور مشورے سے نوازا۔

”جیسے نئی جابز میرے انتظار میں کھڑی ہیں نا۔“ طنز سے اسی کا فقرہ اس کو لوٹا دیا پھر زیان کو دیکھا۔ ”تم مدد کر رہے ہو یا نہیں؟“

زیان نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ ذہن میں جیسے کوئی جمع تفریق چل رہی تھی۔

”میری ایک شرط ہے۔“ اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ آنکھوں کا تاثر بدل چکا تھا۔

”پتہ ہے، ہمیں تمہارے اصولوں کے تحت چلنا پڑے گا، Skipper۔“ لبوں پر دل جلانے والی مسکراہٹ تھی۔ زیان نے سر جھٹک دیا۔

”سکیپر؟“ باسل نے ابرو چکائے پوچھا۔

”ہاں نا، زیان کو شروع سے لیڈ کرنا پسند ہے۔ ایک گروپ ہو اور یہ اس کا انچارج ہو۔“

”تو پھر تم جاب کیسے کر لیتے ہو؟“ باسل نے اس کی طرف گردن موڑی۔

”پروجیکٹ مینجر کی جاب میں آپ نے نیچے ایک پوری ٹیم ہوتی ہے جسے لیڈ کرنا ہوتا ہے۔“

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایسے ہی ہماری ٹیم کو بھی لیڈ کرو، باسل تم ہمارے ساتھ کام کرو گے؟" عارب کو یکدم خیال آیا۔

"آف کورس۔" اس نے شانے اچکائے۔ "پہلے زیان کے ساتھ کر رہا تھا، اب ٹیم کی صورت میں سہی۔"

"زیان کے ساتھ؟" اس نے ناسمجھی سے دونوں کو دیکھا۔

"ظاہر ہے، ہم دونوں کا دشمن ایک ہی ہے سو زیان نے میرے ساتھ ٹیم اپ کر لیا۔"

زیان نے عارب کی آنکھوں میں ناگواری ابھرتے دیکھی جسے وہ چھپا گیا۔ اس نے گہری سانس لے کر باسل کو دیکھا۔ کیا یہ بات کرنا ضروری تھی؟

"دیٹس گڈ، تم کنفرم ہو؟" عارب نے سنجیدگی سے زیان کو دیکھا۔ اس نے سر کو خم دیا۔

"کیس ڈسکشن کے بعد ہم اسلام آباد کے لئے نکل جائیں گے۔ وہاں سے بھی کوئی نہ کوئی سراغ مل جائے گا۔"

☆☆☆☆☆☆

ارسم اس وقت اپنے اپارٹمنٹ کے کچن میں کھڑا کافی بلینڈ کر رہا تھا جب اس کے موبائل کی مخصوص ٹون بجی۔اس کے تیزی سے چلتے ہاتھ رکے۔ سلیب سے موبائل اٹھا کر کال پک کی۔

"دو سیاہ جیپس تمہارے اپارٹمنٹ کی طرف آ رہی ہیں، نکلو وہاں سے۔"

اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ بنا کچھ کہے کال کاٹی اور تیزی سے تیسرا کیبنٹ کھولا جس کے پیچھے کارڈ بورڈ نظر رہا تھا۔ بورڈ کو کھسکاتے ہوئے پیچھے رکھی یو ایس بی فلیش اٹھائی اور باہر کی طرف لپکا۔

کار کو فل سپیڈ میں دوڑاتے ہوئے اس کے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا۔دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ بار بار سائیڈ مرر پر نگاہ ڈالتا۔ لیکن پیچھے کوئی نہیں تھا۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے خود کو خوف سے آزاد کروانا چاہا۔

اسے ان حیوان نماد شمنوں کے ہتھے نہیں چڑھنا تھا۔

سڑک کے اختتام پر پولیس کی چیک پوسٹ تھی۔وہ اس میں نہیں پھنس سکتا تھا۔ موڑ کاٹتے ہوئے کار کو پارک سے ذرا پیچھے روکتے ہوئے وہ تیزی سے باہر نکلا۔پلٹ کر ایک نگاہ ڈالی۔رنگ اڑ گیا۔سیاہ جیپ اسی پارک کے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔وہ اسے آخر ٹریک کیسے کر رہے تھے؟درخت کی اوٹ میں ہو کر اس نے ذرا سا آگے جھک کر آنکھیں سکیڑ کر جیپ میں بیٹھے نفوس کا جائزہ لینا چاہا۔ تنفر کی لہر آنکھوں میں اٹھی۔

صیغم اور نائل۔

"ناٹ اگین۔" وہ بڑبڑایا۔گہری سانس کھینچتے ہوئے لمحے کے لئے رک کر سوچا۔

اسے یہ یو ایس بی محفوظ جگہ پہنچانی تھی۔اپنے اعمال کی سیاہی مٹانے کے لئے...یہ امانت اس کے مالک تک پہنچانے کے لئے...وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔بس تھوڑی دیر کے لئے وہ ان کا دھیان اپنی طرف ہٹا لے تو کام ہو جائے گا۔ڈائیورژن بنانا تھا۔

اس نے بے اختیار ارد گرد دیکھا۔پارک میں زیادہ رش نہیں تھا لیکن تھوڑی دور ہی درخت کے نیچے دو لڑکیاں تصویریں لینے میں مشغول تھیں۔اس کے ذہن میں جمع تفریق چل رہی تھی۔ایک نظر بنچ پر رکھے بیگز کو دیکھا۔اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے لپکا۔

نامحسوس انداز میں پی کیپ جھکائے،بنچ کے پیچھے سے گزرتے ہوئے اس نے مٹھی کھول کر یو ایس بی ذرا سی کھلی زپ میں گرا دی۔خشک حلق کو تر کرتے ہوئے اس نے نگاہ اٹھائی۔لڑکیاں متوجہ نہیں تھیں۔گردن موڑی تو دل لمحے کے لئے رکا۔

ہاتھ میں موبائل تھامے،انگلیاں چلاتے ہوئے صیغم اور نائل اندر داخل ہو رہے تھے۔ارسم تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

اپنی کار میں بیٹھتے ہوئے اس نے ریورس گیئر گھمایا اور کار پارک کے داخلی احاطے سے ذرا پیچھے روک دی۔ گہری سانس لے کر پیشانی پر چمکتے پسینے کو آستین سے صاف کیا۔ اسے ان لڑکیوں کے باہر نکلنے کا انتظار کرنا تھا تا کہ ان کا پیچھا کر کے یو ایس بی لے سکے۔

یہ جانے بغیر کہ وہ فاش غلطی کر چکا تھا... کیونکہ یو ایس بی میں ٹریکر لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد کے مال میں عقبی حصے میں سناٹا تھا۔ دوپہر آہستہ آہستہ شام میں ڈھل رہی تھی۔ بنچ پر جو گر رکھے زیان نے تسمے باندھے اور سیدھے ہوتے ہوئے ان چاروں کو دیکھا جو کسی بحث میں الجھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ کب دھماکہ کریں گے، یہ اہم نہیں ہے۔ ہمارا یہاں موجود ہونا اہم ہے۔" اس نے سنجیدگی سے ذرا بلند آواز میں کہا۔

"عارب، تم نے پولیس کو الرٹ کر دیا ہے؟"

”ہاں، ٹپ دی ہے۔ خود کو ظاہر نہیں کیا۔ لیکن کیا گرانٹی ہے کہ وہ عین طے شدہ وقت کے مطابق حملہ کریں گے؟“

زیان نے کندھے اچکائے۔

”وہ نہ بھی کریں، تو بھی ہم رسک نہیں لے سکتے۔ ہمیں یہیں رہنا ہوگا۔“ وہ باسل کی طرف مڑا۔

”تم سی سی ٹی وی کیمراز کو جام کر کے ہماری اسکرینز پر فوٹیج مرر کرو۔ ان فوٹیجز کے ذریعے بھی بہت کچھ پتہ چل سکتا ہے۔ انابیہ تم عارب کے ساتھ بیک ڈور پر ہوگی۔ باسل اور مائعزم میرے ساتھ فرنٹ پر۔ کوئی بھی مشکوک حرکت نظر آئے، ڈائریکٹ اس کا پیچھا کرو۔ کلئیر؟“ وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

”کرسٹل۔“

چہروں پر ماسک چڑھائے وہ ذرا فاصلے پر داخلی دروازے کے آس پاس موجود تھے۔ شام رات میں تبدیل ہو رہی تھی، جب کاربونٹ سے ٹیک لگائے مائعزم بے اختیار

سیدھی ہوئی۔اس سے چند قدم کے فاصلے پر موٹر سائیکل آن رکی تھی۔جیکٹ میں ملبوس، شال لپیٹے دو افراد اترے۔مائعزم نے بغور انہیں دیکھتے ہوئے بلیوٹوتھ دبایا۔

"مجھے لگتا ہے کہ ٹارگٹ مل گیا ہے۔"

"لگتا ہے؟" باسل کی آواز ابھری۔

"میں شیور نہیں ہوں۔" وہ ابھی بھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

"تم کہاں ہو، مائعزم؟" زیان نے پوچھا۔

"پارکنگ لاٹ میں۔اب مجھے یقین ہے کہ وہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں دبی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے درختوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"کیسے؟"

"آف کورس، اگر یہ خریداری کرنے آئے ہوتے تو پارکنگ لاٹ میں درختوں کے پاس آنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

شال چہرے کے گرد لپیٹے،ان میں سے ایک اب موٹر سائیکل کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"وہ نکل رہا ہے۔"

"عارب کو کال کر کے یہاں ہینڈل کرو۔میں اسے دیکھتا ہوں۔"بلیوٹوتھ کو آف کرتے ہوئے زیان تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

پارکنگ لاٹ سے کار نکالتے ہی اس نے فل سپیڈ پر چھوڑ دی۔اس سے آگے موٹر سائیکل سوار کو شائد تعاقب کا احساس نہیں تھا۔

بارہ منٹوں بعد موٹر سائیکل ایک خستہ حال گھر کے آگے رک گئی۔اس کے شخص کے اندر جاتے ہی زیان نے کار روکی اور ریوالور اٹھاتا باہر نکلا۔محتاط انداز میں بنا چاپ کے وہ آگے بڑھا۔آنکھوں میں تناؤ واضح تھا۔

دروازے کو کھولنے ہی والا تھا جب بلیوٹوتھ آلہ بجا۔رک کر اوٹ میں ہوتے ہوئے اس نے پک کی۔

www.novelsclubb.com

”مجھے پتہ ہے کہ تمہیں اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کرنے کی بہت جلدی ہے لیکن دو منٹ صبر کرو، ہم آرہے ہیں۔“ عارب کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

”اتنی لمبی تقریر کے بجائے تم چند لفظ بھی استعمال کر سکتے تھے۔“ زیان نے زچ ہو کر کہا۔ کوئی اتنا کیسے بول سکتا ہے؟

”تمہارے بر عکس میرے بولنے پر ٹیکس نہیں لگتا۔“ اس کے انداز میں بے نیازی تھی۔

سفید کار رکتی ہوئی دکھائی دی اور پھر دروازے کھولے وہ چاروں باہر نکلے۔ زیان اوٹ سے نکلتے ہوئے تیزی سے ان کی طرف آیا۔

”ایک درخت ہے جس کی شاخیں اندر جا رہی ہیں۔ مائعزم دروازہ کھولنا تمہارا کام ہے۔“

وہ سر ہلاتے ہوئے گھر کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گئی۔ بجلی کی سی پھرتی سے درخت پر چڑھتے ہوئے اس نے اندر چھلانگ لگا دی۔

www.novelsclubb.com

چند منٹوں بعد کلک کی آواز گونجی اور دروازہ کھل گیا۔مائعزم نے سائیڈ پر ہٹ کر راستہ دیا۔

”کوئی نہیں تھا؟“انابیہ نے حیرت سے پوچھا۔

”صحن خالی تھا۔میرے خیال سے وہ کمرے میں ہیں۔“

وہ دبے قدموں اس کمرے کی طرف بڑھ گئے جس سے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

باسل نے بوٹ کرمار دروازہ کھولا۔لکڑی کادروازہ اڑتاہوادیوار کے ساتھ لگا۔اندر بیٹھے نفوس کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔اگلے ہی لمحے وہ پستول اٹھاچکے تھے۔
انہیں سنبھلنے کاموقع دیئے بغیر زیان نے پے درپے فائر کیئے۔پستول ان کے ہاتھوں سے نکل گئے۔ان کے رنگ فق پڑ گئے۔

”انہیں باندھو،جلدی۔“

www.novelsclubb.com

وہ تین تھے جو سیگریٹ اور تاش میں مصروف تھے۔زیان کے کہنے پر باسل اور عارب نے جیب سے نائیلون کی رسی نکالی اور انہیں باندھنے لگے۔وہ مزاحمت بھی نہ کر سکے۔مائعزم اور انابیہ پستول ان کی طرف تانے کھڑی تھیں۔

زیان نے ایک نگاہ کمرے پر ڈالی۔بوسیدہ سے سامان کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

"تم لوگوں کو آرڈرز کون دیتا ہے؟" سرد آواز میں پوچھتے ہوئے وہ پنجوں کے بل ایک کے سامنے بیٹھا۔

"کون سے آرڈرز؟" اس نے بے خوف ہونے کی کوشش کی۔

زیان نے بیزاری سے اسے دیکھا پھر عارب کو اور اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"مجرموں کی زبان کھلوانا تمہارا ڈیپارٹمنٹ ہے۔"

"شیور۔" وہ جیب سے بلیڈ نکالتا ان کے سامنے بیٹھا۔چمکتی نوک اسی شخص کی شہ رگ پر رکھ دی اور ذرا سا دباؤ ڈالا۔خون کا قطرہ ٹپکا۔اس کی رنگت زرد پڑنے لگی۔

"آرڈرز کون دیتا ہے؟" عارب نے سختی سے پوچھا۔

جواب سن کر زیان ہلکا سا چونکا۔ باسل نے بے اختیار اسے دیکھا۔ عارب اٹھ کھڑا ہوا۔

”اس کو ہم بعد میں دیکھیں گے، ابھی واپس چلتے ہیں۔“

”ان کا کیا کرنا ہے؟“ انابیہ نے پوچھا۔

”یہاں کی پولیس ہینڈل کر لے گی۔ ہمیں سامنے نہیں آنا۔“

”تم لوگ نکلو۔ میں بعد میں پہنچ جاؤں گا۔“ زیان نے جو گر سے کھردری زمین رگڑتے ہوئے کہا۔

”تم کہاں جا رہے ہو؟“ باسل نے آنکھیں سکیڑے اسے دیکھا۔

”مجھے یہاں اپارٹمنٹ کا کچھ کام دیکھنا ہے۔ کل صبح تک آ جاؤں گا۔“

”مائعزم؟“

وہ اب تک خاموش رہی تھی۔ عارب کے پوچھنے پر ہلکا سا چونکی پھر گہری سانس لی۔

"تم لوگ جاؤ، میں آجاؤں گی۔" اس نے مبہم انداز میں کہا۔ "مجھے یہاں کسی سے ملنا ہے۔"

انابیہ نے ابرو چکا کر اسے دیکھا۔ اس نے نگاہیں چرا لیں۔ زیان خاموشی سے جوگر سے فرش رگڑتے ہوئے سن رہا تھا۔ آنکھوں کے تاثرات مبہم تھے۔

"فائن، لیکن پہنچ جانا۔ ہمیں ان کے بتائے ایڈریس کو بھی دیکھنا ہے۔"

اس نے سر ہلا دیا۔ اسکارف لپیٹے وہ خاموش لگ رہی تھی۔ وہ اسی خاموشی سے زیان کی عارب کے ساتھ لایعنی بحث سنتی رہی۔ ان کی گاڑیوں کے نگاہوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد وہ زیان کی طرف پلٹی جو جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، سوچتی نگاہوں سے انہیں جاتے دیکھ رہا تھا۔

"تم ہوٹل نہیں آؤ گے؟"

وہ ہلکا سا چونکا پھر نگاہیں موڑ کر اسے دیکھا۔ ہیزل آنکھوں میں کچھ تھا کہ اس نے نظریں پھیر لیں۔ نامحسوس انداز میں لب کاٹا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، تم جاؤ۔ میں شام تک آجاؤں گا۔"

مائعزم سر ہلا کر جانے کے لئے مڑ گئی۔ زیان نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

"تم اپنے ساتھ ٹھیک نہیں کر رہیں۔" اس کا انداز سنجیدہ تھا۔

مائعزم بے اختیار رکی پھر پلٹتے ہوئے ہیزل آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ لبوں کو زخمی مسکراہٹ چھو گئی۔ ایسی مسکان جس میں کئی داستانیں مدفون تھیں۔

"کچھ کردار قربانی دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ آخر تک تہی داماں ہی رہتے ہیں۔"

ڈوبتی شام کی اداسی چہار سو چھانے لگی۔ زیان نے یونہی جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، تاسف سے اسے دیکھا۔

"زندگی جینے کا حق سب کو ہوتا ہے۔"

"تم جی رہے ہو؟"

یکدم پوچھے گئے سوال پر زیان کے لب بھینچ گئے۔مائعزم بے اختیار خاموش ہوئی۔پشیمانی سے لب کاٹا۔نگاہیں اس کے چہرے سے ہٹا لیں۔

"کچھ کردار صرف اپنے مقصد کے لئے زندہ ہوتے ہیں اور یقین کرو مائعزم کہ وہ صرف 'زندہ' ہوتے ہیں۔" تلخی سے کہتا وہ آگے بڑھ گیا۔

مائعزم چند لمحے اسے دیکھے گئی۔بہتی ہوا پل کے لئے ساکن ہو گئی جب وہ بے اختیار پکاری۔

"کچھ کردار نہیں جانتے کہ وہ کہانی کی جان ہوتے ہیں۔ان کا ہونا، باقیوں کے جینے کی وجہ ہوتی ہے۔ان کے ختم ہونے پر کہانی مر جاتی ہے۔"

زیان کے اٹھتے قدم لمحے کے لئے رک گئے۔کتھئی آنکھوں میں کچھ لہرایا تھا۔جان کر انجان سا تاثر۔باعلم ہو کر لاعلم سا احساس۔

مائعزم کی زخمی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

”لیکن پتہ ہے، مسئلہ کیا ہے؟“اس نے آنکھوں تک آتے نمکین پانی کو حلق میں اتارا۔”وہ کردار اپنی اہمیت کبھی نہیں جان پاتے کہ کہانی انہی کے دم سے تھی۔“

وہ لمحے کے لئے رکی اور ایک زخم خوردہ نگاہ اس دراز قدمرد پر ڈالی۔ پلکوں سے ٹوٹ کر آنسو عارض پر بہہ گیا۔

زیان آہستگی سے پلٹا۔یوں کہ ڈوبتے سورج کی مدھم ہوتی کرنیں اس کے چہرے پر پڑنے لگیں۔اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی لڑکی نے آہستگی سے آنکھیں رگڑیں۔وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا، آنکھوں میں بہت کچھ ایسا تھا جو سمجھ نہیں آتا تھا۔اس نے گہری سانس لی۔

”یہ لاحاصل ہے، مائعزم۔“

بہتی ہوا لمحے کے لئے ساکن ہوگئی۔سرسراتے پتوں نے سانس روک لیا۔عقب میں دمکتی کرنیں یکدم شعلوں کی طرح بھڑکتی محسوس ہوئیں۔مائعزم نورسن سی اسے دیکھتی رہ گئی۔دل کسی عمیق گہرائی میں ڈوب گیا۔وہ کیا بھانپ گیا تھا؟

"تم حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتیں۔" وہ دھیمے انداز میں کہہ رہا تھا۔ "کبھی نہ پوری ہونے والی توقعات لگانا انسان کو توڑ دیتی ہیں۔"

وہ سانس روکے کھتئی آنکھوں میں سنہری عکس کو دمکتے دیکھ رہی تھی۔ پلکوں میں ارتعاش پیدا ہوا۔ وہ اپنی ریاضت ضائع نہیں کر سکتی تھی۔ تنفس بھاری پڑتا جارہا تھا۔

"لیکن..." وہ لمحے کے لئے رکا۔ "میں اس کا احترام کرتا ہوں۔"

پتے یکدم ہی سر سرا کر رہ گئے۔ ڈوبتی کرنیں اداس ہونے لگیں۔ بے رنگ ہوتے چہرے والی لڑکی کی ہیزل آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔ دوسرا قطرہ گر کر بے مول ہو گیا۔ دل رک کر شدت سے دھڑکا۔

"تم جانتے ہو۔" اس نے سرگوشی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

زیان نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔وہ سوال نہیں تھا...وہ جان گیا تھا...وہ اطلاع تھی...کہ وہ بھی جان گئی تھی...اس خفیف احساس کے بارے میں جو محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن وجود رکھتا تھا۔وہی جو مائعزم نور کے لئے گراں قدر تھا...بے حد قیمتی۔

"شائد۔"

یک لفظی جواب پر مائعزم نے آہستگی سے گیلی آنکھیں رگڑ دیں۔دل میں کوئی ٹیس سی اٹھی تھی جسے چہرے سے ظاہر نہ ہونے دیا۔کتھئی آنکھوں سے نگاہیں ہٹا لیں۔ وہی آنکھیں جو پہلے اس کے اندر تک حشر مچا گئی تھیں،اب وہ ان کی گہرائی سے نظریں چرانے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا۔" دھیرے سے کہہ کر زیان نے قدم آگے کو بڑھا دیئے۔

مائعزم نے لب بھینچتے ہوئے اسے جاتے دیکھا۔وہ سڑک کے کنارے سر جھکائے،جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے قدم اٹھاتا،دور ہوتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سختی سے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے وہ کار میں بیٹھی اور دروازہ بند کر دیا۔ خاموشی میں ٹائروں کی چرچراہٹ گونجی اور پھر سرمئی سڑک پر کار آگے بڑھ گئی۔

لمحے کے لئے زیان نے پلٹ کر دیکھا۔ دھواں چھوڑتی کار لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔ گہری سانس لے کر اس نے سر جھٹک دیا۔ کچھ معاملات میں اپنی بے بسی کا ادراک بہت شدت سے ہوتا ہے۔

انجان مگر جُدا منزلوں کے مختلف راہی...

☆☆☆☆☆☆☆

ہوٹل کی تیسری منزل کی راہداری میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ شاپنگ بیگز دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے عبایے والی لڑکی کچھ بڑبڑاتے ہوئے بیگ سے کی چین نکال رہی تھی، جب نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں اچھنبا ابھرا۔ سر جھٹک کر اس نے چابی کی ہول میں گھمائی اور ہینڈل پر دباؤ ڈالتے ہوئے دروازہ دھکیل دیا۔

شاپنگ بیگز قالین پر ڈھیر کرتے ہوئے دروازہ لاک کیا اور نقاب اتارتے ہوئے بیگ کی زپ مکمل کھولی۔پیشانی کے بل گہرے ہوئے۔دو انگلیاں اندر ڈال کر اس نے وہ ننھی سی یو ایس بی نکالی اور ذرا الجھ کر دیکھا۔

"یہ وریشہ کی ہے؟" وہ خود کلامی کے انداز میں بڑبڑائی۔خیر کل پوچھ لے گی۔سر جھٹک کر اس نے یو ایس بی بیگ میں ڈالتے ہوئے زپ چڑھادی۔

عبایہ ہینگ کرتے ہوئے زمل اعظم اس بات سے انجان رہی کہ وہ کسی گھناؤنی چال کا مہرہ بن چکی تھی۔

زندگی بدل دینے والا لمحہ بنا چاپ کے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔

سیڑھیوں پر کھڑے ارسم خان نے کمرے کا نمبر نوٹ کیا اور پھر احتیاط سے ارد گرد دیکھتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگا۔وہ کل اس لڑکی سے بات کر کے یو ایس بی لے لے گا۔اس کا ذہن اپنے تانے بانے بُن رہا تھا۔اس بات سے مکمل انجان کہ اسی راہداری کے پلر کی اوٹ میں کوئی ماسک لگائے شخص اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی ضیغم عابد نے کان میں لگا بلیوٹوتھ آلہ دبایا۔

"روم نمبر ۲۳۵۔"اس کی بھاری آواز سپاٹ تھی۔

دوسری جانب اپنے کمرے میں ہوٹل مینجر نے رجسٹر کا صفحہ پلٹایا۔ایک نگاہ کمرے کے مالک کے نام پر ڈالی۔

"زمل اعظم۔"

ماسک لگائے شخص لمحے کے لئے سن رہ گیا۔آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔وہ بے اختیار سیدھا ہوا۔یہ واقعی زمل تھی؟وہی لڑکی جس سے وہ لاشعوری طور پر خوفزدہ تھا؟اس کا سر چکرا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ ملائکہ عباس کو زمل اعظم کا نام دے دے؟

ڈوبتی شام میں غیرت نے ایک بار پھر اپنا جنازہ نکلتے دیکھا۔

ہر چائے گئے مکر اور ابھرتے فریب سے لاعلم،دوسری منزل پر زیان ارتضی نے کی ہول میں چابی گھماتے ہوئے دروازہ دھکیلا اور ایک سرسری نگاہ دائیں جانب

مائعزم کے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر اندر داخل ہوا۔ نجانے وہ لوٹی تھی یا نہیں؟ سر جھٹک کر دروازہ بند کرتے ہوئے ایک طائرانہ نظر کمرے کو دیکھا۔

یونہی جو گرز سمیت وہ کاؤچ پر بیٹھا اور سر ایک سرے پر ٹکاتے ہوئے پاؤں لمبے کر لئے۔ نگاہیں شیشے کی کھڑکی کے پار دم توڑتی شام پر جمی تھیں۔

"کچھ کردار اس بات سے انجان رہتے ہیں کہ وہ کہانی کی جان ہوتے ہیں..."

اس نے بے زاری سے سر جھٹک دیا۔ اپنی اہمیت وہ ہر رشتے کے ہاتھوں اچھی طرح جان چکا تھا۔ اپنے حصے کی خوشیاں...ایک عام سی نارمل زندگی...یہ سب اس کے نصیب میں نہیں تھا۔ جتنی سیاہی اس کے مقدر میں تھی، وہ کسی اور کو اندھیر نہیں کر سکتا تھا۔ اسے اپنا مقصد یاد رکھنا چاہیے جس کے پورا ہوتے ہی وہ کہانی ہی چھوڑ دے گا۔ تب تک...ایک لمبی جنگ کے لئے وہ تیار تھا۔

گہری ہوتی شام...ہماری کہانی کے کرداروں کی زندگی کا ایک نیا باب کھول چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

ہر سو گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔اسلام آباد پر چھائی رات گہری اور حبس زدہ سی ہو رہی تھی۔آخری پہر دھیرے دھیرے سرک رہا تھا۔بلند و بالا ہوٹل بھی خاموش کھڑا تھا۔تیسری منزل کے کمرے میں زرد سیلنگ لائیٹس جل رہی تھیں۔ڈریسنگ مرر کے آگے کھڑی زمل چہرے کے گرد دوپٹہ لپیٹ رہی تھی۔فجر میں کچھ وقت باقی تھا۔موبائل اٹھا کر روشن کیا تو وریشہ کا میسج آیا ہوا تھا۔

"میں شام کو پک کرنے آؤں گی،ریڈی رہنا۔"

سر جھٹک کر جواب لکھا،یونہی ذہن میں یو ایس بی کا خیال گزرا۔مگر بعد میں پوچھنے کا سوچ کر موبائل رکھ دیا۔ایک سرسری سی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے بیگ پر ڈالی تبھی وہ صور جیسی آواز اس کی سماعتوں میں اتری۔وہ کرنٹ کھا کر پلٹی۔چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

کوئی آہستہ آہستہ دروازے کے کی ہول میں چابی گھمار ہا تھا۔ گویا دروازہ باہر سے کھولنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ تبھی شیشے کی کھڑکی میں کھٹکا ہوا اور کوئی ہیولہ سا نمودار ہوا۔

زمل کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔ وہ دونوں طرف سے گھیری جارہی تھی۔ دروازے کی چٹخنی ایک ٹھوکر کی مار تھی۔ شیشے کی کھڑکی صرف اندر سے کھولی جاسکتی تھی لیکن ایک گملہ اسے توڑنے کے لئے کافی تھا۔

دماغ نے تیزی سے جمع تفریق کی۔ اسے اپنے حواس قائم رکھنے تھے۔ سوچنے میں صرف ایک پل لگایا۔ تیزی سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا بیگ اٹھایا، موبائل اندر ڈالا، چہرے پر ماسک چڑھاتی پیچھے ہوگئی۔ دل یوں دھڑک رہا تھا جیسے سینہ توڑ کر باہر آجائے گا۔

تبھی کلک کی آواز گونجی، ٹھوکر ماری گئی اور دروازہ کھلتا گیا۔ نقاب میں چہرہ چھپائے شخص تیزی سے اندر آیا۔ زمل نے سانس روک کر اسے اندر آتے دیکھا اور پھر ٹانگ اڑاتے ہوئے پوری قوت سے اسے دھکا دے دیا۔ نقاب پوش کے وہم وگمان

میں بھی نہیں تھا۔ گرتے ہوئے اس کا سر سائیڈ ٹیبل سے ٹکرایا۔پل کے لئے اس کے حواس معطل ہو گئے مگر زیر لب گالی دیتے ہوئے وہ اٹھنے لگا۔

زمل بیگ کندھوں پر ڈالتی ایک بھی نگاہ پیچھے ڈالے بغیر، باہر کی طرف لپکی۔اسے پتہ تھا کہ وار اتنا کارگر نہیں تھا کہ اس شخص کو زیادہ دیر گرائے رکھتا۔

وہ ہر چیز کو بھلائے بس بھاگ رہی تھی۔دل وہ جو کانوں میں دھڑک رہا تھا۔ تبھی موڑ کاٹتے ہوئے کسی سے بری طرح ٹکرائی۔ کئی چیزیں زمین بوس ہو گئیں۔آنکھیں زور سے میچ کر کھولیں۔اسکارف والی لڑکی نے تاسف سے اسے دیکھا پھر اس کی اڑی رنگت دیکھ کر چونک گئی۔

زمل بنا معذرت کئے سائیڈ سے نکلنے لگی جب اس لڑکی نے بے اختیار اس کی کلائی تھام کر روکا۔

"ایک سیکنڈ...اس وقت کیوں بھاگ رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

”میرا ہاتھ چھوڑو، میں رک نہیں سکتی۔“اس کی گرفت بہت آہنی تھی۔وہ ہراساں نگاہوں سے پیچھے دیکھ رہی تھی۔راہداری خالی تھی لیکن تبھی دوڑتے قدموں کی آواز گونجی۔زمل کے پیروں تلے زمین کھسکنے لگی۔اس نے کلائی کو جھٹکا دے کر آزاد کرانا چاہا مگر وہ لڑکی تیزی سے تقریباً اسے کھینچتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی۔

”کوئی تمہارے پیچھے ہے نا؟“وہ دو دو اسٹیپس ایک ساتھ پھلانگ رہی تھی۔

”تم میرا ہاتھ چھوڑو۔میں دیکھ لوں گی۔“

”خاموشی سے میرے ساتھ چلو۔“اب کہ اس کے لہجے میں سختی اتر آئی۔اس نے تیزی سے سیڑھیاں اتر کر راہداری پار کی اور آخری کمرے میں پہنچ کر اپنے قدم روکے۔ایک جھٹکے سے زمل کا ہاتھ چھوڑا اور دروازہ بند کرتے ہوئے چٹخنی چڑھا دی۔

”یہاں پہنچنے میں انہیں سیکنڈ بھی نہیں لگے گا۔“زمل نے کلائی مسلتے ہوئے کہا۔ماسک سے جھلکتی آنکھوں میں وحشت تھی۔لڑکی نے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے

خاموش رہنے کو کہا۔چند منٹ وہ دونوں سانس روکے باہر قدموں کی آہٹ سنتی رہیں۔

''تمہارا کمرہ لاکڈ تھانا؟'' وہ زمل کی طرف پلٹی۔

''ہاں لیکن ان کے پاس چابی تھی۔'' اس نے ضبط سے آنکھیں بند کیں۔وہ سوچ نہیں پارہی تھی کہ آگے کیا ہو سکتا تھا۔اعصاب ابھی تک شل تھے۔

''اس کا مطلب کہ ہوٹل سے کوئی ان کی مدد کر رہا ہے۔ہمیں کسی پر بھروسہ نہیں کرنا۔'' اس نے جیکٹ سے موبائل نکالا اور لب دانتوں سے دبائے نمبر ڈائل کرنے لگی۔زمل دیوار سے ٹیک لگائے گہرے سانس لیتے ہوئے لب بھینچے اسے دیکھ رہی تھی۔

''اٹھا بھی لو۔'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے پیشانی مسلی۔وہ خود بھی پریشان لگ رہی تھی لیکن ضبط سے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تھرڈ فلور پر اسٹور روم میں ہوں۔ جلدی پہنچو۔ کچھ لوگ ہمارے پیچھے ہیں۔" اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہوئے ہر لفظ پر زور دیا۔ مقابل کو باور کروایا کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ دوسری طرف سن کر کال کاٹ دی۔ گہری سانس اندر کو کھینچی اور پھر دیوار سے ٹیک لگائے لڑکی کو دیکھا۔

سیاہ دوپٹہ مضبوطی سے اوڑھے کندھوں پر بیگ تھا۔ ماسک سے چہرہ چھپائے گولڈن براؤن آنکھوں میں واضح اضطراب تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں کی لرزش محسوس کرسکتی تھی۔ زمل کو دیکھتی اس لڑکی کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔ دور کہیں ذہن میں وہی وحشت ناک پل گھوم گئے جو عروش رضا نے تنہا کاٹے تھے۔ شائد قرض اتارنے کا وقت آچکا تھا۔ وہ اس کے قریب آئی۔

"مائعز م نور۔" وہ تنے اعصاب کے ساتھ مسکرائی۔ زمل نے گہری سانس لیتے ہوئے اسے دیکھا۔

"زمل اعظم۔" اس کی آواز اتنی مدھم تھی کہ وہ بمشکل سن سکی۔

"ڈونٹ وری، ہم یہاں سے ابھی نکل جائیں گے۔ ریلیکس۔" اس نے نرمی سے تسلی دی۔

"تھینک یو۔" اس کی آواز میں دھیمی تھی۔ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

"اپنا شکریہ ادا کرو، تم نے وہاں سے نکل کر خود کو بچا لیا۔" وہ دھیرے سے مسکرائی۔ زمل کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ اس نے سر کو خم دیا۔

چند پلوں بعد دروازے پر مدھم سی دستک ہوئی۔ یوں جیسے کسی نے انگلی سے تین دفعہ بجایا ہو۔ زمل نے پریشانی سے دروازے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اسکیپر؟" مائعزم نے قریب آتے ہوئے مدھم آواز میں پوچھا۔ جواباً پھر دستک ہوئی۔ گہری سانس لیتے ہوئے اس نے دروازہ کھول دیا۔

"تم دیکھ کر آئے ہو نا؟"

"آل کلئیر۔"

زمل اعظم کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔وہ شل کھڑی رہ گئی۔اس لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ اس آواز کو لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔ ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگیں۔وہ یہاں تھا؟اف خدایا...وہ اس حال میں اس کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔نا محسوس انداز میں ماسک کو مزید اوپر چڑھالیا۔ حلق خشک ہو رہا تھا۔

مائعزم نے اس کی طرف مڑتے ہوئے اشارہ کیا اور پلکیں جھپک کر تسلی دی۔زمل نے مردہ قدم آگے بڑھائے۔لب کاٹتے ہوئے زیان ارتضی کو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے دیکھا۔وہ ایک بھی نگاہ اس پر ڈالے بغیر چوکھٹ سے ہی پلٹ گیا تھا۔یکدم جیسے کوئی خیال کوندے کی طرح ذہن میں لپکا۔

زیان نے اسے ہمیشہ عبایے میں ہی دیکھا تھا۔فی الحال وہ عبایے میں نہیں تھی سو وہ اسے نہیں پہچان سکتا تھا۔ویسے بھی ان کی ملاقات دس دن پہلے ہوئی تھی،ایک انجان نقابی لڑکی کو بھلانے کے لیئے اتنا وقت کافی تھا۔ تبھی اسے احساس ہوا کہ وہ مائعزم کو اپنا نام بتا چکی تھی۔

"یاربّی۔"اس نے بائیں ہاتھ کی مٹھی زور سے بھینچی۔بے بسی انگ انگ میں اترنے لگی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی مائعزم نے دروازہ لاک کیا، چٹخنی چڑھائی۔زیان پہلے ہی دیوار گیر کھڑکیوں کے پٹ بند کر کے لاک کر چکا تھا۔زمل نے ایک چور نگاہ اس پر ڈالی۔جینز پر سفید شرٹ پہنے، بال آگے سے گیلے ہو کر ماتھے پر بکھرے تھے۔اس کے چہرے سے واضح تھا کہ اسے نیند سے جگایا گیا تھا۔کاش وہ اسے نہ پہچانے۔اس لمحے اس نے شدت سے دعا کی۔

"بیٹھ جاؤ۔"مائعزم نے سرگوشی کی۔وہ سمجھ گئی کہ وہ زیان سے کترا رہی تھی۔

"وہ ابھی چلا جائے گا۔یہ میرا کمرہ ہے۔بس تم سے کچھ پوچھنا ہے۔"

زمل نے بیگ اتارتے ہوئے اسے دیکھا۔رنگت ابھی تک نچڑی ہوئی تھی۔

"تم زیان کو جانتی ہو؟"مائعزم نے اس کی جھجھک محسوس کرتے ہوئے ابرو چکا کر پوچھا پھر بالکونی کی طرف دیکھا جہاں ریلنگ سے ٹیک لگائے وہ کال کر رہا تھا۔

"نہیں۔" وہ تیزی سے بول اٹھی۔ مبادا وہ کچھ الٹا سیدھا ہی نہ اخذ کرلے۔

وہ موبائل بند کرکے پلٹا۔ شیشے کے دروازے کے پار کاؤچ پر بیٹھی لڑکی بے دردی سے انگلیاں مروڑتے ہوئے سر اٹھائے مائعزم سے کچھ کہہ رہی تھی۔ اس کے ماسک سے ہی وہ جان گیا تھا کہ وہ کمفرٹیبل نہیں ہوگی۔ کسی خدائی فوجدار کی طرح مصیبت چل کر اس تک آجاتی تھی۔ گہری سانس لیتے ہوئے اس نے دروازہ دھکیلا۔

"تم نے کچھ نہیں پوچھا؟" اس نے مائعزم سے پوچھا۔ پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے اس نے کندھے اچکا دیئے۔

"میں پوچھ لوں گی۔" اس نے مبہم لہجے میں کہا۔ زیان نے اس کی بات سمجھ کر سر کو خم دیا۔

"میرا آپ سے صرف ایک سوال ہے، اس کمرے میں آپ کے کوئی ضروری پیپرز یا موبائل تو نہیں ہے؟" وہیں کھڑے اس نے سنجیدگی سے زمل کو دیکھا جس نے اس کی بات پر بے اختیار سر اٹھایا۔ اگلے ہی لمحے وہ جیسے ساکت رہ گیا۔

ماسک سے جھلکتی آنکھوں کی سراسیمگی اور اضطراب اس کے اندر تک حشر مچا گیا۔ وہم... یہ خیال اس کا وہم ہونا چاہیے تھا... مگر دل کی بے ترتیب ہوتی دھڑکنیں بغاوت کرتے ہوئے ہر امید پر پانی پھیر رہی تھیں۔

زمل کو اپنا وجود سن ہوتا محسوس ہوا۔ موبائل وہ لے آئی تھی لیکن اس کا پاسپورٹ اور اقامہ... اتنا بڑا بلنڈر... وہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے کمرے میں ہی ہیں۔" اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔

زیان ارتضی نے کراہ کر آنکھیں میچی تھیں۔ قدم زمین نے جکڑ لئے تھے۔ اس کا خیال وہم بھی نہ رہا تھا... حقیقت بن گیا تھا... دل میں موجزن جذبہ فخر سے مغرور انداز میں بے کراں ہونے لگا۔

"زمل؟" اس نے جیسے تصدیق چاہی۔ آنکھوں میں تحیر تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی انداز میں... مخفی ہوئے اسرار کو عیاں کر دیتی آواز میں...اس نے پکارا تھا...دھڑکنوں کا تھم جانا زمل اعظم کے لئے واجب ہو گیا... حیران سی نگاہوں نے مقابل کا چہرہ دیکھا۔وہ دوبارہ اس کو کیسے پہچان گیا؟

زرد روشنیاں اپنی تمازت کے ساتھ بھڑک اٹھیں۔ کتھئی آنکھوں نے رُخ پھیر لیا۔وقت استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔وہ جیسے مستقبل کے اسرار جان چکا تھا۔ان روشن حیران آنکھوں سے نگاہیں چرا لینے کی ابتدا ہو چکی تھی۔زندگیاں پلٹ دینے کے لئے وہ ستمگر ظالم وقت اسی لمحے کے انتظار میں تھا۔

لمحہ...جو خاموشی سے آگیا تھا...لیکن آکر ہمیشہ کے لئے قرطاس پر ٹھہر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"روم نمبر؟"زیان نے یونہی نگاہیں چرائے تیزی سے پوچھا۔

"۲۳۵۔"

وہ تیزی سے موبائل نکالتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔وہ جیسے ہی آندھی طوفان کی طرح نکلا،مائعزم دروازہ بند کرتی اس کی طرف پلٹی۔

"کون سے پیپرز تھے؟"

"میرا پاسپورٹ اور اقامہ۔" وہ کاؤچ پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔

"اقامہ؟" مائعزم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"سعودی ریزیڈنسی کارڈ۔" کنپٹی مسلتے ہوئے اس نے بمشکل آنکھوں تک آئے آنسو اندر اتارے۔ اسے آخری لمحے تک اپنے اعصاب قابو میں رکھنے تھے۔ ایک جنگ تھی جو اندر چھڑ چکی تھی۔ جو دل میں بے کراں تھا... وہ پردوں میں لپٹا مخفی ہی اچھا لگتا تھا۔ اسے بس خود کو یہاں سے نکالنا تھا۔

مائعزم کا موبائل بجنے لگا تو اس نے کال پک کی۔

www.novelsclubb.com

"زمل پاسپورٹ کہاں ہے؟" اس نے کال سنتے ہوئے پوچھا۔

"سائیڈ ٹیبل کے ڈرار میں۔"

مائعزم نے من وعن دہرا دیا۔ چند پل دوسری طرف سنتی رہی۔

''تم آجاؤ، پھر دیکھتے ہیں۔''اس نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔زمل سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔

''ملا؟''اس نے بے چینی سے پوچھا۔

''وہ دیکھ رہاہے ابھی۔''مائعزم مختصراً کہتے ہوئے اٹھی اور پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔

''تمہارے پریشان ہونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہو جائے گا۔''

زمل ماسک نیچے کرکے بوتل تھامتے ہوئے ڈھکن کھولنے لگی۔مائعزم خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔اس کی لمبی پلکوں والی آنکھوں کی روشنی بہت خوبصورت تھی۔ان میں جمع حزن مزید سحر انگیز بنا رہا تھا۔

مائعزم نے سر جھٹکا۔وہ لمحہ اس نے بھی محسوس کر لیا تھا۔اس نے ان جدا بہتے دو دریاؤں کا تلاطم تھمتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔وہ بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن فی الوقت خاموش تھی۔ مخصوص دستک پر اس نے دروازہ کھول دیا۔زمل نے ماسک

www.novelsclubb.com

دوبارہ آنکھوں تک چڑھالیا۔زیان نے اندر آتے ہوئے سیاہ سفری بیگ نیچے رکھااور سیدھے ہوتے زمل کو دیکھا جو نا سمجھی سے اپنے بیگ کو دیکھ رہی تھی۔

''وہ پاسپورٹ اور اقامہ جلا چکے ہیں۔''

زمل وہیں بیٹھی رہ گئی۔کچھ تھا جو اندر ٹوٹ کر بکھر گیا۔احساسات سلب ہونے لگے۔اس کی واپسی کے راستے مقفل ہو رہے تھے۔

''آپ کا موبائل؟''

''میرے پاس ہے۔''زمل کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔خشک نگاہیں بیگ پر جمی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زیان نے گہری سانس لی جیسے کوئی بوجھ سرکا تھا۔

''ان کا ٹارگٹ آپ تھیں۔جس طرح انہوں نے پاسپورٹ اور اقامہ جلایا،اس سے واضح ہے کہ وہ آپ کو روکنا چاہتے ہیں۔ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ آئیں،ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔''جیکٹ کی زپ چڑھاتے ہوئے اس نے تفصیلی انداز میں کہا۔

مائعزم خاموش تماشائی کی طرح دونوں کو دیکھ رہی تھی۔یوں جیسے وہ پس منظر میں چلی گئی تھی۔

زمل نے پریشانی سے اسے دیکھا۔وہ وریشہ کو کال کر کے یہاں سے نکل سکتی تھی۔ اسے اس معاملے میں گھسیٹنا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

"آپ کا شکریہ، لیکن میں مینج کرلوں گی۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔"اب اتنا خطرہ نہیں ہوگا۔"

"ہمارے پاس وقت نہیں ہے اور یہ بالکل بھی مت سوچیئے گا کہ آپ اکیلی چلی جائیں گی۔بہتر یہی ہوگا کہ ہم بحث میں وقت ضائع نہ کریں۔"اس کا لہجہ اتنا اٹل تھا کہ زمل کچھ نہ کہہ سکی۔وہ سچوئیشن کو اتنا گھمبیر کیوں بنا رہا تھا؟

"مائعزم تم چلو گی، رائٹ؟"زیان نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔وہ سر کو خم دیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آف کورس۔لیکن سامان اٹھانے میں ٹائم لگے گا۔"

www.novelsclubb.com

"یہ میں بعد میں منگوالوں گا۔ابھی نکلنے کی کرو۔" کچھ یاد آنے پر رکا۔ "لیکن ضروری سامان لے لینا۔"

"سمجھ گئی۔" مائعزم الماری کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ کا عبایہ بیگ میں ہے۔میں باہر ہوں۔" وہ زمل سے کہتا تیزی سے باہر نکلا۔

وہ اسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔وہ اس کا عبایہ نہیں بھولا تھا۔تنے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔دل کا احساس مزید بے قابو ہونے لگا۔دل جھک رہا تھا۔

نقاب کی گرہ پیچھے کو کستے ہوئے وہ مڑی تو مائعزم بیگ پیک تیار کر چکی تھی۔اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"سعودی نقاب،رائٹ؟" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔

زمل پھیکا سا مسکرائی اور سر ہلا دیا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اس طرح کے پھڈوں میں ٹانگ اڑانا ہمارا روز کا کام ہے۔" وہ رکی جیسے کچھ یاد آیا تھا۔"""ویسے تم نے اچھا کیا کہ حواس قائم رکھے اور اپنا بیگ ساتھ لے آئیں۔"

"بیگ پہلے ہی تیار تھا۔ مجھے دوست کے ساتھ کہیں جانا تھا۔" مدھم لہجے میں کہتے ہوئے اس نے بیگ کندھوں پر ڈالا۔

"ڈونٹ وری، سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ باہر بڑھ گئی۔

پارکنگ لاٹ پر چھائی رات دم توڑ رہی تھی۔ فجر ہونے والی تھی۔ زیان کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔ دروازہ کھولتے ہوئے زمل کو یکدم کچھ محسوس ہوا۔ آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے وہ اندر بیٹھی۔

کار میں ہلکی سی کولنگ تھی۔ سانس کھینچ کر محسوس کرنا چاہا۔ پرفیوم کی خوشبو نہیں تھی۔ صد شکر۔ مائعزم نے اپنی سائیڈ کا دروازہ بند کرتے ہوئے گردن موڑ کر زمل کو دیکھا جو ڈرائیونگ سیٹ کے پیچھے بیٹھی تھی۔ اس نے بے اختیار گہری سانس لی۔ یہ لڑکی اس کے اندر سانس لیتی عروش رضا کے زخم ادھیڑ رہی تھی۔

"اگر انہوں نے نظر رکھی ہو تو؟"

سائیڈ مرر سے دیکھ کر کار پارکنگ لاٹ سے نکالتے زیان نے لمحے کے لئے رک کر سوچا۔

"فی الحال صحیح سلامت رہائشی علاقے سے باہر نکل جائیں پھر راستے میں ڈاج دینا آسان ہو گا۔"

زمل کی آنکھوں میں تعجب ابھرا۔ کیا اتنے ارگنائزڈ کرمنلز پیچھے لگ گئے تھے؟ مگر اس نے سر جھٹک دیا۔ اس نے ایک نگاہ بیک ویو مرر پر ڈالی جسے زیان نے یوں فوکس کرر کھا تھا کہ پچھلی سیٹ کا منظر واضح نہیں ہوتا تھا۔ وہ تکان سے مسکرائی۔

"جینٹل مین، یو نو۔" مہر کی وہی زچ کر دینے والی آواز سماعتوں میں لہرائی۔

ناچاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں نمی اترنے لگی جسے ضبط سے اندر اتارتے ہوئے اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی۔ تبھی ذہن میں جیسے کچھ کلک ہوا۔ وہ سن رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ تہجد کے لئے نہ اٹھتی تو اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ وہ باآسانی ان کے شکنجے میں پھنس جاتی۔ اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا۔ بند آنکھوں کے کنارے گیلے ہونے لگے۔

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ رب کے لئے نیند قربان کر دیتی اور اسے کوئی صلہ نہ ملتا؟

ہمیں احساس ہی نہیں ہوتا کہ کیسے ہماری نیکیاں ہمیں اژدھوں کی طرح بڑھتے عذابوں سے بچا لیتی ہیں۔

زیان نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس اندر کو کھینچی اور ایکسلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ وہ لڑکی عام نہیں تھی جس کی ذمہ داری اسے دے دی گئی تھی۔ وہ ہر منفی سوچ کو جھٹکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر کوئی خوف تھا جو دل میں پنجے گاڑے بیٹھا تھا جس کا سامنا وہ خود نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مائعزم نے ایک نگاہ زمل پر ڈالی اور دوسری زیان پر جو لب بھینچے ڈرائیو کر رہا تھا۔ آنکھوں سے جھلکتا تناؤ واضح تھا۔ گہری سانس لے کر چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا۔ ہیزل آنکھوں میں مبہم سا تاثر تھا۔

ایک نئے راستے پر ایک نئی منزل کی ابتدا ہونے والی تھی۔ زرکار روشنیاں دلچسپی سے اہل زمین کو دیکھ رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہوٹل کے پر تعیش کمرے میں تناؤ کی فضا تھی۔ دم توڑتی رات میں بھی ان کی سیاہی عروج پر تھی۔ ملائکہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ ٹہل رہی تھی۔

"لعنت ہے تم دونوں پر، ایک لڑکی نہیں قابو ہوئی۔ ڈوب مرو۔" وہ طیش کے عالم میں غرائی۔

نائل نگاہیں چراتے ہوئے صیغم کو دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا، کسی جذبے کی کوئی رمق نہ تھی۔ ایک بات ابھی باقی تھی۔ اس نے کھنکھار کر گلا درست کیا۔

"وہ ارتضی کے ساتھ گئی ہے۔"

ملائکہ رک گئی۔ بے اختیار ان دونوں کی طرف گھومی۔ ابرو چکائے۔

"زیان؟" اس نے جیسے تصدیق چاہی۔ آنکھوں میں چمک ابھری۔ نائل نے سر ہلایا۔

"بہت خوب۔" وہ محظوظ انداز میں مسکرائی۔ شطرنج کے کھیل میں اگلی چال چلنے کے مہرہ ہاتھ آگیا تھا۔ گریٹ۔

"کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں؟" صیغم نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"ہمیں یو ایس بی نہیں مل سکتی۔ ایک طرح سے وہ زیان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ وہ اپنے باپ کو بھی بھیج سکتا ہے۔ میں اسے نہیں روک سکتی، لیکن کچھ ہے جو میں کر سکتی ہوں۔" اس نے موبائل نکالتے ہوئے مبہم انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

صیغم اور نائل نے بے اختیار ایک دوسرے دیکھا۔

"میں واپس جا رہی ہوں۔" اطلاع دیتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔

صیغم نے سپاٹ انداز میں اسے دیکھا پھر پلٹ گیا۔

"تم نے بتایا کیوں نہیں کہ وہ تمہاری کزن ہے؟" نائل نے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"تاکہ اگر کوئی ناکامی ہو تو مجھ پر ملبہ ڈال دیا جائے کہ میں نے بلو کیا ہے۔" اس کے لہجے میں تلخی تھی۔

"تمہاری اس سے کوئی دشمنی ہے؟" نائل بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں۔" اس نے سر جھٹک دیا۔ "لیکن یہ اس کا مسئلہ ہے۔ مجھے دخل اندازی کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اسلام آباد پر چھائے آسمان کے کنارے نارنجی ہو رہے تھے۔ کار تیزی سے سڑک پر بھاگ رہی تھی۔ زمل ویسے ہی گردن موڑے بھاگتے مناظر کو دیکھ رہی تھی۔ سناٹا لمحہ بہ لمحہ دبیز ہو رہا تھا جب مائعزم بے اختیار چونکی۔ زیان نے یکدم سپیڈ بڑھا کر روٹ چینج کر لیا۔ راولپنڈی جاتی سڑک کو اس نے بائی پاس کر دیا تھا۔

”یہ کون سا روٹ ہے؟“

”شارٹ کٹ ہے۔“ وہ سنجیدگی سے بولا۔ مائعزم نے حیرت سے سڑک کو دیکھا، اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں خوف اترا۔

”تم جانتے ہو کہ یہ کون سا روٹ ہے؟“ اس کی آواز آخر میں کانپی۔

زمل بے اختیار سیدھی ہوئی۔ اچھنبے سے ارد گرد دیکھا۔ اندھیری سی سڑک تھی جہاں اکا دکا اسٹریٹ لیمپ جل رہے تھے۔

”جانتا ہوں۔“ وہ لمحہ بہ لمحہ سپیڈ بڑھا رہا تھا۔ لب کاٹتے ہوئے پیشانی کی رگیں تن ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زمل کا دل بری طرح دھڑکا۔ اس لمحے شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا۔ کچھ سوچ کر مائعزم نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ روشنیاں ان کے تعاقب میں تھیں۔

”Incoming۔“ برق رفتاری سے اس نے بیگ پیک کھولا۔

زیان نے تیزی سے اسٹیئرنگ گھمایا۔ کار یوں جھٹکے سے مڑی کہ زمل نے بمشکل خود کو شیشے سے ٹکرانے سے بچایا۔ کار اب ڈھلان اترنے لگی۔ مائعزم پسٹل لوڈ کر رہی تھی۔

تبھی جیسے اندھیرے میں سورج نکل آیا۔ ان کے عقب سے فائر برسٹ ہوا اور کئی گولیاں رائفلز کی قید سے آزاد ہوئیں۔ فضا گونج اٹھی۔

"Dive"۔" مائعزم نے جھٹکے سے زمل کو نیچے گراتے ہوئے خود کو جھکا لیا۔ کار کو زبردست جھٹکا لگا یوں کہ وہ دونوں لاکڈ دروازے سے ٹکرا گئیں۔ زمل کو اپنا کندھا شل ہوتا محسوس ہوا۔ پل کے لئے حواس معطل ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

زیان نے بمشکل بریک لگا کر کار کو الٹنے سے بچایا۔ ٹائر بلاسٹ ہو چکے تھے۔ لمحے کے لئے اس نے رک کر چکراتے سر کو سنبھالنا چاہا۔ پھٹتے سر میں مزید دھماکے ہونے لگے۔

"گولیوں کی رینج ڈھائی سو میٹر کے آس پاس تھی، یعنی ابھی وہ فاصلے پر ہیں۔ ہمیں نکلنا ہو گا۔" اس نے موبائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نکلتے ہیں۔" مائعزم نے دروازہ کھول دیا۔ زمل بیگ اٹھاتے ہوئے تیزی سے اتری۔ کندھے میں درد کی ٹیس اٹھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

سوال پر اس نے نگاہیں اٹھائیں۔ وہ دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ رتجگے کی وجہ سے آنکھیں گلابی اور سر درد رنگت زرد کر رہا تھا۔ زمل کا دل یکدم بھاری ہوا۔ احساس جرم حاوی ہونے لگا۔ سر کو خم دیتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"میں یہ سب بعد میں سنوں گا۔ ابھی وقت نہیں ہے۔" اس نے مائعزم سے ٹارچ پکڑتے ہوئے کہا اور ڈھلان اترنے لگا۔

"تمہیں پتہ ہے نا کہ یہاں خطرہ ہے؟" مائعزم کی آواز بھیگ رہی تھی۔ یہ کھائی اس کی برداشت کو ختم کر رہی تھی۔ زیان کو جیسے یکدم احساس ہوا۔ اس نے گہری سانس لی۔

''تم کر لو گی، تم نے اس سے پہلے بھی بہت کچھ سروائیو کیا ہے۔'' وہ پتھروں پر قدم رکھتا تیزی سے اتر رہا تھا۔ موبائل نکالتے ہوئے کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔

زمل نے گردن موڑ کر مائعزم کو دیکھا جس نے زیان کی بات پر لب کو بے دردی سے کچلا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے وہ رو رہی تھی۔ سر جھٹکتے ہوئے اس نے سفید ہوتے آسمان کو دیکھا۔ معاملہ اتنا سیدھا نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔ وہ اپنے ساتھ ساتھ ان دونوں کو بھی خطرے میں ڈال چکی تھی۔ گہری سانس لے کر ایک طائرانہ نظر اطراف میں ڈالی۔

سڑک سے نیچے بنی وہ ڈھلان زیادہ گہری نہیں تھی لیکن ہموار سطح پر درخت جھنڈ کی صورت طویل پر رقبے پر پھیلے تھے۔ ایک طرح سے وہ چھوٹا سا جنگل ہی تھا۔

زیان دھیمی آواز میں کال کر رہا تھا۔ وہ ویسے بھی ان سے کافی آگے تھا۔ آواز ان تک نہیں پہنچ رہی تھی۔

''تم ٹھیک ہو؟'' مائعزم نے آنکھیں رگڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں لیکن تم نہیں لگ رہیں۔" وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"آئی ایم فائن۔" اس نے سر جھٹک دیا پھر زیان کو دیکھا جو کال بند کر رہا تھا۔ "عارب آرہا ہے؟"

"ہاں، راستے میں ہے۔ اس نے یہاں کے ایس پی کو ٹپ دے دی ہے۔" درختوں کے جھنڈ کے پاس اس نے قدم روک دیئے۔

"لیکن وہ ایس پی ہمیں بھی درمیان میں لے آئے گا۔" مائعزم نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم سامنے نہیں آئیں گے۔" اس نے زمل کو دیکھا جو بیگ اتار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بابا کی آپ کو کال کرنے کی کوئی خاص ٹائمنگ؟"

زمل کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ اس نے خفیف سا سر جھٹکا۔

"عموماً آفس جانے سے پہلے کرتے ہیں۔"

"یہاں سگنل نہیں ہیں لیکن ڈونٹ وری آپ وقت پر بات کر لیں گی۔بس کچھ دیر میں سب سیٹ ہو جائے گا۔بے فکر ہو جائیں۔" وہ کہتے ہوئے پلٹ گیا۔

چہرے کے تاثرات عیاں ہو گئے۔لب کاٹتے ہوئے وہ پریشان لگ رہا تھا۔اس کی خیر تھی لیکن ان دونوں کو پولیس کے سامنے نہیں آنا چاہیے تھا۔وہ اس کی ذمہ داری تھیں، کچھ ہوا تو قصوروار وہی ٹھہرے گا۔اس نے آنکھیں میچ کر گہری سانس لی۔مائیگرین کا درد پھر سے اٹھنے لگا تھا۔

زمل نے گردن موڑ کر اسے جاتے دیکھا۔شرمندگی محسوس ہوتی احساس جرم کی شکل اختیار کرنے لگی تھی۔

"اب کچھ باتیں کر لیں؟" مائعزم نے ہلکے پھلکے انداز میں دیکھا۔

زمل پھیکا سا مسکرائی اور سر کو خم دیا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں، وہ کون ہیں یا کیا چاہتے ہیں؟"

درخت سے ٹیک لگائے وہ بغور اسے دیکھ رہی تھی۔

"نہیں۔ میں چار سال بعد پاکستان آئی ہوں۔ کسی ایسے شخص کو نہیں جانتی جو مجھ سے دشمنی نکالے۔"

"کب سے آئی ہوئی ہو؟" مائعزم نے کچھ سوچ کر سوال کیا۔

"تین دن ہو چکے ہیں، ایک ہفتے بعد واپسی تھی۔" اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔

"ڈونٹ وری، پاسپورٹ بن جائے گا۔"

"تقریباً تین ہفتے لگ جائیں گے، اقامہ بھی ری نیو کروانا پڑے گا۔" وہ مضمحل لگ رہی تھی۔ تھک چکی تھی، لیکن عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لوگوں کی باتوں سے ڈرنا چھوڑ دو، لڑکی۔ اگر تمہارے والد تمہارے ساتھ ہوئے تو لوگوں کے منہ خود بخود بند ہو جائیں گے۔" کہتے ہوئے دل ہزار دفعہ کٹا تھا۔

"وہ میرے ساتھ ہی ہوں گے، میں جانتی ہوں۔" اس نے آہستگی سے کہا۔ مائعزم نے آنکھیں بند کر کے آنسو اندر اتار لئے۔

"تم زیان کو پہلے سے جانتی تھیں؟" اس نے بات پلٹ دی۔

زمل خاموش رہ گئی۔ نامحسوس انداز میں لب کاٹا۔ چند لمحے ویسے ہی خاموشی چھائی رہی۔

"وہ ابو کے دوست کا بیٹا ہے، زیادہ نہیں جانتی۔"

وہ سعودیہ سے آئی تھی۔ زیان کو جانتی تھی۔ اور نام؟ مائعزم نے لمحے کے لئے سوچا۔ زمل اعظم۔ ذہن میں کوئی کوندا سا لپکا۔

"تم اعظم انکل کی بیٹی ہو؟" اس نے تحیر سے پوچھا۔

"تم ابو کو جانتی ہو؟" زمل نے چونک کر اسے دیکھا۔

"آف کورس، زیان سے کافی ذکر سنا ہے۔"

زمل پھیکا سا مسکرا دی۔

اگلا لمحہ دونوں کے سانس روک گیا۔ فضا بھی ساکن رہ گئی۔

"ملنے کی کوشش بھی مت کرنا۔" سرد آواز ان کے عقب سے ابھری تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پستول ان کی طرف تانے، چہروں کو نقاب میں چھپائے وہ دو غنڈے نما افراد تھے۔ آنکھوں کی کاٹ واضح تھی۔

مائعزم نے خشک ہوتا حلق تر کرتے ہوئے زمل کو دیکھا اور پلکیں جھپک کر پرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔ زمل لب بھینچتے ہوئے آہستگی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔

"کیا چاہیے تم لوگوں کو؟" مائعزم نے کرختگی سے پوچھا۔

ان کے سامنے پستول تانے، نائل بے فکری سے ہلکا سا ہنسا۔

"تمہیں لگا کہ ہماری گاڑیوں کو ڈاج دے جانا، اتنا آسان ہوگا؟" اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "جو لیا ہے، وہ واپس کرو۔"

وہ آخر میں دباد باغرایا۔ لمحے کے لئے زمل بری طرح چونکی۔ آنکھوں کی سراسیمگی تحیر میں ڈھلی پھر ان کی جگہ تنفر نے لے لی۔ ہاتھ سر سے بلند کئے، وہ نامحسوس انداز میں ایک قدم پیچھے ہٹی۔

www.novelsclubb.com

مائعزم نے ذرا نظریں ترچھی کر کے زمل کو دیکھا۔ کہانی کچھ کچھ واضح ہونے لگی تھی۔ اس سارے معاملے میں صیغم پستول تانے دو قدم پیچھے کھڑا تھا۔ چہرے کا نقاب اور آنکھوں پر سن گلاسسز اسے ناقابل شناخت بنا رہی تھیں۔ اس کی کاٹ دار نگاہیں عبایے والی لڑکی پر جمی تھیں۔

"عالمہ صاحبہ، چوری کرنا اچھی بات تو نہیں۔" نائل مصنوعی افسوس سے کہتا زمل کی طرف بڑھا۔

لمحے کے لئے زمل کا سانس تھمنے لگا۔ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی۔ نائل رک گیا پھر معنی خیز انداز میں مسکرایا۔

"بھاگتے ہرن کو پکڑنے میں شکاری کو ہمیشہ مزہ آتا ہے۔"

"جو چاہیے لے لو اور اس سے دور رہو۔" مائعزم دباد با غرائی۔

"کیا شرافت سے دو گی، جان من؟" نائل نے بائیں آنکھ دبائی۔

www.novelsclubb.com

زمل کا چہرہ خون چھلکانے لگا۔ خوف... تکان... بے بسی جیسے کہیں جا سوئی تھی... کچھ تھا جو اندر ابلنے لگا۔

"میرے پاس کچھ نہیں ہے۔" دانت پر دانت جمائے وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولی۔ آواز میں سلگتے انگاروں کی سی تپش تھی۔ وہ جانتی تھی کہ دینے کی صورت میں بھی وہ بھیڑیے انہیں نہیں چھوڑیں گے۔

"کیا واقعی؟" نائل نے سر ہلایا۔ "دیکھو لیڈی، مجھے غصہ نہ دلاؤ تاکہ میں اپنی شرافت کا لبادہ نہ اتاروں۔ جو تمہیں اس گھٹیا شخص نے دیا ہے، وہ میرے حوالے کر دو ورنہ مجھے اپنا شکار حاصل کرنا آتا ہے۔"

اسے آگے بڑھتا دیکھ کر زمل تیزی سے پیچھے ہوئی یوں کہ پیچھے کھڑے صیغم کی پستول کی نال اس کی گردن کی پشت سے آ لگی۔ وہ سن رہ گئی۔

نائل اب کہ دل سے مسکرایا تھا۔ اس نے نظریں ترچھی کر کے مائعزم کو دیکھا جس کی آنکھوں میں بے بسی بھری نفرت ہلکورے لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دوست کو بچاؤ گی نہیں؟" اس کا لہجہ اکسانے والا تھا۔

مائعزم کا خون فشار بلند ہونے لگا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، یکے بعد دیگرے فائر ہوئے۔ پستول ان کے ہاتھوں سے نکل گئے۔ زمل کرنٹ کھا کر ان کے دائرے سے باہر نکلی۔

"چچ چچ، عورتوں کو ہتھیار بناتے ہوئے شرم نہیں آتی؟" آواز کے ساتھ نائل کے پیروں کے پاس فائر ہوا۔ وہ گھٹی چیخ کے ساتھ دو قدم اچھل کر پیچھے ہوا۔

مائعزم نے برق رفتاری کے ساتھ ہکا بکا رہ جاتے صیغم کو دھکا دیا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔

www.novelsclubb.com

زمل دھڑکتے دل کے ساتھ تنے کے ساتھ لگی انہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ بھاگ سکتی تھی لیکن مائعزم کو ان کے بیچ چھوڑ جانے کی کم ظرفی وہ نہیں دکھا سکی۔

اگلے ہی لمحے نائل طیش سے اس پر جھپٹا۔ بازو سے جکڑتے ہوئے پستول کی نال اس کی کنپٹی پر رکھی۔ زمل کو دہکتی سلاخیں بازو میں دھنستی محسوس ہوئی۔ کوئی لاوا سا نسوں میں بھر گیا۔ اس نے تڑپ کر خود کو چھڑانا چاہا مگر گرفت آہنی تھی۔

"اگر تم سامنے نہ آئے، ارتضی تو تمہاری موت یہ لڑکی مرے گی۔" اس کو مزاحمت کو نظر انداز کئے نائل اونچی آواز میں پکارا تھا۔

لمحے کے لئے سناٹا چھا گیا تھا۔ اوٹ سے منظر دیکھتے زیان ارتضی کا سانس رک گیا۔ کنپٹی میں ٹھوکر مارتا درد طیش دلانے لگا۔ وہ شخص کیسے اسے جانتا تھا؟ اس نے بھاری پڑتے تنفس کے ساتھ اس گھٹیا انسان کے چنگل میں بے بس نقاب والی لڑکی کو دیکھا۔ جھلکتی آنکھوں کا کرب اس کی رگوں میں اترنے لگا۔ ریوالور گرا دیا۔

اسے باہر آتے دیکھ کر نائل خباثت سے مسکرایا۔ ہاتھ سر سے بلند کئے اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔ زمل نے دھندلی پڑتی نگاہیں جھکا لیں۔

"اسے باندھو۔" نائل نے صیغم کو اشارہ کیا جو ایک سلگتی نگاہ مائرعزم پر ڈال کر جیب سے نائیلوں کی رسی نکالتے ہوئے زیان کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"پولیس آنے والی ہے، جلدی کرو۔"

زیان کے ہاتھ پیچھے کو جکڑ کر صیغم رسی لپیٹنے لگا۔اس نے لب کو بے دردی سے کچلتے ہوئے درختوں سے جھلکتے آسمان کو دیکھا۔ سر کا درد نگاہوں کو دھندلا رہا تھا۔ اگر وہ ذمہ داری نہ پوری کر سکا...

دشمن کو قید ہوتے دیکھ کر نائل فتح میں چور لمحے کے لئے غافل ہوا۔وہ مسکرا کر صیغم سے کچھ کہنے والا تھا۔بس ایک وہی لمحہ بازی پلٹا گیا۔زمل نے پوری قوت سے کہنی اس کے پیٹ میں دے ماری۔ وہ کراہ کر دہرا ہو گیا۔زمل نے ساری طاقت ہاتھوں میں سمیٹ کر اسے دھکا دے دیا۔وہ درخت سے جا ٹکرایا۔

اسی لمحے میں نائل کی کراہ سن کر صیغم نے بے اختیار سر اٹھایا۔زیان نے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اس کے گھٹنے پر جو گر مارا۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔زیان نے پلٹتے ہوئے بائیں ہاتھ کا مکا اس کے جبڑے پر مارا۔لمحے کے لئے صیغم عابد کی آنکھوں کے آگے تارے ناچ اٹھے۔اگلے ہی لمحے اس نے آنکھیں میچ کر کھولیں اور جبڑے تک آتے اگلے مکے کو مٹھی میں قابو کیا اور ہاتھ مروڑتے ہوئے ایک جھٹکے سے

زیان کو پیچھے کی طرف دھکیل دیا۔ وہ توزان برقرار نہ رکھ سکا اور تنے سے ٹکرا گیا۔ سر میں جیسے دھماکے ہونے لگے۔ آنکھوں کے آگے لمحے کے لئے اندھیرا چھا گیا جسے اس نے سر جھٹک کر رفع کرنا چاہا۔

اسی پل پولیس موبائل کا سائرن گونجنے لگا۔ صیغم کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے بوکھلا کر نائل کو دیکھا جو لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ رہا تھا۔

"نکل یہاں سے۔"

زیان نے ضبط سے انہیں نو دو گیارہ ہوتے دیکھا۔ اگر وہ فائر کرنے کی پوزیشن میں ہوتا تو وہ دونوں آسانی سے ان کے ہاتھ آ جاتے۔

www.novelsclubb.com

زمل کی رنگت سائرن کی آواز سن کر ماند پڑی۔ مائعزم تیزی سے اس کے قریب آئی اور جھک کر ریوالور اٹھاتے ہوئے زیان کو دیکھا۔

"تم زمل کے ساتھ یہاں ٹھہرو۔ میں پولیس کو نپٹا کر آتا ہوں۔" اس نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے کہا۔ چکراتے سر کو سنبھالنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" مائعزم نے تفکر سے پوچھا۔

زمل لب بھینچے اسے دیکھ رہی تھی۔ کچھ تھا جو اسے بے چین کر رہا تھا جسے ظاہر نہ کرنے کی وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

"آئی ایم فائن۔ اگر پولیس نے تم دونوں کو دیکھ لیا تو مشکل ہو جائے گی۔ میرے کال کرنے پر اوپر آ جانا۔ خیال رکھنا۔ کر لو گی؟" وہ درد کی اٹھتی ٹیسوں کو نظرانداز کرتے ہوئے انداز نارمل رکھے پوچھ رہا تھا۔

مائعزم نے ریوالور کا میگزین چیک کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ زیان نے نگاہیں پھیر کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم مل کر دیکھ لیں گے۔"

زمل نے نگاہیں جھکا لیں۔ دل بھر رہا تھا۔ اعظم نے ٹھیک کہا تھا... وہ ان کا ہی بیٹا تھا... وہ ان کی طرح ہی تسلی دیتا تھا۔ وہی سنجیدہ... نرم گرم سا انداز۔

وہ ایک خاموش نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

مائعزم زمل کو اشارہ کرتی جھنڈ کی طرف بڑھ گئی۔وہ پر سکون سی نیم اندھیر جگہ تھی۔بیگ اتارتے ہوئے زمل نے پلٹ کر دیکھا جہاں سے وہ گیا تھا۔

”وہ ٹھیک نہیں تھا۔“

اس کی سرسراتی آواز پر مائعزم بے اختیار چونکی۔ گردن موڑ کر دیکھا۔وہ گھٹنوں کے گرد بازو کا ہالہ بنائے دوسرے ہاتھ سے تنکے اکھیڑ رہی تھی۔

”جانتی ہوں لیکن وہ سخت جان ہے،کچھ نہیں ہوگا۔“اس نے مسکرا کر تسلی دی۔

زمل نے سر جھٹک دیا۔احساسِ جرم بدترین ہو رہا تھا۔

ذرا دور آجانے کے بعد زیان نے آہستگی سے گردن کی پشت کو چھوا۔گیلا سا مائع محسوس ہوا۔انگلیاں سامنے کیں تو خون سے تر ہو چکی تھیں۔اس کا مائیگرین حواس معطل کر رہا تھا لیکن اسے پہلے اس مسئلے کو نپٹانا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھ گیا۔ گھاس کو روندتے ہوئے پتھروں سے ذرا اوپر اونچائی پر پولیس کے اہلکار کھڑے تھے۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ عارب نے ہاتھ ہلایا پھر وہ پلٹ کر پولیس انسپکٹر سے کچھ کہنے لگا۔

زیان سر جھٹک کر مائعزم کو میسج کرنے لگا۔

"جی ہیرو صاحب، دنیا بچالی؟" عارب پتھروں پر قدم رکھتا احتیاط سے اس کے قریب آیا۔ زیان نے بے اختیار سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ پولیس کی گاڑیاں واپس ہو رہی تھیں۔

"ان کو کیا کہا؟" اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے موبائل جیب میں رکھا۔

"یہی کہ سر پھرے انسان کو ایڈونچر کی سوجھتی ہے تو آدھی دنیا کا سانس خشک کروا دیتا ہے۔" وہ فریش موڈ میں اپنے ازلی انداز میں کہہ رہا تھا۔

زیان کو اس کے الفاظ گڈمڈ ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔ نگاہوں کی دھند رفع کرتے ہوئے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"زمل یہاں تک کیسے آئی؟" اس کی خاموشی پر عارب کو حیرت ہوئی تھی۔

"پہنچ کر ساری بات بتاؤں گا۔ ابھی اس کے سامنے زبان قابو میں رکھنا۔" کنپٹی دباتے ہوئے اس نے سرزش کرنا ضروری سمجھا۔

عارب کا موڈ غارت ہو کر رہ گیا۔ کچھ کہنا چاہا جب عجیب سا احساس ہوا۔ اس نے بغور زیان کو دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" پوچھتے ہوئے نگاہ پیچھے پڑی جہاں وہ دونوں آپس میں کچھ کہتے ہوئے ان کی طرف آ رہی تھیں۔ اس نے زیان کو دیکھا تو جیسے ٹھٹک گیا۔ وہ دو انگلیوں سے کنپٹی دباتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ اس کی گردن کی ابھرتی رگیں، بھینچی مٹھی اور پیشانی پر چمکتے قطرے ساری کہانی واضح کر رہے تھے۔

"زیان۔" عارب نے بے اختیار اسے کندھے سے جھنجھوڑا۔

"ٹھیک ہوں۔" بمشکل کہتے ہوئے آواز لرز گئی۔ آنکھیں میچ کر کھولیں۔

www.novelsclubb.com

عارب نے بدقت سے اس کا منہ توڑ دینے کی خواہش کا گلا گھونٹا۔ مائعزم چونک کر تیزی سے آگے آئی۔

"مائیگرین ہو رہا ہے؟"

"نہیں، آئی ایم فائن۔" اس نے ضبط سے کہا۔ "کار میں بیٹھو، اس سے پہلے وہ آ جائیں۔"

مائعزم نے تاسف سے اسے دیکھا پھر زمل کو اشارہ کیا جو ان سے دو قدم پیچھے کھڑی لب بھینچے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"آ جاؤ، زمل۔" وہ آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زیان نے بے اختیار پلٹ کر دیکھا۔ منظر دھندلا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں اترتی نمی دیکھ چکا تھا۔ اس نے لب کاٹا۔

"آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔" اس نے نرمی سے کہنا چاہا۔

سر جھٹکتے ہوئے زمل دو قدم آگے آئی۔

”خون صاف کرلیں۔“اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے اس نے ٹشو بڑھایا۔انداز نارمل سا تھا... مگر وہ ان آنکھوں کا کیا کرتی جو اس سے بغاوت کرتے ہوئے کئی ان کہے جذبے بیان کررہی تھیں۔

زیان نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا پھر ٹشو تھامتے ہوئے سر کو خم دیا۔وہ تیزی سے اس کے برابر سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔

زیان نے گہری سانس لے کر اسے جاتے دیکھا۔اسی احساسِ شرمندگی کی وجہ سے وہ اپنے حواس قائم رکھنے کی کوشش کررہا تھا۔نجانے کیوں مگر وہ اسے پُرملال نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

کار اسٹارٹ کرتے ہوئے عارب نے ایک نگاہ زیان پر ڈالی جو خون آلود ٹشو کو مٹھی میں جکڑے سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا۔

”ہاسپٹل چلیں؟“دھیرے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

”نہیں، کیفے چلتے ہیں۔ وہی کمفرٹیبل رہے گا۔ مائعزم؟“ اس نے آخر میں جیسے رائے مانگی۔

”شیور، مجھے خوشی ہوگی۔“

مسکراکر کہتے ہوئے اس نے زمل کو دیکھا جو بمشکل پھیکا سا مسکرائی۔ ایک نگاہ زیان کے نیم رخ پر ڈال کر گردن کھڑکی کی طرف موڑلی۔ آنکھیں بھیگنے لگیں۔ وہ اسے اس کا باپ یاد دلا رہا تھا... اس کا احساسِ جرم جگا رہا تھا... دل کو بے چین کر رہا تھا۔

اس کے چٹختے اعصاب اب تھکنے لگے تھے۔ تھک کر آنکھیں موندلیں۔

اپنی اپنی سوچوں میں گم وہ سب آنے والے لمحات سے مکمل انجان تھے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

آفندی ہائٹس کے سی ای او کے کمرے میں سگریٹ کی وہی مخصوص بو پھیلی ہوئی تھی۔ اعتزاز سپاٹ انداز میں موبائل کے اسپیکر پر گونجتی آواز سن رہا تھا۔

"وہ آڈیو ایک طرح سے زیان کے پاس پہنچ چکا ہے۔ ہمیں ڈھونڈنے میں اسے لمحہ بھی نہیں لگے گا۔" ملائکہ پریشانی سے کہہ رہی تھی۔

"مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا۔ میرا جو نقصان وہ کر سکتا تھا، اس نے کر دیا ہے۔ تم اپنی فکر کرو۔ کیونکہ اگر تمہارے شوہر کو پتہ چلا تو تمہیں باہر نکالنے میں لمحہ بھی نہیں لگائے گا۔" اس کا انداز بے رحم تھا۔

ملائکہ نے ناگواری سے سنتے ہوئے پہلو بدلا۔

"اگر وہ تم تک پہنچ گیا تو؟"

"تو کیا ملائکہ؟ میرے نزدیک وہ عام سا لڑکا ہے جو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میرا کوئی مفاد اس کے ساتھ نہیں جڑا ہوا۔ یہ تم ہو جسے اس آڈیو کے لیک ہونے سے نقصان پہنچے گا۔ تم اپنی فکر کرو۔"

ملائکہ نے لب کاٹتے ہوئے پیشانی مسلی۔ وہ کس دوراہے پر آ چکی تھی؟

"وہ لڑکی کہاں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ایچ آر کیفے میں۔"

"تو کیا مسئلہ ہے؟ یو ایس بی ہتھیالو۔"

"اتنا آسان نہیں ہے۔" اس نے تلخی سے کہا۔

"کوئی پلان ہے؟"

ملائکہ کے تنے کندھے ڈھیلے پڑے۔ آنکھوں میں طمانیت اتر آئی۔

"بالکل ہے۔" اب کہ وہ کھل کر مسکرائی۔

"تو پریشانی کس بات کی ہے؟" اعتزاز کے انداز میں بیزاری در آئی۔

اگلے چند لمحے خاموشی سرک گئے۔

اعتزاز کی بیزاری ہوا ہوئی۔ وہ دلچسپی سے آگے ہوا۔

"گو کہ تمہارے وار کافی پرانے ہو چکے ہیں، لیکن آئی لائک اٹ۔"

"وار پرانا ضرور ہے لیکن کارگر ہے۔" اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فضا بوجھل ہو چکی تھی۔ پھر سے وہی کھیل دہرایا جانا تھا۔ دیواروں نے یاسیت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

یہ خاک زادے زمین پر کیوں نہیں رہتے؟

☆☆☆☆☆☆☆

فجر کو بیتے کئی لمحے گزر چکے تھے۔ نکھری سی صبح افق پر طلوع ہو رہی تھی۔ ایچ آر کیفے کا مرکزی دروازہ فی الحال بند تھا۔ گول زینے کے اوپر دوسری منزل کے کمرے میں سوائے گھڑی کی چلتی سوئیوں کے کوئی آواز نہیں تھی۔

وہ جائے نماز اٹھاتی سیدھی ہوئی تو موبائل بجنے لگا۔ جائے نماز تہہ لگا کر سائیڈ پر رکھا اور موبائل اٹھالیا۔ نمبر دیکھ کر گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ گہری سانس لیتے ہوئے پک کر لی۔

"السلام علیکم۔" اعظم کا متبسم لہجہ سماعتوں سے ٹکرایا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام۔" دھیرے سے جواب دیتی وہ بیڈ پر بیٹھی۔ نگاہیں سامنے شیشے سے جھلکتے اپنے عکس پر جمی تھیں۔

"کیسا جا رہا ہے ٹور؟"

"ٹھیک، آپ بتائیں، سب کیسے ہیں؟" وہ دو انگلیوں سے دوپٹہ کھول رہی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں، زمل؟" انہوں نے اس کی آواز کی پژمردگی محسوس کرلی تھی۔

"آف کورس، ابو۔ بس تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ وریشہ کے گھر گئی تھی، ابھی واپسی ہوئی ہے۔" وہ سنبھل کر مضبوط انداز میں بولی۔

"چلیں پھر ریسٹ کریں، بعد میں بات کرتے ہیں۔"

زمل نے شکر کا سانس خارج کیا۔ شائد اگر لمبی بات چلتی تو وہ کچھ اور بھی بھانپ جاتے۔ موبائل کان سے ہٹاتے ہوئے اس نے لمحے بھر کے لئے کچھ سوچا پھر وریشہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔ کیچر سے نکلتی الجھی لٹیں چہرے کے گرد ٹھہری تھیں۔

www.novelsclubb.com

”یاد آگیا محترمہ کو؟“ وریشہ کال اٹھاتے ہی برس پڑی۔

”میں نے میسج کیا تو تھا کہ تایا کی طرف جا رہی ہوں۔“ اس نے اطمینان سے وضاحت دی۔

”ہاں تو میں نے کتنی کالز کیں، ایک بھی پک نہیں کی۔ اندازہ بھی ہے کہ میں کتنی پریشان ہو گئی تھی؟“

”اچھا آئی ایم سوری بس وہ مصروفیات میں دھیان نہیں رہا۔“

”کب واپس آؤ گی؟“ اس نے اسی خفگی سے پوچھا۔

زمل لمحے کے لئے اٹکی۔

”ابھی تو تایا کچھ دنوں کا اصرار کر رہے ہیں۔ دو تین دن تو لگ جائیں گے۔“

”آپ یہاں شادی اٹینڈ کرنے آئی ہیں، یاد ہے؟“ اس کا نئے سرے سے پارہ چڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو ابھی ایک ہفتہ ہے نا؟ ریلیکس، پہنچ جاؤں گی۔" وہ محتاط انداز میں کہہ رہی تھی۔

مزید چند جلی کٹی سنا کر وریشہ نے فون رکھ دیا۔

زمل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنا عکس دیکھا۔ بالوں کو کیچر میں باندھے محض چند گھنٹوں میں ہی وہ پژمردہ لگ رہی تھی۔ چند لمحے وہ اپنا عکس دیکھے گئی۔ ذہن کو جکڑتا امر بیل جیسا خیال مزید راسخ ہونے لگا۔

سر جھٹکتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھالیا۔ کیچر اتارتے ہوئے بال کمر پر بکھرتے چلے گئے۔ مسلسل جاگنے کی وجہ سے آنکھیں گلابی پڑ رہی تھیں لیکن نیند جیسے روٹھ چکی تھی۔

وہ فیصلہ کر چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔پردے ہٹے ہوئے تھے جس سے ماحول روشن لگتا تھا۔وہ ڈریسنگ مرر کے آگے کھڑا بال برش کر رہا تھا جب میسج ٹون بجی ۔اس نے رک کر روشن اسکرین کو دیکھا۔نامعلوم نمبر سے آڈیو ریسیو ہوا۔اس کے ابرو اکھٹے ہوئے۔ابھی وہ کھول بھی نہ پایا تھا کہ کال آنے لگی۔کچھ سوچ کر اس نے سبز نشان سوائپ کیا۔

"ہیلو۔"اس کا انداز محتاط تھا۔

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے،عارب۔"سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ ارسم تھا۔انداز مضمحل تھا۔

www.novelsclubb.com

عارب کی پیشانی کی رگیں تن گئیں۔

"جیسے میں سننے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔"اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ زیان اور زمل کے بارے میں ہے۔"

”زمل؟“اس کو لگا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو۔وہ بے اختیار سیدھا ہوا۔وہ زمل کو کیسے جانتا تھا؟ابرو اکھٹے ہوئے۔

”میں نے تمہیں آڈیو بھیجا ہے، سن کر فیصلہ کر لینا کہ کیا کرنا ہے۔“اس نے کال کاٹ دی۔

عارب ناسمجھی سے اسکرین کو دیکھ کر رہ گیا۔اس کا رویہ اتنا گھمبیر کیوں ہو رہا تھا؟

گہری سانس کھینچتے ہوئے اس نے اسکرین کو چھوا۔آواز نکل کر چاروں طرف پھیلنے لگی۔

فضایوں ساکن ہو گئی جیسے کبھی یہاں زندگی کی رمق ہی نہ موجود تھی۔لمحے کے لئے اسے سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔وہ شل رہ گیا تھا۔آنکھوں میں بے یقینی کی لہر اٹھی۔

اعتبار کا خون ہوا... مستقبل کا خوف گہرا ہوا... تکان غالب ہوئی۔

”Not again, Zayan“۔وہ شکست خوردگی سے بڑبڑایا۔

دبے قدموں سے ان کی طرف بڑھتا طوفان...اب پوری شدت سے تباہی مچانے کو تیار تھا۔

☆☆☆☆☆☆

ذہن اندھیروں میں لپٹا، نیند میں ڈوبا ہوا تھا کہ موبائل کی چنگھاڑتی آواز سیاہی کا پردہ چاک کرتی اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ پلکیں جدا کیں، سر بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کہنی کے بل بمشکل اٹھا اور ہاتھ بڑھا کر اسکرین دیکھی۔ نمبر دیکھ کر نیند ایک دم غائب ہوئی۔

"ہیلو۔" اس کی آواز خمار آلود تھی۔ مگر دوسری طرف سنتے ہی اسے زمین و آسمان نگاہوں کے سامنے گھومتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"وہاں سے نکلنا مت۔ میں آرہا ہوں۔" وہ تنبیہ کرتا تیزی سے بستر سے نکلا۔ چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر جو گرز پہنے اور چابیاں اٹھاتا باہر کو لپکا۔ پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔ حالات اندھیر ہوتے جا رہے تھے۔

ایچ آر کیفے میں افراتفری مچی تھی۔ پولیس نے ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ شیشے کی دیوار پر مکڑی کے جالوں کی صورت میں کریک پڑ چکے تھے۔ شیشے کے چمکتے ذرات بکھرے تھے۔ اوپری منزل میں جاؤ تو کمرے میں موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔

صوفے پر پاؤں اوپر کو کئے بیٹھی زمل زرد رنگت کے ساتھ مائعزم کو دیکھ رہی تھی جو لب کو بے دردی سے کچلتے ہوئے ٹہل رہی تھی۔ زمل نے کرب سے آنکھیں بند کرتے ہوئے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔ ذہن میں پندرہ منٹ قبل کی وحشت گھوم گئی۔

وہ ابھی شاور لے کر نکلی تھی جب مائعزم دروازے پر دستک دیتی اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر آنکھوں میں ستائش ابھری۔ وہ عام حلیے میں گیلے بالوں کو کمر پر بکھیرے صبیح لگ رہی تھی۔

"کچھ کھاؤ گی؟" اس کا انداز بے تکلفانہ تھا جیسے وہ دونوں بچپن کی سہیلیاں رہی ہوں۔ جبکہ زمل کو جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔ وہ رسمی سا مسکرائی۔

"نہیں، تھینک یو۔ تم آرام کرو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”میرے ڈیوٹی آورز شروع ہو گئے ہیں۔ کہاں کا آرام؟“اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

”تم اکیلے سب مینج کرتی ہو؟“زمل نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

”آف کورس لیکن اکثر انابیہ بھی مدد کروا دیتی ہے۔اچھا اب تم آرام کرو اور ریلیکس رہو، یہاں...“

مائعزم کے الفاظ لبوں میں ہی رہ گئے جب کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا۔کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔وہ دونوں منجمد رہ گئیں۔چہرے سفید پڑ گئے۔مائعزم تیزی سے باہر کی طرف لپکی۔زمل کے قدم جیسے زمین نے جکڑ لئے تھے۔وہ بمشکل اٹھی اور شدت سے دعا مانگتی باہر آئی۔ریلنگ پر ہاتھ جما کر نیچے دیکھا۔

بکھرے شیشے اور چکنا چور ہوئی کھڑکیاں۔شیشے کے پار اوپن ایریے کا زیادہ برا حال تھا۔زمل کو اپنا سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔دو اور دو جمع چار کرنا مشکل نہیں تھا۔

"زمل۔"

مائعزم کی آواز نے اسے حال میں کھینچا۔اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم پریشان مت ہو، میں نے زیان کو کال کی ہے۔وہ آ رہا ہے۔عارب نے یہاں سیکورٹی تعینات کر دی ہے۔اب کچھ نہیں ہو گا۔" وہ اپنی رو میں تسلی دے رہی تھی جب زمل نے اس کی بات کاٹی۔

"آئی ایم رئیلی سوری مائعزم۔میری وجہ سے تمہارا اتنا نقصان ہو گیا۔مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب ہو جائے گا۔" اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

مائعزم چند لمحے خاموشی سے صوفے پر بیٹھی اداس سی لڑکی کو دیکھتی رہی۔آنکھوں میں کوئی سایہ لہرایا۔

www.novelsclubb.com

"ایک وقت آیا تھا جب میں اکیلی تھی۔تب جیسے حالات سے میں گزری تھی..." اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔"میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں کسی کی مدد سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔جس کو مشکل سے نکال سکی، نکال لوں گی۔"

زمل ڈبڈبائی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔

"ہم تم پر کوئی احسان نہیں کر رہے۔ تم زیان کے لئے اہم ہو، تو یہ ہماری ذمہ داری بن جاتی ہے۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ نرمی سے سمجھا رہی تھی۔

زمل اسے دیکھ کر رہ گئی۔ دل رک کر دھڑکا تھا۔ اہم؟ وہ کیا بھانپ گئی تھی؟

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ اس کے ہاتھ تھپکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ زمل اسکارف چہرے کے گرد لپیٹنے لگی۔

مائعزم نے باہر نکلتے ہوئے دروازہ بند کر دیا اور زیان کی طرف مڑی۔ وہ اسے دیکھ کر سیدھا ہوا۔

"تم ٹھیک ہو اور زمل؟" اس نے تیزی سے پوچھا۔

مائعزم نے ایک نگاہ اسے دیکھا۔ نیند کے خمار سے گلابی ہوتی آنکھوں میں از حد فکرمندی تھی۔ چہرہ ویسے ہی زردی مائل تھا۔ کچھ تھا جو وہ محسوس کر رہی تھی۔

"یہ جگہ سیف نہیں ہے۔ وہ دوبارہ حملہ کر سکتے ہیں، میں رسک نہیں لے سکتا۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"اس کے علاوہ کون سی جگہ ہو سکتی ہے؟"

"انابیہ کے اپارٹمنٹ میں، جو کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر تھا۔ یاد ہے؟"

مائعزم بے اختیار چونکی۔

"گڈ، اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہو گا کیونکہ ہم نے عرصے سے اسے استعمال نہیں کیا تھا۔"

"زیان۔"

وہ کہتے ہوئے بے اختیار رکا۔ نظر پیچھے گئی۔ زمل دروازہ کھول کر باہر آئی۔ یونہی نقاب کئے، اس کے انداز میں کچھ تھا جس پر وہ ٹھٹک گیا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہیں، آپ فری ہیں؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

مائعزم نامحسوس انداز میں پیچھے ہٹ گئی اور سیڑھیاں اترنے لگی۔

www.novelsclubb.com

”کون سی بات؟“

”آپ نے اب تک جو بھی کیا، میں اس کی قدر کرتی ہوں۔ عزت دینے کے لئے بہت شکریہ لیکن اب میں مزید اپنی وجہ سے کسی کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔ آگے میں خود مینج کرلوں گی۔ امید ہے کہ آپ سمجھیں گے۔“

زیان جینز کی جیبوں میں ڈالے خاموشی سے سن رہا تھا۔

”اوکے، کہاں جائیں گی؟“

لمحے کے لئے زمل کو حیرت ہوئی۔ اتنی جلدی کیسے مان گیا؟ مگر کوئی بوجھ تھا جو اس کے کندھوں سے سرک گیا۔ بحث کرنا آج بھی اس کے لئے اتنا ہی مشکل تھا۔ اس نے گہری سانس لی۔

”اپنی دوست کی طرف۔ ہم دونوں اکھٹے پاکستان آئی تھیں۔“

زیان نے سر کو خم دیا۔

”اگر آپ کے دشمن حملہ کریں گے تو آپ کی دوست کی فیملی بھی لپیٹ میں آئے گی، جو کہ اپنی حفاظت نہیں کر پائیں گے۔ پھر کئی سوال بھی ہوں گے، جن کے جواب آپ کو دینے پڑیں گے۔ لیکن یہاں آپ مائعزم اور انابیہ کے ساتھ رہیں گی۔ مزید ہم اپنی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔ میں یا کوئی اور آپ کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔“

زمل خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ وہی تھا جسے دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ اس کے بولنے پر ٹیکس لگتا تھا؟

”میں مینج کرلوں گی لیکن اپنی وجہ سے اتنا نقصان نہیں برداشت کر سکتی۔ اگر کوئی جانی نقصان ہو جاتا تو ذمہ دار میں ہی تھی۔“ وہ تلخی سے بولی۔

”کیا ہم نے آپ سے کچھ کہا؟“ زیان نے تحمل سے پوچھا۔

”ہر بات کہی نہیں جاتی۔ کچھ خود بھی محسوس ہو جاتی ہیں۔ وہ میرا پیچھا کر رہے ہیں، اس لئے...“

"وہ آپ کا پیچھا نہیں کر رہے۔" اس نے بے اختیار بات کاٹی۔ "ہم ایک کیس پر کام کر رہے ہیں، جس سے وہ منسلک ہیں۔ بالواسطہ یا بالاواسطہ وہ میرا تعاقب کر رہے ہیں۔ آپ نے وہاں سے نکل کر ہماری مدد کی ہے کیونکہ جس طرح وہ پیچھا کر رہے تھے، صاف ظاہر ہے کہ ان کے لئے وہ چیز قیمتی ہے۔ سو آپ کی وجہ سے ایک اہم کڑی ہمارے ہاتھ لگ سکتی ہے۔ اس لئے تھینک یو۔"

زمل اسے دیکھ کر رہ گئی۔ کتنی آسانی سے وہ حالات کو اپنی مرضی کی تصویر میں ڈھال گیا۔

"آپ نے پہلی دفعہ ان حالات کا سامنا کیا ہے۔ کسی سے مدد لینا یہاں آپ کو کمزور نہیں کرے گا، کیونکہ آپ ہر دفعہ خود کی مدد کرتے ہوئے سب مینج نہیں کر سکتیں۔ ان کی مدد لے لینی چاہیے جو مدد کر سکتے ہوں۔ مزید، آپ کا اپنے والد تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ ایک دفعہ غیر جذباتی ہو کر سوچ لیں۔"

زمل نے بے بسی سے لب کاٹا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ صحیح کہہ رہا تھا لیکن وہ اپنے اندر کے احساسِ جرم کا کیا کرے؟ جس سے وہ فرار حاصل کرنا چاہتی تھی۔

دل نے اس کی غلط بیانی پر خفگی سے رخ موڑ لیا۔

"آپ جذباتی ہو کر سوچ رہی ہیں۔ جبکہ میں جانتا ہوں کہ بابا..." وہ ایک لمحے کے لئے رکا۔ "آپ کے والد نے ایک دفعہ مجھے میری منزل تک پہنچایا تھا اور اب مجھے اسی احسان کا بدلہ چکانا ہے۔ امید ہے کہ یہ ٹاپک یہاں بند ہو جائے گا۔"

اس کے لہجے میں تحکم نہیں تھا، بس سنجیدگی بھری شائستگی تھی۔

زمل نے سر کو اثبات میں خم دیا۔ آنکھوں میں ابھی بھی وہی تذبذب تھا۔

"مائعزم۔" زیان نے ریلنگ پر ہاتھ جما کر پکارا۔ ہال میں کھڑی مائعزم نے سر اٹھا کر سوالیہ ابرو چکایا۔

"تم بھی ہمارے ساتھ چل رہی ہو۔ یہاں سیف نہیں ہو۔" اس نے کہتے ہوئے زمل کو دیکھا جو سینے پر بازو لپیٹے، سر جھکائے فرش کھرچ رہی تھی۔

اس نے نگاہوں کا زاویہ موڑ لیا۔ اندر اٹھتے احساس سے وہ خود پریشان ہونے لگا تھا۔ گہری سانس فضا کے سپرد کرتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆

چھوٹا سا اپارٹمنٹ گرے دیواروں میں رنگا تھا۔ فضا میں خاموشی سی تھی۔ انہیں یہاں آئے تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ گول میز کے گرد کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ سفید لائیٹس جل رہی تھیں۔ مائعزم سے ساری کتھا سننے کے بعد انابیہ نے گردن موڑی۔

"تو اب ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اس نے زیان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"عارب کا انتظار۔ وہ کچھ بتانا چاہتا ہے۔" موبائل آف کرتے ہوئے اس نے سر اٹھایا۔ انداز نارمل اور چہرہ بے تاثر تھا۔ مائعزم نے نگاہوں کا رخ پھیر لیا۔ اضطرابی انداز میں فائل کا کونا مروڑتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ دھکیلا گیا۔ بے اختیار نگاہیں اٹھیں۔ اندر آتے عارب کا چہرہ سپاٹ تھا۔ فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ کرسی کھینچ کر بیٹھا۔ اس کے پیچھے آتا باسل ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھا۔ زیان بغور ان کے تاثرات جانچ رہا تھا۔

”سب خیریت؟“ انابیہ نے آنکھیں سکیڑیں۔

عارب نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے نگاہ اٹھا کر زیان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ دل بھاری ہوا۔

”ہم مصیبت میں پھنسنے والے ہیں۔“

”ہم پہلے ہی بڑی مصیبت میں ہیں۔“ انابیہ نے جیسے تصحیح کی۔

”شائد نہیں۔“ باسل نے پیچھے کو ٹیک لگاتے ہوئے کندھے اچکائے۔ عارب نے جھک کر کیز دباتے ہوئے آڈیو پلے کیا۔ چاروں طرف آواز گونجنے لگی۔

”جو اس لڑکی کے پاس ہے، وہ ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن جب اس کی کریڈیبیلٹی ہی نہیں رہے گی تو اس کی بات کا کوئی یقین نہیں کرے گا سو آسان سا حل ہے۔“

ملائکہ کی کھنک دار آواز پر زیان کی آنکھوں میں ناسمجھی ابھری۔ چہرے پر بے یقینی پھیلی۔

"زمل اعظم پر اتنا کیچڑ اچھالو کہ لوگ اس کی بات کا یقین ہی نہ کریں۔"

زیان کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔پیشانی کی رگیں تن گئیں۔کوئی لاوا تھا جو اندر ابلتے ہوئے وجود کو جھلسانے لگا۔

"کیسے؟" ایک نئی آواز ابھری۔

"زیان ارتضی کے ساتھ۔" وہ آخر میں معنی خیز انداز میں ہلکا سا ہنسی۔

دبیز سناٹا چھا گیا۔خاموش، جامد، ساکت۔یوں جیسے کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔مائعزم اور انابیہ ہکا بکا سی سن رہی تھیں۔عارب صرف زیان کو دیکھ رہا تھا۔

"وہی کرو جو ارسم خان کی بہن کے ساتھ کیا تھا۔فوٹو شاپ تصویریں اور فیک ای میلز۔وہ ویسے بھی مڈل کلاس لڑکی ہے، ذرا سا زخم ہمیشہ کا ناسور دے جائے گا۔"

زیان کو لمحے کے لئے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا۔ایک بار پھر...ماضی دہرایا جا رہا تھا...رگوں میں جلن سی برپا ہونے لگی۔آنکھوں میں بے بسی بھرا کرب لہرا گیا۔کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنا آسان ہوتا ہے کسی کی عزت نیلام کر دینا؟ کیا اس دنیا میں کوئی قانون نہ تھا؟ اس نے زخمی انداز میں سر جھٹکا۔

"پرسوں میڈیا کو ٹِپ دے دینا۔ بربادی شروع ہو جائے گی۔" ملائکہ کی آواز میں تمکنت تھی۔

"اڑتالیس گھنٹوں بعد؟"

زیان نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔ ساری اذیتیں... تنہائیاں... تکلیفیں جیسے نئے سرے سے عود آئی تھیں۔ عزت کا کھیل پھر شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اب کی بار وار زیادہ گھناؤنا تھا... تکلیف دل کو جکڑ رہی تھی۔

"صبح ایک سیاستدان کا سکینڈل لیک ہوا ہے۔ ابھی اسی کی ہائپ ہے۔ ایسے میں ایک بزنس مین کے بیٹے کی خبر زیادہ نہیں پھیلی گی۔ خاموشی میں گونج زیادہ پیدا ہوتی ہے۔"

اس کے ساتھ ہی ٹوں کی آواز گونجی یعنی آڈیو ختم ہو گیا تھا۔

"زیان۔" مائعزم نے بے اختیار پکارا۔اس نے لب بھینچے سر اٹھایا۔آنکھوں میں سرخی نمایاں تھی۔اس نے عارب کو دیکھا۔

"تمہیں یہ کہاں سے ملا؟" آواز سپاٹ تھی۔

لمحے کے لئے عارب خاموش ہوا پھر گہری سانس لی۔

"ارسم نے بھیجا ہے۔"

زیان کے لب بھینچ گئے۔ذہن میں امڈتے کئی سوالوں کا گلا گھونٹ دیا۔

"لیکن ملائکہ یہ سب کیسے کر سکتی ہے؟ وہ ماموں کو دھوکا دے رہی ہے۔" انابیہ ابھی تک بے یقین تھی۔

زیان نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔دل پھر کٹا تھا۔اسے ملائکہ شروع سے ناپسند تھی لیکن وہ اس حد تک جائے گی، یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔کوئی اعتبار کے قابل کیوں نہیں تھا؟

"یعنی جو تمہارے ساتھ ہوا تھا، وہ ملائکہ نے کیا تھا؟" مائعزم کو یکدم خیال آیا۔

"یہ سب بعد میں سوچیں گے۔ابھی ہمیں کسی طرح یہ سب ہونے سے روکنا ہے۔ایسے نہیں بیٹھ سکتے۔"

وہ ان سب سے بے نیاز سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا۔بے بسی کا احساس سارے زخموں کو ادھیڑ رہا تھا۔وہ اپنی ماں کو نہیں بچا سکا تھا،وہ خود کو نہیں بچا سکا تھا،وہ زمل کو کیسے بچائے گا؟لب کو بے دردی سے کچلتے ہوئے اندر امڈتے خوف کو دبا رہا تھا۔

تبھی کچھ سوچ کر اس نے سر اٹھایا۔

"مجھے زمل سے بات کرنی ہے۔"اس کی آواز سرد تھی۔آنکھوں میں وہی سپاٹ پن اتر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم اور انابیہ نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔عارب نے گہری سانس لی۔

باسل زیر لب مسکرا دیا۔

وہ اس کا یہ انداز پہچانتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیرس پر چھائی دوپہر دم توڑ رہی تھی۔ فضامیں حبس بھی کم تھا۔ وہ آنے والے طوفان سے مکمل انجان سینے پر بازو لپیٹے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ چہرہ خاموش سا تھااور آنکھیں تکان زدہ۔ وہی اندر ابھرتا خلا ساری توانائی نچوڑ رہا تھا۔ آہٹ پر اس نے گردن موڑی اور ہلکا سا مسکرائی۔

"تم تو غائب ہی ہو گئی تھیں۔"

"زیان تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔" مائرم نے نگاہیں چراتے ہوئے کہا۔ زمل کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

"یعنی کچھ گڑبڑ ہے۔"

"وہ لاؤنج میں ہے۔" چوکھٹ سے ہٹ گئی۔ زمل چند لمحے لب بھینچے اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر اٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

نقاب کی گرہ پیچھے کو کستے ہوئے وہ لاؤنج میں آئی۔دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی...کوئی بدترین سا احساس دل کو چھو رہا تھا یوں جیسے کوئی طوفان بے قابو ہونے والا تھا۔

لاؤنج میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک گونج رہی تھی۔وہ صوفے پر بیٹھا اضطرابی انداز میں کنپٹی مسل رہا تھا جب قدموں کی آہٹ ابھری۔سر جھکائے گہری سانس لیتے ہوئے ہمت مجتمع کی۔وہ جو پہلے نہیں کر سکا تھا،وہ اب کرنا تھا۔

"مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے۔"سر اٹھایا تو وہ مقابل صوفے پر بیٹھ رہی تھی۔اس کی بات پر سر کو خم دیا۔

"وہ لوگ آپ کے پیچھے کیوں ہیں؟"بے لچک انداز میں پوچھ رہا تھا۔رف حلیے میں وہ پژمردہ لگ رہا تھا۔بال بے ترتیبی سے بکھرے تھے۔تاثرات تنے ہوئے تھے۔

زمل نے لب کاٹتے ہوئے گہری سانس لی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ جتنے مختصر لفظوں میں سب سنا سکتی تھی، سناتی گئی۔ زیان نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ معاملہ اتنا گہرا ہے۔ آپ کو پہلے بتانا چاہیے تھا۔"

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ انہوں نے مجھے دیکھ لیا تھا۔" ڈوبتے دل کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔ اسے اپنی کمزوری نہیں عیاں کرنی تھی۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" چند لمحوں بعد اس نے آہستگی سے پوچھا۔

زیان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ پریشان تھی لیکن ظاہر نہیں کر رہی تھی۔ فیصلہ کرنے میں لمحہ لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس سارے میں معاملے میں میرے فادر کی وائف انوالو ہیں۔ سٹیپ مام۔" اس نے ضبط سے گہری سانس لی۔

زمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"وہ آپ کو ٹارگٹ کر رہی ہے۔اس یو ایس بی میں کچھ ایسا ضرور ہے جو وہ نہیں چاہتی کہ کوئی سنے۔اس لئے اس نے کچھ پلان کیا ہے۔آئی ایم سوری فار دیٹ۔" اس نے آخر میں نظریں چراتے ہوئے دھیرے سے کہا۔

"فار واٹ؟" زمل نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

الفاظ زیان کے لبوں سے آزاد ہوئے۔اس کی سماعتوں سے ٹکرائے، دماغ نے پروسیس کئے اور پھر اندر باہر سناٹا پھیل گیا۔دل کسی منجدھار میں بری طرح ڈوبا تھا ایسے کہ سانس لینا مشکل ہو گیا۔اسے اپنا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا۔وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

"ہمارے پاس چوبیس گھنٹے ہیں، زمل۔ہم کچھ کر لیں گے، ٹرسٹ می۔" اس نے بے بسی سے کہا۔اذیت اپنی حدوں کو چھو رہی تھی۔

اس لمحے دونوں کی حالت ایک سی تھی۔ تکان زدہ، شکست خوردہ، خوفزدہ۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیا کریں گے؟" زمل کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔ زیان نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔

"ہم وسیلہ بنائے جائیں گے۔ مجھے یقین ہے۔" اس نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔

پل کے لئے سب ساکن ہو گیا۔ مجسم یقین جیسے استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔ زیان ارتضی کو یقین تھا؟

زمل کو علم ہی نہیں ہوا کہ اس نے آگے کیا کہا تھا، وہ کب وہاں سے گیا تھا۔ اس کے ارد گرد سب سن تھا۔ ساکت اور جمود کا شکار۔

کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس نے نقاب کھینچ کر اتارا۔ نگاہیں جھکا کر اپنے سیاہ عبایے کو دیکھا۔ اس پر کیسے تہمت لگائی جاسکتی ہے؟

وہ ساری زندگی کانٹوں سے بچتی آئی تھی، اس کے سامنے خارزار کیسے آگیا تھا؟

وحشت میں ڈوبی آنکھوں سے خاموش آنسو لڑھکنے لگے۔

www.novelsclubb.com

وہ بغیر کسی کلیو کے بند گلی کی طرح کے حالات میں خود کو کیسے بچائے گی؟

لب کپکپا اٹھے۔رنگت زرد پڑنے لگی۔دل کے ٹکڑے روح کو چھلنی کر رہے تھے۔

اس پر لگی تہمت اس کے باپ کو سر اٹھا کر جینے کے قابل نہیں چھوڑے گی۔

درد بڑھ رہا تھا۔لبوں سے بے اختیار سسکی نکلی۔سینے میں دبی سسکیاں چیخوں میں بدلنے کے لئے بے تاب تھیں۔

وہ بدکردار ہو گی،اس کی بہنیں اس کی وجہ سے طنز و طعنوں کے نشتر سہیں گی۔

سسکیاں ہچکیوں میں بدل گئیں۔چہرہ ہاتھوں میں چھپائے اس کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تنہا تھی۔بالکل اکیلی... تہی داماں اور ویران۔

☆☆☆☆☆☆☆

"تم نے چوبیس گھنٹے کیوں کہا؟"عارب ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

”میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی اذیت کا دورانیہ لمبا ہو اور وہ دو دن کانٹوں پر گزارے۔“ پیشانی مٹھی پر ٹکائے، اس کے سرخ پڑتے چہرے پر بے بسی تھی۔

”زیان ہم ایسے نہیں بیٹھ سکتے، کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔“ انابیہ پریشانی سے بولی۔

”کیا کروں؟ انہیں بس پکچرز چاہیئں کسی کو تباہ کرنے کے لئے۔ چٹکیوں کا تو کام ہے۔“ اس کا انداز تلخ تھا۔ آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ سب تہس نہس کر دے۔

مائعزم نے ایک اندر تک اترنے والی نگاہ اس پر ڈالی۔ آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔ یہ مشکل ہونے والا تھا مگر اسے یہ کرنا تھا۔ وہ اسے مزید ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

”اب تم لوگ مجھے سنو گے۔“ اس نے بلند آواز میں کہا۔ انداز میں تحکم در آیا۔

لمحے کے لئے گہری خاموشی چھا گئی۔ وہ کرسی گھسیٹ کر زیان کے مقابل بیٹھی۔ کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے وہ آگے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میرے سوال کا جواب دو۔"

نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے زیان نے سوالیہ ابرو چکائی۔

"لکیر کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے؟"

زیان نے اسے یوں دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔اس کا اپنا ذہن خالی ہو رہا تھا۔

"تم..."

"زیان، جواب۔" مائعزم نے زور دیتے ہوئے کہا۔اس نے ضبط سے گہری سانس لی۔

"اس سے لمبی لکیر کھینچی جاتی ہے۔"

"بالکل۔" اس نے سر کو خم دیا۔ "تمہیں ایسی گیم کھیلنی ہے، جس سے ان کی چال کی اہمیت کھو جائے۔کچھ ایسا جس سے انہیں اپنا مہرہ بڑھانا بیوقوفی لگے۔وہ یوں بے بس ہوں کہ پکچرز پبلک کرنا اور نہ کرنا برابر ہو جائے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انابیہ بے اختیار سیدھی ہوئی۔ چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے بوکھلا کر عارب کو دیکھا جو نا سمجھی سے مائعزم کو دیکھ رہا تھا۔ یعنی وہ نہیں سمجھا تھا۔ اف۔

"مطلب؟" زیان نے ابرو اکھٹے کئے پوچھا۔

"مائعزم، نہیں پلیز۔" انابیہ نے بے اختیار اسے روکنا چاہا۔ اسے زیان کا علم تھا، مائعزم کا بھی پتہ تھا۔ دونوں کی کہانی جانتی تھی۔ وہ یہ کیسے کر سکتی تھی؟ اس کا دل جیسے ڈوب گیا۔

"مسئلہ تمہارا اور زمل کا ہے، رائٹ؟" اس نے انابیہ کی بات کو نظر انداز کر دیا۔ "لیکن ایک صورت میں مسئلہ نہیں رہے گا۔"

"مجھے اچھا لگے گا، اگر تم ڈائریکٹ بتا دو۔" عارب نے تنگ آ کر کہا۔

مائعزم نے گہری سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"زمل سے نکاح کر لو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گرے دیواروں والے گھر نے ساری آوازیں اپنے اندر کھینچ لیں۔ تنفس یوں ساکن ہوئے تھے جیسے کبھی یہاں سانس کی رمق موجود ہی نہ تھی۔

انابیہ نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔ عارب اور باسل ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔ وہ کچھ کہنے کے قابل نہ رہے تھے۔

مائعزم تیزی سے دھڑکتے دل کو نظرانداز کرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جس کے تاثرات پل میں بدلے تھے۔

کتھئی آنکھوں میں لمحے کے لئے بے یقینی ابھری جو برہمی میں ڈھل گئی۔ چہرہ سرخ پڑنے لگا۔ اس نے بمشکل خود کو بھڑکنے سے روکا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں خود علم ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟" اس نے ضبط سے پوچھا تھا۔

"زیان، ایک دفعہ ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔ صرف یہی ہے جو تم دونوں کو بچا سکتا ہے۔"

"نو وے۔" وہ ہتھے سے اکھڑ گیا۔ "کوئی اور راستہ ہوگا۔"

"ہو سکتا ہے، لیکن وہ اتنے کم وقت میں نہیں نکلے گا۔" باسل نے ٹھنڈے انداز میں کہا۔مائعزم نے تشکرانہ سانس خارج کی۔ کوئی تو اس کی بات کو سمجھا تھا۔

"ایک لمحے کے لئے رک کر اس کے نتائج کے بارے میں سوچو۔ میں ایسے کسی کو اپنی زندگی میں نہیں گھسیٹ سکتا۔" اس کے اندر لاوا ابل رہا تھا۔ عجیب سی گرمی محسوس ہو رہی تھی۔ مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔

"اگر پکچرز آؤٹ ہو گئیں تو ان کے نتائج کے بارے میں سوچو۔ تمہیں زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اس لڑکی کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔" مائعزم نے رسان سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"میں اس حق میں نہیں ہوں لیکن..." انابیہ نے گہری سانس لی۔ "مائعزم ٹھیک کہہ رہی ہے۔ یہی واحد راستہ ہے۔"

"یہ نہیں ہے۔" کچھ تھا جو دل کو زخمی کر رہا تھا۔ یہ سب غیر متوقع تھا۔ ذہن جذب نہیں کر پا رہا تھا۔

"تم اتنا سوچو کہ اگران کا پلان بدل گیا... اگر انہوں نے اڑتالیس گھنٹوں کا انتظار نہ کیا اور کل ہی سب لیک کر دیا تو تم کیا کرو گے؟"

زیان نے لب کاٹتے ہوئے سر اٹھایا۔ کتھئی آنکھوں میں شدید بے بسی تھی دور کہیں زخمی پن بھی۔

"تم لوگ سب جانتے ہو... میرا ماضی... میرے آسیب... میری سیاہی... وہ لڑکی یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی۔ جو خود کو نہ بچا سکے، وہ کسی کو نہیں بچا سکتا۔ میں اسے کوئی سیکیورٹی نہیں دے پاؤں گا۔"

اس کا مدھم انداز شکستہ خوردہ تھا۔ مائعزم نے بے اختیار لب کاٹا، دل نئے سرے سے زخمی ہونے لگا۔ باسل نے گہری سانس لے کر افسوس سے اسے دیکھا۔ مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں اترا... وہ کسی روشنی کو تھامنے پر آمادہ نہیں لگتا تھا۔

"اس رشتے کو قائم رکھنا ہے یا نہیں، یہ تم دونوں بعد میں سوچنا۔ فی الحال اس طوفان سے نمٹنے کے لئے جو بھی کرنا پڑے، ہمیں کر گزرنا چاہیے۔" انابیہ نے نرمی سے سمجھانا چاہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زیان لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔ کوئی اس کی اذیت کو نہیں محسوس کر سکتا تھا جو بے حساب ہو رہی تھی۔ کوئی اس کا خوف نہیں بھانپ سکتا تھا جو بے کراں ہو رہا تھا۔ کوئی اس شدت کو نہیں جان سکتا تھا جو زخموں میں اٹھ رہی تھی۔

"کیا یہ اتفاق ہے؟" عارب کی پر سکون آواز گونجی۔

وہ سب بے اختیار چونکے یوں جیسے اسے فراموش کر چکے ہوں۔ زیان نے نظریں ترچھی کیں۔ وہ کرسی سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے یہ سب اتفاق نہیں لگ رہا۔" اس نے اطمینان سے کندھے اچکا دیئے۔ باسل نے پیچھے ہوتے ہوئے پر سکون انداز میں انگلیوں کو اسٹریچ کیا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم نے گہری سانس فضا کے سپرد کر دی۔

"آفندی کے آلہ کار نے دھماکے کی نشاندہی اسلام آباد میں کی تھی۔ ہم سب کو اسلام آباد کے لئے نکلنا پڑا۔ زمل چار سالوں بعد پاکستان آئی تھی اور مائعزم سے ہی ٹکرائی۔ ہمیں ملائکہ کے پلان کے بارے میں پہلے سے پتہ چل گیا۔ اور یہ تو تم ہی

کہتے تھے کہ دنیا میں کچھ بھی اتفاق نہیں ہوتا، سب پہلے سے پلان شدہ ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

زیان لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔ حقائق... حالات... اس کا ذہن سب حقیقت کا واضح رُخ دکھا رہے تھے۔ یہ دل تھا... جو راضی ہو کر بھی نہ راضی تھا... جو اپنے مستقبل کے خوف کو وجہ بنا کر پیچھے ہٹ رہا تھا... حالانکہ وہ موجزن لطیف سا جذبہ تو اب بھی تلاطم خیز تھا۔

"یہ اتفاق نہیں ہے، زیان۔ قسمت نے تم دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا ہے۔" وہ آہستگی سے آگے ہوا اور تھکی آنکھوں میں جھانکا۔ "تمہیں نہیں لگتا کہ اعظم مصطفیٰ کے احسانوں کا بدلہ چکانے کا وقت آگیا ہے؟"

ہر دلیل، ہر بہانہ، ہر حجت دم توڑ گئی۔ اس کے تنے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔ دماغ نے دل کو قائل کر لیا تھا... وہ جھک گیا... قسمت کے آگے سر تسلیمِ خم کر دیا... وہ نام اس سے کچھ بھی کروا سکتا تھا۔ اس نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں۔

اس کے پاس کوئی آپشن نہ رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا۔پردوں کی درز سے ہلکی سی روشنی پھوٹ رہی تھی۔اس نے سلام پھیرا۔ہاتھوں میں خفیف سی لرزش تھی۔چند پل وہ جائے نماز کو دیکھتی رہی۔

اس کا زعم تھا کہ اس نے خود کو بدل لیا ہے۔

دل خوف کے اندھیرے میں یوں ڈوب رہا تھا کہ سب ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

اسے لگا تھا کہ اب کوئی اسے کنڑول نہیں کر سکتا۔

پلکیں لرز اٹھیں۔آنسو آنکھوں سے پھسلتے لڑھکنے لگے۔

لیکن نہیں...وہ آج بھی ایک عام سی لڑکی تھی۔

لب کپکپانے لگے۔چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا۔

تنہا،اکیلی اور شکست خوردہ۔

وہ سسک اٹھی۔ہچکیوں سے وجود لرزنے لگا۔

وہ مضبوط نہیں ہوئی تھی۔ وہ خود کو نہیں بچا سکی۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے، اللہ؟ آپ کو علم ہے نا کہ میں نے کچھ نہیں کیا پھر بھی آپ کے انسان ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" وہ بلک رہی تھی۔ اس کی برداشت ختم ہو رہی تھی۔ کسی ریت کی دیوار کی طرح وہ بکھر گئی تھی۔ وہ ڈھے چکی تھی۔

"ایسے نہیں کریں، اللہ۔ پلیز مجھے ایسے نہ آزمائیں۔"

وہ کیسے لوگوں کے طعنے اور استہزائیہ نگاہیں برداشت کرے گی؟ وہ کیسے اپنی براءت ثابت کرے گی؟

زندگی نے کس موڑ پر لا کھڑا کیا تھا؟

www.novelsclubb.com

کوئی دھند سی تھی جو چاروں طرف چھانے لگی۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے تنہا سسک رہی تھی۔ دل وہ جو پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو رہا تھا۔ خوف رگوں کو جھلسا رہا تھا۔ تبھی جیسے ذہن میں مدھم سی شبیہ بننے لگی۔ ایک احساس سا دماغ میں اترا۔ خیال دل کو چھو کر گزرا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ فوٹوشاپڈ تصویروں اور فیک ای میلز کو لیک کریں گے۔"

وہ اپنی جگہ پر بیٹھی رہ گئی۔ وہ الفاظ جو گھنٹہ پہلے اس کی روح کے پرخچے اڑا گئے تھے... وہی الفاظ اب ذہن میں اترے تو مردہ ہوتا احساس پھر جی اٹھا۔ یوں جیسے دوبارہ زندگی کی نوید سنادی گئی ہو۔ دل بری طرح دھڑکا۔ آنسو رک گئے۔

وہ غلط تھی... اس نے لرزتے ہاتھ کی پشت سے چہرہ رگڑا... پہلے اس کی تہجد نے اسے بچایا تھا... اور اب بھی اس کو بچانے کا وسیلہ زمل اعظم ہی بنی تھی...

اس نے خود کو بچالیا تھا... بس ادراک دیر سے ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بریدہ میں چھائی دوپہر اپنے جوبن پر تھی۔ دو منزلہ گھر میں بے نام سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس کا احترام کرتے ہوئے اگر تم دبے قدموں سے اندر آؤ تو دائیں کمرے کا دروازہ ادھ کھلا تھا۔

”صاحبزادے کو دس دن بعد فون کرنے کا یاد آگیا؟“اعظم کال پک کرتے ہوئے مصنوعی برہمی سے کہہ رہے تھے۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھوں میں سکون سا تھا۔

”مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔“دوسری طرف زیان کا انداز تکان زدہ تھا۔ان کے ابرو اچھنبے میں اکھٹے ہوئے۔

”سب ٹھیک ہے؟“

زیان نے گہری سانس لیتے ہوئے بمشکل ہمت مجتمع کی۔اس لمحے اسے احساس ہوا کہ اس سے زیادہ مشکل اسے کبھی نہ ہوئی تھی۔زمل کے باپ کو سب بتانا بہت کٹھن تھا۔

اگلے لمحے بہت خاموشی سے پر سکون زندگی کو تلپٹ کرتے پگھل گئے۔وقت نے اپنی سوئیوں کے ذریعے سماعتوں میں زہر انڈیل دیا تھا۔خاک زادہ برف ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔" خاموشی طویل ہوئی توزیان نے بے اختیار پکارا۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

اعظم مصطفی کی گویا ساری دنیا تہس نہس ہو گئی تھی۔ ذہن اس سب کو جذب نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ شدید بے یقین تھے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" ان کی آواز کانپ رہی تھی۔ ان کی بیٹی کے ساتھ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ اس کی اذیت ان کا دل کاٹ رہی تھی۔ چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔

"بابا، کام ڈاؤن۔ آپ یہ سوچیں کہ وہ محفوظ ہے۔ اس کے ساتھ کچھ نہیں ہوا۔ وہ انابیہ کے گھر پر ہے۔" وہ انہیں تسلی دینے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ انداز میں بے بسی تھی۔

"مجھے اس سے بات کرنی ہے۔" ان کا ذہن خالی ہو رہا تھا۔ ہاتھوں میں لرزش تھی۔

www.novelsclubb.com

"پہلے آپ میری بات سنیں۔" اس نے تیزی سے انہیں روکا۔ "میرے پاس راستہ ہے۔"

اعظم کے کال کاٹتے ہاتھ رک گئے۔

"کون سا راستہ؟" ان کا لہجہ لڑکھڑا رہا تھا۔

زیان کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے الفاظ ختم ہو رہے تھے۔ اگر انہیں سب بتانا مشکل تھا تو یہ اس سے بھی زیادہ مشکل ترین تھا۔

"میں زمل سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔" بھاری تنفس میں اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا تھا۔ اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اعظم کیسے ری ایکٹ کریں گے؟ اگر انہوں نے کوئی غلط مطلب نکال لیا تو وہ کیسے وضاحت دے گا؟

اعظم کا دل جیسے لمحے کے لئے رک گیا تھا۔ گردشِ وقت تھم گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”میرے ذریعے ہمارا نکاح پبلک ہو گیا تو ان تصویروں اور ای میلز کی کوئی حیثیت نہیں رہ جائے گی۔ایک لمحے کے لئے ٹھہر کر سوچیں۔یہ ضروری ہے۔ایک دفعہ مجھے یہ سب روکنے دیں۔پھر آپ کی مرضی۔“ وہ انتہاؤں کا بے بس لگ رہا تھا۔

”تم... تم یہ کرو گے ؟“ انہوں نے جیسے بے یقینی سے پوچھا۔

”آپ کے لئے، ہمیشہ۔“ سارے خوف بھلاتے ہوئے اس کا انداز مضبوط تھا۔

اعظم کی آنکھوں کے کنارے گیلے ہونے لگے۔کندھے جھکنے لگے۔خاموش آنسو چہرے پر لڑھک گئے۔وہ کیسے اپنے رب کی عطا کا حساب دیں گے ؟

”زیان۔“ وہ کچھ نہیں کہہ سکے تھے مگر بہت کچھ کہہ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور اسے اپنے سارے جواب مل گئے تھے۔اس نے تکان سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔

”آپ کو کوئی ایشو تو نہیں ہے نا؟“ اس نے پھر سے تصدیق چاہی تھی۔

وہ اسے کیا بتاتے کہ وہ ہمیشہ سے یہی چاہتے تھے۔ مگر اس خواہش کی تکمیل کا راستہ اتنا بھیانک ہو گا، یہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ لیکن بلندیاں چڑھتے ہوئے پاؤں تو ضرور زخمی ہوتے ہیں نا۔

"اس صورت میں وہ سب آؤٹ نہیں ہو گا؟ ہے نا؟" انہوں بھیگی آواز اور ضبط سے بھاری ہوتے لہجے میں پوچھا۔ جذبات چھپا لیے۔ خواہش کی تکمیل ہونا مخفی رکھا۔

"ان شاءاللہ۔" وہ بس یہی کہہ سکا۔ یقین دلانے کی پوزیشن میں نہیں تھا، بھروسہ اسے خود بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے منظور ہے۔"

مقابل کے کندھوں سے جیسے بوجھ سرکا تھا۔ کئی گھنٹوں کی اذیت کے بعد دل میں سکون کی لہر اٹھی۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے گہری سانس لی۔ "زمل سے بات آپ کریں گے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ جلدی ہو گا۔ قبول کرنے میں وقت لگے گا لیکن ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ اگر میں کہوں گا تو اس حال میں وہ کچھ بھی سوچ سکتی ہے جو میں نہیں چاہتا۔ آپ کر لیں گے؟"

"وہ مان جائے گی۔"

"اوکے، لیکن ایک وعدہ کریں۔ آپ اس کے سامنے ہمت رکھیں گے۔ میں جتنا کر سکتا تھا، میں نے کیا۔ لیکن اس کی اصل طاقت آپ ہیں، سو آپ نے ہمت نہیں ہارنی۔ آپ کا حوصلہ اسے مضبوطی دے گا۔ بھروسہ رکھیں۔" اپنی اندر کی توڑ پھوڑ چھپاتے ہوئے وہ رسانیت سے کہہ رہا تھا۔

اعظم نے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑیں۔

"میں تمہیں اپنی امانت دے رہا ہوں، زیان۔ پلیز سب سنبھال لینا۔ میں اسے نہیں کھو سکتا۔" ان کا انداز شکستہ تھا۔ دل کی کرچیاں آنکھوں میں بسی تھیں۔

www.novelsclubb.com

”میں نے ابھی تک آپ کی امانت سمجھ کر ہی اپنا فرض ادا کیا ہے، بابا۔ آگے بھی جو کر سکتا ہوں، کروں گا۔“

وہ مان... وہ بھروسہ... وہ یقین۔ اس لمحے اعظم کو احساس ہوا کہ کیسے انسان کی گئی نیکیاں اسے بچا لیتی ہیں۔ انہوں نے کال کاٹ دی۔ وہ مزید کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہ تھے۔ ضبط سے موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ زمل سے بات کرنے سے پہلے انہیں اپنے رب سے مدد مانگنی تھی۔ وہ رستہ مانگنا تھا جو ان سب کے لئے بہتر تھا۔

انہیں پہلی پناہ رب کے پاس ڈھونڈنی تھی... وہی اصل پناہ گاہ ہے... جس کے بعد ہر خوف عدم ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

اترنے والی شام ان کی زندگیوں کو نیا رخ دینے والی تھی۔ وہ سیڑھیوں پر تنہا بیٹھا تھا۔ خالی نگاہوں سے درختوں کی باڑ کو دیکھتا غائب دماغ لگ رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر

پہلے اس نے اعظم سے بات کی تھی۔انہیں تسلی دی تھی لیکن اب خود کو کیسے بھروسہ دلائے؟

مردہ دل جیسے راکھ میں تبدیل ہو رہا تھا۔

زندگی میں لازمی کوئی ایسا ہونا چاہیے جو تب راستہ دکھائے جب سب تباہ ہوتا محسوس ہو رہا ہو۔اس نے یاسیت سے سوچا۔زندگی میں شائد کبھی اس نے اتنی تنہائی محسوس نہ کی تھی۔

بغیر سوچے سمجھے اس کی انگلی اسکرین پر کھلے کال لاگ کو اسکرول کرنے لگی۔'ایم' کے خانے میں آکر وہ رک گیا۔حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا۔گیلی نگاہیں اسکرین پر چمکتے لفظ پر جمی تھیں۔

ممی...

وہ اسکرین کو چھونے ہی والا تھا جب ذہن میں وہی زہریلا کوندا لپکا۔

"تم میرے لئے مر چکے ہو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہمت دم توڑ گئی۔ تنہائی کے پنجے گہرے ہونے لگے۔ ایک بے اختیار سا آنسو چہرے پر پھسل گیا جسے اس نے سختی سے رگڑ دیا۔ موبائل آف کرتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر نیلے آسمان کو دیکھا۔

اندھیروں میں راستہ دکھانے والا۔

جواب واضح تھا۔ حقیقت تھا۔ روشن تھا۔

لیکن اس نے نگاہیں چرا لیں۔ پلٹنے کے لئے بہت ہمت چاہیے ہوتی ہے جو فی الحال اس میں نہیں تھی۔

''بیٹھ سکتا ہوں؟'' باسل کی آواز نے سکوت توڑا تھا۔ زیان نے بنا گردن گھمائے سر کو خم دیا۔ نگاہیں درختوں کے پتوں پر جمی تھیں۔

''پریشان ہو؟'' وہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔ رخ ذرا سا موڑے وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

''کیا نہیں ہونا چاہیے؟'' اس کا انداز خالی سا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اٹس سمپل۔ تم فوکسڈ نہیں ہو۔" باسل نے کندھے اچکائے۔ زیان نے نگاہیں پھیر کر اسے دیکھا۔

"تمہیں تمہارا گول ہی نہیں پتہ کہ تم نے کرنا کیا ہے۔" اس نے جیسے زور دیا۔

زیان نے گردن سیدھی کرلی۔ چند لمحے خاموش رہا۔

"مجھے زمل کو بچانا ہے۔ میں بابا کو اس ذلت سے بچانا چاہتا ہوں، جس سے میں خود کو اور اپنی ماں کو نہیں بچا سکا تھا۔ مجھے ملائکہ کو روکنا ہے، وہ ڈیڈ کو بھی نقصان پہنچائے گی۔ ان میں سے کسی پر میں گو اپ نہیں کر سکتا۔ تم کہہ رہے ہو کہ مجھے نہیں علم کہ میں کیا کر رہا ہوں۔" اس نے سر جھٹکا۔

"تمہیں سب کو بچانا ہے، تمہیں کون بچائے گا؟" اسے دیکھتے ہوئے باسل نے آہستگی سے سوال کیا۔

زیان پل کے لئے کچھ کہنے کے قابل نہ رہا۔ آنکھوں میں بہت کچھ زخمی ہوا تھا۔ وہ خود اس سب میں کہاں کھڑا تھا؟ ذات جیسے کسی دوراہے پر تھی۔ اذیت سِوا ہوتی

www.novelsclubb.com

جا رہی تھی۔ تنہائی روح میں اترتی دل کو مردہ کر رہی تھی۔ تکان ایسی کہ ہمت جواب دینے لگی تھی۔

”ان سب کے راستے تم تک آ رہے ہیں۔ تم خود کو بچا لو، باقی سب خود ہی محفوظ ہو جائیں گے۔ اٹس سمپل۔“ اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

”اٹس ناٹ۔ یہ گیم کھیلنا اتنا آسان نہیں ہے۔ وہ لڑکی میری ذمہ داری ہے۔ ذمہ داری نبھانا اتنا آسان ہوتا تو ہر کوئی کر لیتا۔“ اس نے تلخی سے کہا۔

”تمہارا مسئلہ نکاح ہے، آئی کین انڈرسٹینڈ۔“ باسل نے سر کو خم دیا۔ ”لیکن یہ صرف ابھی کے لئے ہے۔ اس کے بعد تم اپنے فیصلوں میں آزاد ہو۔“

زیان نے بے اختیار تردید کرنا چاہی لیکن پھر رک گیا۔ گردن موڑ کر ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

”کہنا آسان ہے۔“ اس نے سر جھٹکا۔

"تمہاری فیلنگز انوالو ہیں؟" باسل بے اختیار چونکا۔ آنکھیں سکیڑے جیسے اسے پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا جس کی ذات روزِ اول کی طرح آج بھی گہری تہوں میں لپٹی محسوس ہو رہی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں ہیں۔" وہ چڑ گیا۔

"پھر مسئلہ کیا ہے؟"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آئی ایم فائن۔ میں نے بابا کو کال کی ہے۔ وہ زمل سے بات کریں گے پھر دیکھتے ہیں۔" اس نے بات سمیٹ دی۔ باسل نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے سر جھٹکا۔

درختوں کے سرسراتے پتوں نے دلچسپی سے اسے دیکھا پھر اوپر کمرے کی بالکونی کی طرف جہاں پردے برابر ہونے کی وجہ سے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

بیڈ سے ٹیک لگائے وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ وہ ابھی تک ادراک کے پل کے زیرِ اثر تھی۔ گلابی آنکھیں متورم تھیں۔ آنسو ابھی بھی پلکوں پر ٹکے تھے۔ دل

www.novelsclubb.com

پرسکون تھا مگر کوئی خوف کی لہر تھی جو اسے خود میں دوڑتی محسوس ہو رہی تھی۔

ضروری نہیں کہ جو اس نے سوچا، ویسا ہی ہوگا۔

موبائل کی بیل نے اسے خیالات سے باہر کھینچا تھا۔اسکرین پر جلتے بجھتے نام کو دیکھ کر پل کے لئے سانس رک گیا۔آنسو تیزی سے لڑھکنے لگے۔دل سسکنے لگا۔اس نے تڑپ کر موبائل اٹھایا۔

"ابو۔" بے بسی سے کانپتی آواز اور اذیت سے چور لڑکھڑاتے لہجے میں اس نے پکارا تھا۔

دوسری طرف اعظم کو اپنا وجود جھلستا محسوس ہوا۔اس کے انداز کی بے قراری وہ محسوس کر گئے تھے۔

"زمل، آپ ٹھیک ہیں نا بیٹا؟" ان کی آواز لرزا ٹھی۔

ان کی آواز سن کر زمل نے بمشکل ہاتھ لبوں پر جما کر سسکیاں روکیں۔آنکھیں بھرنے لگیں۔اسے اپنی ساری اذیتیں انہیں بتانی تھی۔وہ تھک گئی تھی، ایک وہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مرد تھا جو اس کا اصل سائبان تھا۔ جس کی چھاؤں سے نکلنے کے بعد وجود اندر تک جھلس گیا تھا۔ اسے کوئی مضبوط لڑکی نہیں بننا تھا۔ وہ بس اپنے ابو کی بیٹی تھی، اب اور کچھ نہیں چھپانا تھا۔

"آپ نے مجھ سے کیوں چھپایا تھا بیٹے؟" انہوں نے زخمی انداز میں پوچھا تھا۔

زمل کے آنسو رک گئے۔ دل کسی کھائی میں گرتا چلا گیا۔ بے یقینی آنکھوں میں لہرائی۔

"آپ کو پتہ چل گیا؟" اسے اپنی آواز ڈوبتی محسوس ہوئی۔

"مجھے آپ سے پتہ لگنا چاہیے تھا، زمل۔" انہوں نے شکوہ کناں انداز میں کہا۔ "دو دن آپ نے ایسے گزارے اور مجھے بتانا تک مناسب نہ سمجھا؟"

"میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔" آنسو پھر چہرے پر لڑھکنے لگے۔

اعظم نے تحمل سے اس کی بات سنی اور غصے کو دبا گئے۔ فی الحال انہیں اسے حوصلہ دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتے ہیں نا.... میں بے قصور ہوں۔ یہ لوگ پھر بھی مجھے سیٹ اپ کر رہے ہیں۔ میں نے کچھ نہیں کیا، ابو۔ آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نا؟" بے ربط انداز میں کہتے ہوئے وہ رو پڑی۔ سارے خوف باہر آ گئے۔ ساری مضبوطی بھاپ بن کر اڑ گئی۔

"مجھے اپنے آپ سے زیادہ آپ پر بھروسہ ہے، بیٹا۔ مجھے پتہ ہے کہ میری بیٹی نے کچھ نہیں کیا۔" اس کی سسکیاں ان کی ہمت توڑنے لگی۔ ذات ریزہ ریزہ ہونے لگی۔

وہ ویسے ہی سسک رہی تھی۔ اڑتالیس گھنٹوں کی اذیت جان نکال رہی تھی۔

"زمل، ریلیکس۔ میری بات سنیں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ کچھ بھی آؤٹ نہیں ہوگا۔ سب نارمل رہے گا۔ کام ڈاؤن۔" وہ بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے اسے تسلی دے رہے تھے۔ یہ کیسی بے بسی تھی کہ وہ اس کے پاس نہیں تھے؟

"ایسا نہیں ہوگا۔ وہ مجھے برباد کر دیں گے، ابو۔" وہ ویسے ہی رو رہی تھی۔

"وہ زیان کے ساتھ آپ کو مشہور کریں گے، میں جانتا ہوں لیکن یہ رک سکتا ہے۔اس کا حل ہے۔ریلیکس ہو کر میری بات سنیں۔"انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اسے سمجھائیں۔

"آپ روک سکتے ہیں؟" وہ لمحے کے لئے تھم گئی تھی پھر بے یقینی سے پوچھا۔آواز ہنوز کانپ رہی تھی۔

"آپ کا اور زیان کا نکاح اس سب کو روک سکتا ہے۔"چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انہوں نے آہستگی سے کہا۔

زمل اعظم ساکت رہ گئی۔بہتے آنسو رک گئے۔دل جمود کا شکار ہوتا برف ہونے لگا۔

"ابو۔" وہ اتنی ششدر تھی کہ کچھ کہہ ہی نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں، یہ بہت اچانک ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے، زمل۔ آپ کے نکاح کے بعد کسی بھی چیز کا آؤٹ ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھے گا۔" وہ بے بس انداز میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"آپ اس کے آگے جھکیں گے؟" اس نے جیسے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"زیان نے خود کہا ہے۔"

دل کسی بھنور میں ڈوبتا اپنی دھڑکن کھو گیا۔ تنفس بھاری پڑنے لگا۔ اندر باہر جیسے سناٹا چھا گیا۔

وہ قربان ہو رہی تھی یا وہ خود کو وار رہا تھا؟ ذات برف ہوتی جمود کا شکار ہونے لگی۔

"زمل۔" خاموشی طویل ہونے پر انہوں نے بے اختیار اسے پکارا۔

"وہ یہ کیوں کرے گا؟" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا اعتراض اٹھائے۔ نامحسوس انداز میں مٹھی بھینچ رکھی تھی۔

"یہ معانی نہیں رکھتا۔"

www.novelsclubb.com

”رکھتا ہے، ابو۔ وہ میرے لئے کیوں اپنی قربانی دے رہا ہے؟“ بے بسی کے تحت آواز لرز گئی۔ ”کوئی اور راستہ بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ...“

”آپ کو اس کی نیت پر شک ہے؟“ انہوں نے اس کی بات کاٹ کر مستحکم انداز میں پوچھا۔

اور یہاں زمل اعظم کے الفاظ بھاپ بن کر اڑ گئے۔ اس نے آنکھیں میچ لیں۔ بند آنکھوں کے پار کئی منظر لہرا گئے۔ سب ملمع ہو سکتا تھا لیکن کنتھیٔ آنکھوں کا اضطراب اور ان میں جھلکتا احساس، فریب نہیں تھا۔

”کیا کہیں اس نے آپ کو کچھ منفی محسوس کروایا؟“ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

”نہیں۔“ اب کی بار اس کی آواز پست تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو انکار کا حق ہے لیکن اس کی نیت پر شک کر کے آپ مجھے ہرٹ کریں گی۔ وہ میرا بیٹا ہے، زمل۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔" ان کا انداز بے حد مضبوط تھا جس میں گزرے سالوں کا مان بھی تھا۔

ان کا آخری جملہ اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔ وہ اسے جانتے تھے... وہ اس کے لئے جانتے بوجھتے کوئی غلط فیصلہ نہیں کریں گے۔

اس نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں۔ کمرے میں پھیلا اندھیرا وجود پر حاوی ہونے لگا۔

"مجھے آپ پر بھروسہ ہے، ابو۔" اس نے تکان سے خود کو کہتے سنا۔

www.novelsclubb.com

اعظم نے لب بھینچتے ہوئے گہری سانس لے کر سب خدا کے سپرد کر دیا۔

"یہ سب ختم ہو جائے پھر جو آپ چاہیں گی، وہی ہو گا۔" انہوں نے اسے یقین دلایا تھا۔

زمل خاموشی سے سنتی رہی۔ کال بند کر کے وہ آہستگی سے سیدھی ہوئی۔ چند لمحے پردوں کی درز سے پھوٹتی روشنی میں سجدے کی جگہ کو دیکھتی رہی۔

"تو آپ نے میرے لئے یہ پلان کرر کھا تھا۔" وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔ دل یوں خالی ہو رہا تھا کہ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ جلتی آنکھوں کو بند کر کے سر بیڈ سے ٹکا دیا۔

کتنی ہی دیر وہ وہاں بیٹھی رہی۔ جب شام کے سائے گہرے ہونے لگے تو اس کا موبائل بج اٹھا۔ نام دیکھتے ہی اس نے بے اختیار لب کاٹا۔ تاثرات لمحے میں بدل گئے۔ دل عجیب سے انداز میں دھڑکا۔ چند لمحوں بعد اس نے کال اٹھالی۔

"آپ فری ہیں؟" بغیر کسی سوال کے زیان نے سیدھے انداز میں پوچھا۔

"جی۔" اس کی آواز زکام زدہ تھی۔

"کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔"

"اوکے، آرہی ہوں۔" وہ کال بند کرتی اٹھ گئی۔ گہری سانس لے کر ہمت مجتمع کی اور عبایہ نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

لان پر چھائی شام گہری ہو رہی تھی۔ مغرب میں کچھ وقت باقی تھا۔ وہ نقاب کی گرہ کستی باہر آئی۔ پلر سے ٹیک لگائے زیان بے اختیار سیدھا ہوا۔ نگاہیں چرالیں۔ زمل نے بخوبی اس کا انداز محسوس کیا۔

آہستہ آہستہ سب تحلیل ہونے لگا۔ وہی زرکاری روشنی چہار سو چھانے لگی۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ کو ناگوار گزرا ہو گا۔" جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ سنجیدگی سے سامنے دیکھتا کہہ رہا تھا۔

زمل پلر سے ٹیک لگائے، سینے پر بازو لپیٹے خاموشی سے سر جھکائے سن رہی تھی۔ اس کی بات پر بے اختیار کچھ کہنا چاہا پھر رک گئی۔ سر مزید جھکالیا۔ دل پھر روٹھ گیا۔ وہ مسلسل اس کے جذبات نظرانداز کر رہی تھی۔

"یہ سب قبول کرنا، آپ کے لئے مشکل ہے لیکن اس وقت شائد یہی ضروری ہے۔ میں آپ کو کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا سوائے اس کے کہ جو میرے بس میں ہوا، میں وہ کروں گا۔" کہتے ہوئے دھیرے سے نگاہیں پھیریں۔ "کیا آپ مجھے موقع دیں گی؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایمبر آنکھیں بے اختیار اوپر کو اٹھیں۔ لمحے کے لئے وہی روشنی سرمئی پن میں حلول کر گئی۔ وہ جیسے اسے پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اسرار مخفی تھے۔

"آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟" اس نے دھیرے سے پوچھا۔

زیان نے گہری سانس لے کر سر جھٹکا۔

"یہ ہمدردی نہیں ہے، احسان بھی نہیں ہے۔ اس بات کو بھول جائیں کہ میں ترس کھا کر یہ سب کر رہا ہوں، یہ میری اپنی مرضی ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ کوئی ستائیس سال کے مرد کو اتنا بڑا فیصلہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔"

اس کے سنجیدہ انداز میں عجیب سی نرمی تھی جو زمل کے لئے نئی تھی۔ اس کا انداز ہمیشہ سنجیدہ، شستہ لیکن دوٹوک ہوتا تھا۔ آج کچھ مختلف لگا تھا۔

"تو پھر؟" وہ جیسے اسے جاننا چاہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لمحے کے لئے زیان خاموش ہوا۔ نظروں کا رخ پھیر لیا۔ چند لمحے سر سراتے پتے بے چینی سے انہیں دیکھتے رہے۔ زمل ہنوز اس کے چہرے کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ یونہی سامنے دیکھتا رہا پھر گہری سانس لی۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ محفوظ رہیں۔"

اب کہ زمل ہلکا سا چونکی۔ کچھ تھا اس کے انداز میں جو وہ محسوس کر گئی۔ کچھ ایسا جو اس کے دل کو چھو گیا۔

"آپ کے والد نے جو مجھ پر احسانات کئے ہیں، وہ آپ کی سوچ ہے۔ اتنا تو آپ کو علم ہو گا ہی کہ میں ان سے کتنا مخلص ہوں۔ میں یہ سب کچھ صرف بنتِ اعظم کے لئے کر رہا ہوں۔ یہ وضاحت آپ کے لئے کافی ہونی چاہیے۔" اس نے جیسے باور کروادیا تھا۔ اب مزید بحث کی گنجائش نہیں تھی۔

زمل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"اگر آپ کو بھروسہ نہیں ہے تو..."

www.novelsclubb.com

”مجھے اس وقت صرف آپ پر بھروسہ ہے۔“ تیزی سے...بے اختیار...بغیر کسی ارادے کے اس کے لبوں سے پھسلا۔اگلے ہی لمحے وہ چپ ہوئی۔اپنے الفاظ سماعتوں میں اترے تو نظریں جھکا لیں۔نقاب تلے چہرہ گلابی پڑنے لگا۔دل کے احساسات چھپا لینا اتنا بھی آسان نہیں تھا۔

زیان نے چونک کر اسے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرا دیا۔کندھوں سے جیسے کوئی بوجھ سرک گیا۔زمل وہ مسکراہٹ نہیں دیکھ سکی جس میں عجیب سی بے نام طمانیت تھی۔

”آپ راضی ہیں؟“ اس نے تصدیق چاہی۔

زمل نے بنا کچھ کہے سر کو خم دیا۔اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ہمت وہ نہیں رکھتی تھی۔زیان نے گہری سانس لی۔

”میں نے آپ کے والد سے آپ کو بحفاظت پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔مجھے میرا وعدہ نبھانے دیں۔اس کے بعد آپ جو فیصلہ کریں گی،وہ مجھے منظور ہو گا۔“ اس کے مضبوط لہجے میں اٹل یقین دہانی تھی۔

لمحے کے لئے زمل کی دھڑکنوں میں تلاطم پیدا ہو گیا۔اس نے نگاہیں اٹھائیں۔

"تھینک یو۔"آہستگی سے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے، میں خود کو بچا رہا ہوں۔" بے نیازی سے کندھے اچکائے۔"آپ ابھی یہیں رہیں گی۔ باقی مراحل بعد میں طے کریں گے۔"

وہ بنا اسے دیکھے آگے بڑھ گیا۔

زمل نے آنکھوں میں آئی نمی اندر اتارتے ہوئے اسے جاتے دیکھا۔اگر وہ اس کی قسمت میں تھا تو دنیا کی کوئی شے اسے روک نہیں سکتی تھی۔اس کے راستے ٹکرا چکے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

مغرب کے بعد شام رات میں بدلنے لگی۔مائعزم نے دستک دیتے ہوئے دروازہ دھکیلا۔اسکارف لپیٹے وہ خاموش لگ رہی تھی۔ہیزل آنکھوں میں مبہم سا تاثر تھا۔ بالوں کو کیچر میں جکڑتی زمل نے رک کر اس کا عکس دیکھا پھر پھیکا سا مسکرائی۔

”تم ٹھیک ہو؟“ وہیں چوکھٹ سے ٹیک لگائے اس نے نرمی سے پوچھا۔ زمل نے بالوں میں آخری دفعہ برش پھیرا اور سر کو خم دیا۔ دھلا دھلایا چہرہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔ سیاہ ٹراؤزر پر سفید سادہ لمبی قمیض میں ہم رنگ دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹ رہی تھی۔ آنکھوں کی سرخی ابھی تک قائم تھی۔

”یہ سب اچانک ہوا ہے، تمہیں برا تو نہیں لگا؟“ مائعزم بغور اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی یوں جیسے اسے پڑھنا چاہ رہی تھی۔ زمل تکان سے مسکرا دی۔

”پہلے مجھے اس ہوٹل میں بچالیا گیا تھا پھر تم سب کا ساتھ عطا کیا گیا۔ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو میں کب کی ہمت ہار چکی ہوتی۔ اب اگر مصیبت آئی تو حل بھی مل گیا ہے۔ اس سب کے بعد میرے پاس اکڑنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔“ وہ سکون سے کہتے ہوئے ہاتھوں پر لوشن مل رہی تھی۔ یہ وہ جواب تھا جو وہ زیان ارتضیٰ کو نہیں دے سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

مائعزم چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹکتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔زمل اسے دیکھتے ہوئے کاؤچ پر بیٹھی۔انگلیاں چٹخاتے ہوئے بمشکل اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

مائعزم ایک میرون تہہ شدہ دوپٹہ نکال لائی اور کاؤچ پر رکھتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھی۔

"تمہارے لئے یہ سب مشکل ہے، میں سمجھ سکتی ہوں۔اس وقت ایک لڑکی کو سب سے زیادہ ضرورت اپنے باپ کی ہوتی ہے۔تم انہیں مس کرو گی لیکن میں چاہتی ہوں زمل..."اس نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔زمل گیلی پڑتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم مجھے اپنی بہن سمجھو۔یقین کرو کہ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔کل تک سب ٹھیک ہو جائے گا۔"اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما۔"تم اسے نہیں جانتیں لیکن میں جانتی ہوں۔ محض دو دنوں میں مجھے احساس ہو گیا کہ وہ تمہارے لئے بہترین آپشن ہے۔دل سے قبول کرلو۔"

زمل نے نگاہیں جھکا لیں۔ نمی اندر اتار لی۔ کہا کچھ نہیں۔ مائعزم نے دوپٹہ کھولتے ہوئے اس کے گرد ڈال دیا۔ میرون سیاہ موتیوں سے سجا دوپٹہ سر پر گرتا اسے ڈھانپ گیا۔ زمل کو نجانے کیوں اپنا دل کٹتا محسوس ہوا۔

"نکاح خواں آ گئے ہیں۔" مائعزم اٹھ کھڑی ہوئی۔ "ریلیکس رہنا۔ سب ٹھیک ہے۔"

زمل وہیں بیٹھی رہی۔ نگاہیں جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ اپنی قسمت کی لکیروں کو جانچنا چاہا۔ دل بھر رہا تھا۔

"ابو۔" اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے بے آواز پکارا تھا۔ کئی آنسو چہرے پر لڑھک گئے۔

وہ اپنوں سے دور اکیلی اور تنہا تھی۔ اس کے نصیب کا موڑ اسے تھکا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوپٹے کی جھری سے اسے نکاح خواں اپنے سامنے بیٹھتے دکھائی دیئے۔ بائیں طرف بیٹھی مائعزم نے تسلی آمیز انداز میں اس کا ہاتھ تھپکا۔ زمل نے لب کاٹتے ہوئے کپکپاہٹ روکنے کی کوشش کی۔

کل کا سورج نجانے اس کے لئے کون سی اذیت لانے والا تھا۔ رسوائی کا خوف روح میں کرچیاں اتار رہا تھا۔

نکاح خواں اب اس سے اس کی مرضی پوچھ رہے تھے۔ زمل نے لمحے کے لئے رک کر اپنے اندر چھائے سناٹے کو محسوس کرنا چاہا۔

(زیان ارتضیٰ...وہ جو اسے نقاب میں بھی پہچان لیتا تھا۔)

"قبول ہے۔" اس کے لبوں سے آہستگی سے آزاد ہوا۔ پلکوں میں لرزش تھی۔

اپنے باپ سے دور وہ ایک ایسے شخص سے بندھنے جا رہی تھی جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔

زمل نے آنکھیں بند کر لیں۔ گرم مائع سے چہرہ بھیگنے لگا۔ سوال دہرایا جا رہا تھا۔

(وہ جو کوئی رشتہ نہ رکھنے کے باوجود اس کے لئے سب کر گزرا تھا۔)

"قبول ہے۔" لب پھڑ پھڑائے۔

"اپنے رب پر اتنا تو اعتماد ہونا چاہیے کہ اس کے فیصلوں پر یقین ہو۔" وہ دو سال پہلے حرا کو سمجھا رہی تھی۔

زمل اعظم کو سب سن ہوتا محسوس ہوا۔ آنسو رک گئے۔ وہ کیوں بھول گئی تھی کہ کوئی اس سے، اس کی ذات سے زیادہ محبت کرتا تھا۔ وہ جو ہمیشہ اس کے لئے احسن فیصلے کرتا آیا تھا۔ تاریکی میں جب کوئی اس کے ساتھ نہیں تھا، تب بھی روشنی اسی نے دکھائی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

زیان ارتضیٰ اس کے رب کا فیصلہ تھا، اس سے زیادہ کوئی بہترین نہیں ہو سکتا تھا۔

(وہ جس کی ذات کے ساتھ تحفظ کا احساس جڑا تھا... جو عزت کرنا جانتا تھا۔)

ایک سکون سا اس کے رگ و پے میں اترتا چلا گیا۔ وجود کو گھیرے سیاہی مدھم ہونے لگی۔ ایک گہری سانس کھینچ کر خارج کرتے ہوئے اس نے ساری کلفت زائل کی۔

"قبول ہے۔" اب کہ وہ ہلکے کندھوں کے ساتھ دل سے بولی تھی۔ متورم آنکھوں میں سکون اتر آیا تھا۔

ابتدا ہو گئی تھی، اب انتہا تک پہنچنا لازم تھا۔

☆☆☆☆☆☆

رات کا سناٹا گہرا ہونے لگا۔ اپنی تمام تر سیاہی سموئے اندھیرا بڑھ رہا تھا۔ وہ ڈریسنگ مرر کے آگے کھڑا جیکٹ کی زپ چڑھا رہا تھا جب دروازہ دھکیلتے ہوئے عارب اندر داخل ہوا۔ زیان نے رک کر اسے دیکھا اور سوالیہ ابرو چکائی۔

"تم سے بات نہیں ہو سکی تھی، سوچا اب فری ہیں۔" وہ وضاحت دیتا صوفے پر بیٹھا۔

"کون سی بات؟" وہ گیلے بالوں کو برش کرتے ہوئے پیچھے کر رہا تھا۔ چہرہ زرد اور ستا ہوا تھا۔ آنکھیں رت جگے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"آگے کیا کرنا ہے؟"

"میں نے باسل سے کہہ دیا ہے۔ میرے نکلتے ہی وہ نکاح کی خبر پبلک کر دے گا۔"

"تم کہاں جا رہے ہو؟" عارب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"فجر سے پہلے زمل کے ساتھ ایک مخفی سپاٹ پر۔ وہ فرسٹریٹیڈ ہو کر اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی کو علم ہو۔"

"اس مخفی سپاٹ کو میں جانتا ہوں؟"

"میں سعودیہ جانے سے پہلے وہیں رکا تھا۔ تم نہیں جانتے۔"

عارب نے سر کو خم دیا۔ نگاہیں اٹھائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے انداز کی تھکن وہ محسوس کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تھوڑی دیر آرام کر لو۔ تم دو دن سے نہیں سوئے۔ یہ مائیگرین شدید ہو جائے گا۔" وہ بے اختیار اس کا مضمحل چہرہ دیکھ کر بولا۔

زیان ہلکا سا چونکا۔ نگاہ اٹھا کر اپنے عکس کو دیکھا۔ زرد... تکان زدہ... بے چین سا عکس۔ اس نے بے دلی سے نفی میں سر ہلا دیا۔ نیند عام حالات میں اس پر مہربان نہیں ہوتی تھی تو اس صورت حال میں ویسے ہی حرام ہو گئی تھی۔

عارب نے بے اختیار گہری سانس لی۔

"میں ویسے کچھ اور پوچھنے آیا تھا۔"

"جانتا ہوں۔" وہ اب بیڈ پر بیٹھا جھک کر تسمے باندھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عارب نے مسکرا کر سر جھٹکا۔ چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔

"تمہیں کیا چیز ڈسٹرب کر رہی ہے؟" اس نے آہستگی سے پوچھا۔ زیان کی گرہ لگاتی انگلیاں تھم گئیں۔ سوال پوچھنے والا با سل نہیں تھا اور جو تھا وہ اپنی اہمیت نہیں

جانتا تھا۔انداز مختلف تھا،وہ پہچان گیا تھا۔گہری سانس لے کر اس نے گرہ لگائی اور سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ صوفے پر پیچھے کو ٹیک لگائے،بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کوئی ایک چیز نہیں ہے۔"اس نے مدھم انداز میں اعتراف کیا۔

"سب سے زیادہ کیا ہے؟"

زیان چند لمحے خاموش رہا۔کتھئی آنکھوں میں بے بسی اترنے لگی۔

"پہلے ممی اس سب سے میرے لئے گزریں اور مجھے کبھی احساس ہی نہ ہوا۔ میرے ساتھ بھی یہی کیا گیا اور میں کچھ نہیں کر سکا تھا۔اب پھر یہ سب دہرایا جا رہا ہے۔زمل کو لگتا ہے خبر کل آؤٹ ہونی ہے لیکن کل کچھ بھی نہیں ہے۔وہ جو بھی کریں گے،پرسوں کریں گے۔کیا گارنٹی ہے کہ میں اب روک لوں گا؟"

"تم روک لو گے۔نہ روک پاتے تو یہ ذمہ داری تم پر نہ ڈالی جاتی۔ڈیٹس اٹ۔"اس نے نرمی سے کہتے ہوئے کندھے اچکا دیئے۔زیان اسے دیکھ کر رہ گیا۔کاش کہ کرنا بھی اتنا ہی آسان ہوتا۔اس نے سر جھٹکا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور؟" عارب نے بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

زیان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں کوئی تاثر تھا کہ عارب ٹھٹک گیا۔ عجیب سا احساس ہوا تھا۔

"میں کسی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ کوئی بھی لڑکی ہوتی، میری کمزور بن جاتی۔ میں اپنا انجام جانتا ہوں، میری بربادی اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ مجھے ہمیشہ سے علم تھا۔زمل وہ آخری لڑکی تھی جس کے بارے میں یہ سب سوچ سکتا تھا۔وہی ہوا جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔"

عارب ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں چاہتا کہ میری قسمت کی تباہی اس پر اترے۔میری بربادی فقط میری ہونی چاہیے۔" اس کا انداز مدھم اور شکستہ سا تھا۔وہ نہ بھی دکھانا چاہے لیکن اب وہ تھکنے لگا تھا۔

عارب اسے دیکھ کر رہ گیا۔دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

"کیا گارنٹی ہے کہ جو میرے ساتھ ہوا، وہ مجھ سے جڑے لوگوں کے ساتھ نہیں ہوگا۔ تمہیں مجھ سے شکوہ تھا کہ میں بتائے بغیر سعودیہ چلا گیا۔ میں اپنی جنگ تنہا لڑنا چاہتا تھا، عارب۔ مجھے کسی کو شامل کر کے خطرے میں نہیں ڈالنا تھا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آگے جو بھی ہوگا، وہ بہت سخت ہونے والا ہے۔" وہ شیشے کی کھڑکی کے پار دیکھتا مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔ آنکھوں میں خفیف سی اذیت تھی۔

"یہ سب تم سوچ رہے ہو، ضروری تو نہیں ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ فضول مت سوچا کرو۔" اس نے جیسے اسے جھڑک دیا۔ زیان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"اب جاؤ، تمہاری مسز انتظار کر رہی ہوں گی۔" عارب نے اپنی ٹون میں واپس آتے مسکراہٹ دبائے کہا۔

"اگر نارمل حالات ہوتے تو ضرور کر رہی ہوتی۔ مگر ابھی وہ یہی چاہتی ہوگی کہ میں سامنے بھی نہ آؤں۔" اس نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"میں کبھی کبھی تمہارے دشمنوں کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ انہیں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارنے کا موقع ملے گا۔ تم اسی قابل ہو۔" عارب کے سر پر لگی تلوں پر بجھی۔ کوئی انسان اتنا نیگیٹو کیسے سوچ سکتا ہے؟

زیان نے گردن موڑ کر اس کا انداز دیکھا پھر سر جھٹکتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کب نکلنا ہے؟" عارب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"فجر سے تھوڑی دیر پہلے۔ تم سب سنبھال لینا۔" وہ ہدایت دیتے ہوئے رکا جیسے کچھ یاد آیا ہو۔ عارب نے فرصت سے اسے دیکھتے ہوئے ابرو چکائے۔

"اور؟" اس نے جیسے اسے اکسایا تھا۔

www.novelsclubb.com

زیان نے گہری سانس لی۔

"میں سب سے کٹ آف رہوں گا۔ تم سب کا خیال رکھنا۔"

"ہم چاروں اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں۔ ڈونٹ وری۔" اس نے متانت سے کہا۔

"عارب۔" زیان نے تحمل سے اسے دیکھا۔

"یار اتنی فکر نہ کرو۔ ہم چاروں محفوظ ہیں۔ ماموں کے بارے میں شیور نہیں ہوں، ملائکہ کا کوئی بھروسہ نہیں ہے نا۔" عارب نے سوچتے ہوئے کہا۔ "اوہ ہاں، ممانی جان بھی اکیلی ہیں، کیا معلوم غصے میں تمہارے دشمن ادھر کا ہی رخ کر لیں۔"

زیان نے ضبط سے گہری سانس لی۔

"ان کا ایس پی بھانجا یہیں ہوگا۔"

"جب ان کے بیٹے کو پروا نہیں ہے تو بھانجے کو کیوں کرنی چاہیے؟" عارب نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا تھا۔

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عارب نے اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے جاتے دیکھا۔ اس کے الفاظ ذہن میں لہرائے تو مسکان ماند پڑ گئی۔

"تمہیں زندہ رہنا ہے... ایک عمر تک۔" وہ آزردگی سے بڑبڑایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

اسٹڈی میں سفید روشنیاں بکھری تھیں۔ شیشے کی کھڑکی سے ٹیک لگائے مائعزم اندھیری رات میں ٹمٹماتے تاروں کو دیکھ رہی تھی۔ خوبصورت آنکھیں خاموش تھیں۔ قدموں کی آہٹ پر گردن موڑی توانابیہ ٹرے میں مگ رکھے اندر داخل ہوئی۔ ٹیبل پر اس کا مگ رکھتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

''بوائز کہاں ہیں؟'' وہ کاؤچ پر اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے بولی۔

''باسل گھر جا چکا ہے، عارب فائل اسٹڈی کر رہا ہے اور زیان باہر ہو گا۔'' وہ ویسے ہی گردن موڑے باہر دیکھ رہی تھی۔ انابیہ نے بغور اسے دیکھا۔

''وہ زمل کے ساتھ اپنے کسی مخفی سپاٹ پر جا رہا ہے۔ جس سے ہم لاعلم ہیں۔''

مائعزم بے اختیار چونکی۔ لب کاٹتے ہوئے سر جھٹک دیا۔ کہا کچھ نہیں۔ انابیہ کی آنکھوں میں تاسف امڈ آیا۔

''تم نے ایسا کیوں کیا مائعزم؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

''کیسا؟''اس نے آگے ہو کر اپنا مگ اٹھالیا اور مستفسرانہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

''میں ہمیشہ تم دونوں کو ساتھ دیکھنا چاہتی تھی۔''اس کی آواز میں اداسی تھی۔مائعزم نے ابرو چکا کر اسے دیکھا۔

''تمہاری اپنی غلطی تھی۔میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔''

''تمہاری آنکھیں بولتی تھیں۔''

کافی کا گرم مائع مائعزم کے حلق کو جلا گیا۔آنکھوں میں پانی بھر گیا۔گردشِ کائنات تھمتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''تم ایسا کیسے کر گئیں،مائعزم؟''وہ اداسی سے پوچھ رہی تھی۔''اپنی محبت کون ایسے وار دیتا ہے؟''

مائعزم نور کو اپنا وجود نذرِ آتش ہوتا محسوس ہوا۔ہیزل آنکھوں میں بے یقینی کا احساس لہرا گیا۔

''تم نے مجھ سے اپنی فیلینگز چھپائیں،یہ اچھا نہیں تھا۔''

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"انابیہ۔" اس نے اڑی رنگت کے ساتھ اسے دیکھا۔

"تم نے اعتراف نہیں کیا لیکن تمہیں خود سے کرنا چاہیے تھا۔" وہ اپنی رو میں کہہ رہی تھی۔

"انابیہ عثمان۔" مائعزم نے سختی سے اسے روکا۔ اس کی زبان کو بریک لگی۔ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا بولے جا رہی ہو؟ تمہیں احساس ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟" اس کے چہرے پر برہمی تھی۔

انابیہ نے حیرت سے اس کے کرخت تاثرات پرکھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں زیان سے..."

"نہیں ہے مجھے کوئی محبت۔" اس نے درشتی سے اس کی بات کاٹی۔ چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

انابیہ نے ذرا الجھ کر اسے دیکھا۔اس کا یہ انداز وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔اس کی ہیزل آنکھوں کا زخمی تاثر محسوس کرتے ہوئے وہ ٹھٹک گئ۔

''مجھ سے پوچھے بغیر تم نے کیسے سب فرض کر لیا؟''آواز آنسوؤں سے بوجھل ہونے لگی۔

''کیا کہہ رہی ہو،مائعزم؟''انابیہ کو واقعی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

''میں ہمیشہ محتاط رہی تھی۔''اس نے اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔''ایک فاصلہ اور ایک حد ہمیشہ باقی رکھی تھی۔''

بے نام سی اداسی فضا میں پھیلنے لگی۔

''ہم دونوں کبھی دوست تھے ہی نہیں،انابیہ۔احسان کا رشتہ تھا اور ایک طرح سے کولیگز تھے۔اس نے اپنی حدود کا احترام کیا تھا اور میں اپنے دائرے میں رہی تھی۔میں نے کبھی اس کے بارے میں یہ سب نہیں سوچا جو تم سب نے اخذ

www.novelsclubb.com

کر لیا۔ میری سائیڈ جانے بغیر تم نے اتنی بڑی بات سوچ لی؟" اس نے زخمی انداز میں پوچھا۔

انابیہ پیچھے کو ٹیک لگائے ابرو اکھٹے کئے اسے دیکھ رہی تھی۔ ایک عرصے سے عکس دکھاتا وہ آئینہ فریب تھا۔

"میں اس میں اپنے بھائی کی شبیہ ڈھونڈتی تھی۔ وہ مجھے حازم جیسا لگتا تھا، انابیہ۔"

ایک خاموش سا آنسو چہرے پر لڑھک گیا۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ آنکھوں میں بہت سے تاثرات ابھرے۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی۔

"وہ حازم نہیں ہو سکتا لیکن میرے لئے وہ حازم جیسا ہے۔ پھر بھی میں اس سے فرینک نہیں ہوئی، ہم دونوں کبھی پرسنل نہیں ہوئے۔ وہ یہ سب جانتا ہے اور اس بات کا احترام کرتا ہے۔ لیکن تم نے اپنی مرضی کی کہانی کا من پسند رخ دیکھا۔"

اس کی آنکھوں میں اذیت پنہاں تھی۔

انابیہ نے اس سے پہلے اسے اتنا شکستہ نہیں دیکھا تھا۔ اسے بے اختیار ندامت ہوئی۔

"مجھے اس کی تکلیف پر اذیت ہوتی ہے، جیسے حازم کے لئے ہوتی تھی۔اس کا دور جانا خوف زدہ کر دیتا ہے جیسے حازم کو کھونے کا احساس جان نکال دیتا تھا۔لیکن میں نے اسے کھو دیا اور میں جانتی ہوں کہ زیان بھی جلد یا بدیر یہی کرے گا۔وہ بھی میری زندگی سے چلا جائے گا کیونکہ ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے۔" پانی کے گرم قطرے چہرے پر پھسلتے ہوئے اسکارف میں جذب ہو گئے۔

"آئی ایم سوری، مائعزم۔" انابیہ کی آواز دھیمی تھی۔

"ہر خوبصورت جذبہ محبت نہیں ہوتا اور ہر محبت رومانوی نہیں ہوتی۔دنیا کو اب یہ سمجھ لینا چاہیے۔" اس نے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑ دیں۔

ٹمٹماتے تاروں نے اذیت سے کھڑکی کے پار جھانک کر دیکھا۔وہ لڑکی کئی سال بعد بھی تہی داماں کھڑی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

سیڑھیوں کے اوپر بنا دروازہ بند تھا۔ چہار سو خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ زیان نے ایک نگاہ قد آور آئینے سے جھلکتے اپنے عکس پر ڈالی۔ گہری سانس لے ہمت مجتمع کی اور دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔ خاموشی مجروح ہوئی۔

"آ جائیں۔" زمل کی مدھم آواز ابھری۔ یقیناً مائعزم اسے بتا چکی تھی کہ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔ لب دانتوں سے دبائے اس نے گہری سانس لیتے ہوئے دروازہ دھکیلا۔

کمرے میں زرد سیلنگ لائیٹس جل رہی تھیں۔ وہی زرکار سی روشنی بکھری ہوئی تھی۔ دیوار گیر کھڑکی کے پار رات اترتی دکھائی دے رہی تھی۔ آہٹ پر زمل آہستگی سے پلٹی۔

www.novelsclubb.com

سیاہ دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹے وہ سنجیدہ لگ رہی تھی مگر آنکھوں میں ہلکی سی جھجھک اور تذبذب کا امتزاج تھا۔ اسے دیکھ کر سر کو خم دیا۔

زیان نے دروازہ بند کرتے ہوئے نگاہ اٹھائی۔ پہلی نظر... جو دل میں اترتی اس موجزن جذبے کو پر سکون کرتی گئی۔ وہ پہلی بار نقاب کے بغیر استحقاق سے اس کے

سامنے تھی اور اسے نگاہ نہیں چرانی پڑی۔اس کی ایمبر آنکھوں کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔ان کی لرزش وہ محسوس کر سکتا تھا۔سیاہ دوپٹے کے ہالے میں تکان زدہ چہرہ اس وقت گلابی پڑ رہا تھا۔وہ حیا کے رنگوں میں سنوری،اپنے ازلی وقار کے ساتھ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

ایک گہری سانس لیتے ہوئے زیان ہلکا سا مسکرایا۔ تبھی زمل نے خاموشی پر پلکیں اٹھائیں۔اسے مسکراتے دیکھ کر وہ پل کے لئے حیران ہوئی۔

"کیا ہوا؟"اس نے بے اختیار پوچھا۔

"دیکھے بغیر نکاح کیا ہے،اب مسکرانا تو بنتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

زمل کے چہرے میں خون سمٹ آیا۔وہ ایسی باتیں کر سکتا تھا؟اس نے پہلی بار اسے اپنے لئے مسکراتے دیکھا تھا۔دھیمے انداز میں نرمی سے مسکراتے ہوئے وہ بے حد پر کشش لگا تھا۔ذہن کی سوچوں سے گھبرا کر زمل نے سر جھٹک دیا مگر دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر شور پیدا کر رہی تھی۔

"کیسی ہیں آپ؟" اسی نرمی سے پوچھتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھا۔

"الحمدللہ۔" نگاہیں جھکائے اس کی آواز مدھم تھی۔ عجیب سی جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔

زیان نے فرصت سے پیچھے کو ٹیک لگاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔ اس کا گلابی پڑتا چہرہ سنجیدہ تھا۔ جھکی آنکھوں کا تاثر واضح نہیں تھا لیکن انگلیاں اضطرابی انداز میں آپس میں الجھ رہی تھیں۔ وہ اس کا گریز بھانپ گیا۔ اس نے بے اختیار گہری سانس لی۔

"ہم کچھ گھنٹوں میں یہاں سے نکل جائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

زمل نے بے اختیار سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیوں؟" اس نے تشویش چھپاتے ہوئے پوچھا۔

"تاکہ کسی کو ہماری لوکیشن کے بارے میں علم نہ ہو۔ ریلیکس، کچھ نہیں ہوا اور صبح تک ویسے ہی سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس نے نرمی سے تسلی دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کسی احساس کے تحت زمل نے بے اختیار لب کاٹا۔

"کیا واقعی سب ٹھیک ہو جائے گا؟" اس نے آہستگی سے پوچھا تھا۔ اب کہ انداز مختلف تھا۔ اس میں عجب استحقاق تھا... پہلی بار ہلکا سا خوف بھی تھا جسے وہ شروع سے چھپانے کی کوشش کرتی آئی تھی۔

زیان کا دل لمحے کے لئے ڈوب سا گیا۔ اس کا انداز اسے نئے سرے سے بے چین کر گیا۔ وہ اس پر بھروسہ کر رہی تھی، اگر وہ نہ روک سکا تو اس کا سامنا کیسے کرے گا؟ اس نے بے اختیار سر جھٹک دیا۔

"ان شاءاللہ۔ اب وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ آپ اس بارے میں پریشان نہ ہوں۔" اس نے نرمی سے تسلی دینا چاہی۔ "بابا سے بات کر لی؟"

"جی، تھینک یو فار ایوری تھنگ۔" اس کی آواز میں مبہم سی نمی تھی... کئی مبہم سے جذبے بھی تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے یہ تکلف نہیں پسند۔ میں نے اپنے آپ کو بچایا ہے، شکریہ مجھے ادا کرنا چاہیے۔ آپ کو کچھ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ پھر ہم نکل جائیں گے۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔ اس کا انداز سنجیدہ تھا۔

"ابو جانتے ہیں؟"

"میں انہیں بتا دوں گا۔ ڈونٹ وری آپ ان سے ان ٹچ رہیں گی۔"

زمل نے سر ہلا دیا۔

"اپنا خیال رکھئے گا۔" وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کسی خیال کے تحت مڑ کر دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ زیر لب مسکراتے ہوئے اس نے دروازہ بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

زمل نے خفت سے آنکھیں میچ لیں۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔کئی دنوں بعد وہ دل سے مسکرائی تھی۔وہی مخصوص خوشبو فضا میں اپنے اثرات چھوڑ گئی تھی۔

اس نے محسوس نہیں کیا لیکن زرد روشنی اس کے جاتے ہی اپنی تمازت کھونے لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

جنگل ویسے ہی وحشت میں ڈوبا ہوا تھا۔وسط میں کھڑی کوٹھری میں ملائکہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔موبائل پر مصروف صیغم گاہے بگاہے اس پر نگاہ ڈالتا۔آنکھوں میں ناگواری کی ہلکی سی تہہ تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی اور پھر دھکیلتے ہوئے نائل اندر داخل ہوا۔ملائکہ بے اختیار رکی۔

""مل گئیں پکچرز؟""اس نے تیزی سے پوچھا۔

نائل نے جواب دینے سے پہلے صیغم کو دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"اس لڑکی کی کوئی تصویر کسی کے پاس نہیں ہے۔"

ملائکہ پر جیسے کسی نے ٹھنڈا ٹھار پانی الٹ دیا۔ صیغم تلخی سے مسکرایا۔ وہ جیسے پہلے سے جانتا تھا۔

"کیا مطلب؟" اسے جیسے یقین نہیں آیا۔

"میں نے نکلوانے کی کوشش کی تھی۔ آج سارا دن اس کے بارے میں ریسرچ کی، لیکن کچھ نہیں مل سکا۔ وہ تصویریں نہیں بناتی۔ یہی چیز اسے بچا گئی۔"

ملائکہ گرنے والے انداز میں کرسی پر بیٹھی۔ وہ اب کیا کرے؟

"ہم اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہاں اس کی کوئی کمزوری بھی نہیں ہے۔ ایک یہی طریقہ تھا جس سے اسے قابو کیا جا سکتا تھا لیکن اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔"

ملائکہ ان دونوں سے بے نیاز بیٹھی تھی۔ اگر حسام نے سب جان لیا تو وہ کیا کرے گی؟ اس نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

اس کے راستے بند ہو رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

رات خاموشی سے آخری پہر میں داخل ہونے لگی۔ سناٹے میں لطیف سا سکون اتر آیا تھا۔ اہل خاص اپنے سکون کو قربان کر کے اٹھ چکے تھے۔ ایسے میں اس ڈارک تھیم والے گھر میں بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

زمل نے بیڈ پر کھلے سفری بیگ کی زپ چڑھائی اور بیڈ پر رکھا اسکارف اٹھالیا۔

گھر کے بیک ڈور سے نکلتے ہوئے وہ باہر آئی۔ اندھیری سڑک پر سفید کار سے وہ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اسے آتے دیکھ کر سیدھا ہوا۔ اس کے ہاتھوں سے بیگ لیا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولنے لگا۔ زمل متذبذب سی وہیں کھڑی رہی۔ زیان نے دروازہ بند کرتے ہوئے ابرو چکائے۔

"کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔" وہ زبردستی مسکرائی۔اب اسے کیا بتائے کہ اِس کا پرفیوم اُس کا سفر خراب کرنے والا تھا۔

زیان نے لمحے کے لئے رک کر اسے دیکھا پھر سر جھٹکتے ہوئے اندر بیٹھا۔زمل نے آنکھیں میچ کر گہری سانس لی۔

"ہم جا کہاں رہے ہیں؟" سیٹ بیلٹ پہنتے ہوئے اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔بال جیل سے جمائے، وہ تکان زدہ لگ رہا تھا۔سائیڈ مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے کار اسٹارٹ کر دی۔

"اسلام آباد۔"

www.novelsclubb.com

زمل نے شکر کا سانس خارج کیا۔فاصلہ کم تھا۔اس نے اختیار سانس کھینچی۔آنکھوں میں خوشگوار حیرت امڈ آئی۔کار میں پرفیوم کی کوئی خوشبو نہ تھی۔

"وہاں کیا ہے؟" تکلف آہستہ آہستہ تحلیل ہو رہا تھا۔جھجک ختم ہو رہی تھی۔

"میرا اپارٹمنٹ ہے۔" آنکھوں میں نرم سا تاثر تھا۔ اسے جیسے اس کا سوال کرنا اچھا لگا تھا۔

"جس کے بارے میں کسی کو نہیں پتہ؟" وہ رخ ذرا سا موڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ مصروف انداز میں ایک بازو کھڑکی سے ٹکائے دوسرے ہاتھ سے اسٹیرنگ وہیل تھامے وہ ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا۔

"نہیں۔ میں نے پنڈی والا اپارٹمنٹ بیچ کر اسلام آباد میں اسی لئے خریدا تھا تاکہ کسی کو علم نہ ہو۔"

"آپ روز ایسے کام کرتے ہیں؟" اس کے لبوں سے بے اختیار پھسلا۔ اگلے ہی لمحے وہ خفت سے چپ ہوئی۔ چہرہ گلابی پڑنے لگا۔

زیان نے چونک کر اسے دیکھا پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ یوں جیسے سوال نے محظوظ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کریں، کریمنل نہیں ہوں۔" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔

اف... زمل نے نظریں کھڑکی کی طرف موڑ لیں۔ بے اختیار خود کو کوسا۔ اتنا فری ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

اگلا آدھا گھنٹہ بہت خاموشی سے کٹ گیا۔ کار اب رہائشی علاقے میں داخل ہونے لگی تھی۔ آسمان کے کناروں سے سفیدی ابھرتی دکھائی دے رہی تھی۔ زمل آہستگی سے سیدھی ہو کر بیٹھی اور آنکھوں کو مسلا۔ نیند کا غلبہ حاوی ہونے لگا تھا لیکن چڑھتی صبح اسے عجیب سے خوف میں دھکیل رہی تھی۔

اگر آج سب آؤٹ ہو گیا تو وہ کیا کرے گی؟

لب کاٹتے ہوئے وہ گردن موڑے بھاگتے درختوں کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں تکان امڈ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحوں بعد کار ایک سفید چوڑے دروازے کے آگے رک گئی۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔اس پہر چہار سو خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ چھوٹا سا گھر بھی سکینت میں ڈوبا لگ رہا تھا۔

"چلیں؟" زیان نے سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔وہ سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھولنے لگی۔

تراشیدہ لان سے گزر کر مرکزی دروازہ تھا۔پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ زمل نے ارد گرد دیکھتے ہوئے دروازہ دھکیلا جو بنا کسی چرچراہٹ کے کھلتا گیا۔زیان نے سوئچ دبایا تو لاؤنج کی بتیاں روشن ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

سفید دیواروں سے سجا چھوٹا سا لاؤنج صاف ستھرا تھا۔سفید صوفوں پر رکھے سیاہ کشنز مزید دیدہ زیب بنا رہے تھے۔زیان نے جھک کر بیگ رکھتے ہوئے اسے دیکھا جو نقاب کھینچ کر اتارتے ہوئے صوفے پر بیٹھ رہی تھی۔

"امید ہے کہ آپ کمفرٹیبل محسوس کریں گی۔" وہ جیکٹ کی زپ کھینچتے ہوئے بولا۔

زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ ابھی بھی 'آپ' ہی کہہ رہا تھا۔ یہ تکلف عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

"آئی ایم فائن۔"

"گڈ، میں اسٹڈی میں ہوں۔" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"زیان۔" اس نے بے اختیار پکارا۔

وہ رک گیا پھر اس کی طرف پلٹا۔ سوالیہ ابرو چکائے۔

"وہ سب جو آؤٹ ہونا تھا؟" اس نے مضطرب لہجے میں پوچھا۔

زیان نے گہری سانس لی۔ یہ تو وہ بھول ہی گیا تھا کہ اس کے خیال میں یہ آج لیک ہونا تھا۔

"وہ اب ایسا کچھ نہیں کریں گے۔ ہمارا نکاح پبلک ہو چکا ہے۔ اب کچھ بھی پھیلانا محض انہیں بیوقوف بنائے گا۔ چند گھنٹوں تک آپ کو یقین آ جائے گا۔" وہ بہت سکون اور اعتماد سے اسے یقین دلا رہا تھا۔

زمل چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر سر کو خم دیا۔اس نے ابھی تک مقابل کو نہیں بتایا تھا کہ وہ تصویریں نہیں بنواتی۔وہ جیسے پہلے اپنے مہرے کی چال کا اثر دیکھنا چاہتی تھی۔وہ وار جو خاموشی سے ہوا تھا لیکن اس کا شور دور تک جانا چاہیے تھا۔

فی الحال اسے زیان ارتضی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆

بیلوں سے ڈھکے بنگلے پر صبح چڑھ رہی تھی۔سائرہ ہاتھ پونچھتے ہوئے کچن سے نکلیں تو سینٹرل ٹیبل پر رکھے موبائل پر میسج ٹون بجی۔انہوں نے جھک کر اٹھایا۔عارب کی طرف سے انسٹاگرام کی کوئی پوسٹ بھیجی ہوئی تھی۔انہوں نے انگلی سے چھوا۔

دل کی دھڑکن لمحے کے لئے رک گئی۔آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔چہرے پر زخمی پن پھیل گیا۔وہ آہستگی سے صوفے پر بیٹھیں۔

وہ نکاح نامے سائن کرتے ہاتھوں کی تصویر تھی...زمل اعظم...زیان ارتضی... تعین ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ نکاح کر چکا تھا۔انہوں نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔اپنا مقام انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کھویا تھا۔کئی آنسوؤں کو اندر اتار لیا۔گیلی پڑتی آنکھوں سے وہ یک ٹک ناموں کو دیکھ رہی تھیں۔فون کال نے جیسے ان کا جمود توڑا تھا۔گہری سانس کھینچ کر خود پر قابو پاتے ہوئے کال اٹھالی۔

"آپ کو پتہ چل گیا؟"بغیر کسی تمہید کے مائعزم نے ڈائیریکٹ پوچھا تھا۔

"وہ اعظم کی بیٹی ہے ناجو زیان کے دادا کے اسٹوڈنٹ تھے؟"ان کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔

"جی۔آپ ٹھیک ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"وہ خوش ہے؟"اذیت دل کو کاٹ رہی تھی۔

"یہ نکاح عام حالات میں نہیں ہوا،آنٹی۔کچھ گھنٹوں پہلے صرف ہم لوگوں کی موجودگی میں ہوا ہے۔میں آپ کو ڈیٹیلز بتاؤں گی،لیکن ابھی نہیں۔"

"سب ٹھیک ہے؟" انہوں نے چونک کر پوچھا۔ ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑیں۔

"ابھی تک تو نہیں۔ آپ دعا کریں کہ سب ٹھیک رہے۔"

"مائعزم تم کیا چھپا رہی ہو؟"

"میں کچھ نہیں چھپا رہی آنٹی۔ لیکن ابھی ہم سب ریڈار پر ہیں، اس لئے تھوڑا تحمل رکھیں۔ ان شاءاللہ کل تک سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"زیان کہاں ہے؟"

"زمل کے ساتھ، اسلام آباد۔ وہیں سے وہ سعودیہ چلے جائیں گے۔"

"کیا مطلب؟ ابھی وہ تو آیا تھا۔" انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"آنٹی میں نے کہا نا، کہ میں سب بتاؤں گی۔ ابھی آپ ریلیکس رہیں۔ جیسے ہی سب نارمل ہو گا، میں آپ سے ملنے آؤں گی۔ اوکے؟"

سائرہ نے گہری سانس لی۔

"جیسا تمہیں مناسب لگے۔" انہوں نے کال کاٹ دی۔

"مجھے پتہ ہے، اگر آپ کی بہو آگئی تو آپ نے مجھے ویسے ہی سائیڈ لائن کر دینا ہے۔" وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔

"صحیح کہہ رہے ہو۔" انہوں نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ "بہت سر کھپا لیا تمہارے ساتھ۔"

وہ ہنس پڑا۔ ممی کا واقعی کوئی بھروسہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

سائرہ نے سارے آنسو اندر اتار لئے۔ یہ انہوں نے خود کمایا تھا، سو اب سزا بھگتنی تھی۔ وہ موبائل بند کرنے لگی تھیں کہ نیا میسج چمکا۔

"بیٹے کا نکاح مبارک ہو۔ کوئی غلط قدم مت اٹھانا۔" ہمیشہ کی طرح دھمکی لئے تنبیہ۔

سائرہ خشک آنکھوں کے ساتھ وہ الفاظ دیکھتی رہیں پھر موبائل آف کر دیا۔

یہاں سے کئی میل دور سفید محل کے کمرے میں کال بند کرتے ہوئے حسام کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔ابھی خبر بریک ہوئے آدھا گھنٹہ ہوا تھا اور انہیں کئی کالز آچکی تھیں۔یکدم نکلی خبر ان کی پوزیشن مشکوک بنا رہی تھی۔

"لگتا ہے کہ بیٹے نے آپ کو بھی انوائٹ نہیں کیا۔"

"زیان سے یہی امید کی جا سکتی تھی۔"

شہد میں لپٹے زہر جیسے الفاظ وہ تقریبا ہر فون کال پر سن رہے تھے۔بھلے ہی یہ ان کی کلاس میں ایک عام سی بات تھی لیکن ان کے لئے نہیں تھی۔ان کے اندر ابلتا طیش سب سلگانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماتھے پر ان گنت بل لئے وہ نمبر ڈائل کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆

چڑھتی دوپہر شیشے کی کھڑکیوں کے پار سے جھانک رہی تھی۔اپارٹمنٹ کی فضا میں تناؤ بکھرا ہوا تھا۔وہ لب کو بے دردی سے کچلتے ہوئے اسکرین اسکرول کر رہی

تھی۔زیان نے نکاح نامہ پبلک کر دیا تھا۔اس نے کلاک پر نگاہ ڈالی۔دوپہر دم توڑ رہی تھی۔ صبح سے جیسے قدموں سے جان نکل رہی تھی۔اسے لگ رہا تھا جیسے کسی پل اس کا موبائل چنگھاڑ اٹھے گا۔فون کالز اور میسجز میں لعن طعن ہو گی۔اس نے جھرجھری لے کر سر جھٹکا۔

وہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی جب قدموں کی آہٹ ابھری۔وہ سانس روک کر پلٹی۔

زیان لمحے کے لئے رک گیا۔لب کاٹتے ہوئے اس کی زرد پڑتا چہرہ دیکھا۔

"کیا ہوا؟"اس نے بے قراری سے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا،ریلیکس۔"اس نے گہری سانس لی۔"میں نے عارب کو کال کر کے پوچھا ہے،ایسی کوئی خبر کسی چینل کو نہیں دی گئی۔"

زمل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"لیکن وہ سوشل میڈیا پر لیک کر سکتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

”وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ محض انہیں بیوقوف بنائے گا۔سب ٹھیک ہو گیا ہے،ڈونٹ وری۔“

وہ اسے بتا نہیں سکتی کہ اس کے چند الفاظ کیسے اس کے سلگتے دل کو سکون دے گئے تھے۔سب ٹھیک ہو گیا تھا...اڑتالیس گھنٹوں کی اذیت اپنے اختتام کو پہنچی تھی۔

وہ تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا۔زخمی قلب جیسے پھوار سے پرسکون ہونے لگا۔اسے بچالیا گیا تھا۔

اسے یقین تھا اور اس کے بھروسے کا مان رکھا گیا تھا...وہ جورب تھا...وہ ہر دفعہ اپنی عطا سے اسے کچھ کہنے کے قابل نہیں چھوڑتا تھا...ایک خاموش آنسو ٹوٹ کر چہرے پر بہہ گیا۔

”زمل،ایوری تھنگ از فائن ناؤ۔“وہ پریشانی سے کہتا اس کے مقابل صوفے پر بیٹھا۔وہ یہی سمجھا تھا کہ وہ ابھی بھی یقین نہیں کر رہی تھی۔

زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔گلابی پڑتی بھیگی آنکھیں جن میں صرف تشکر تھا۔

یہ وہ لمحہ تھا جب زیان ارتضیٰ کو احساس ہوا کہ وہ ساری زندگی خود کو ان روشن آنکھوں کی نمی سے آزاد نہیں کروا پائے گا... وہ بھیگی آنکھیں اسے اپنا اسیر بنا گئیں... جو جذبہ دل میں موجزن تھا... جس کی آگاہی کو وہ نظرانداز کر رہا تھا... اب وہ کھلے دل سے قبول کر گیا۔ اس نے جہاں قدم رکھ دیا تھا، وہاں سے پلٹنا ناممکن تھا۔

اس نے نگاہیں چرالیں۔ وہ ان آنکھوں کی روشنی میں اپنے اسرار عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"آپ کبھی نہیں جان سکتے کہ آپ نے میرے لئے کیا کیا ہے؟" اس کی بھیگی آواز میں عرصے بعد سکون تھا۔

www.novelsclubb.com

زیان نے بے اختیار گہری سانس لی۔

"کردار میرا بھی داغدار ہوتا تھا، زمل اور کوئی یقین بھی نہ کرتا۔ آپ نے ہمت رکھی تھی، آپ کو یقین تھا کہ آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوگا اور نہیں ہوا۔" اس کا انداز خالی سا تھا۔ بہت سے منظر آنکھوں کے سامنے لہرا گئے۔ وہی کوٹھری، بدترین جلن اور ان آنکھوں کی حیوانیت۔ اس نے بے اختیار سر جھٹکا۔

زمل ویسے ہی اسے دیکھ رہی تھی۔اس نے اس کے بدلتے تاثرات بھانپ لئے تھے۔زرکارسی روشنی ارد گرد بکھرتی محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے نہیں تھالیکن آپ کی وجہ سے میں نے خود کو کئی نظروں سے گرنے سے بچا لیا تھا۔آپ نے میری پوزیشن سمجھی، مجھے مدد کرنے کا موقع دیا۔آپ چاہتیں تو میری باتوں کا غلط مطلب اخذ کر سکتی تھیں، لیکن آپ نے اندھادھند کوئی قدم نہیں اٹھایا۔وہ شروع سے آپ تھیں اور..."وہ لمحے کے لئے اٹکا۔"آپ کارب۔"

پل کے لئے اس کے تاثرات جیسے چٹخ گئے۔لب کو بے دردی سے کچلتے ہوئے گہری سانس لی۔

جو زمل اعظم کے پاس تھا،اس نے خود کو اس سے محروم کر لیا تھا اور اس محرومی کے آگے ہر نقصان عدم تھا...اس کا یقین،اس کا بھروسہ،اس کا ایمان۔

زمل نے سر جھکاتے ہوئے نمی اندر اتار لی۔

"آپ کی وجہ سے میں نے خود کو بچالیا۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ آپ دوبارہ اس کا ذکر نہیں کریں گی۔" اس نے سنجیدگی سے جیسے تنبیہ کی۔

اس بات سے مکمل انجان کہ خود کو بچانے کے لئے وجود میں آیا یہ رشتہ...اس کی زندگی کو مکمل بدل دینے والا تھا۔

"اب آپ آرام کریں۔ بابا کو کال کریں اور نارمل لائف کی طرف آجائیں۔"

ساری کلفت بھلا کر وہ مسکرایا۔ کتھئی آنکھوں میں خفیف سی نرمی تھی۔

ہلکا سا مسکراتے ہوئے زمل نے سر کو خم دیا۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ وہ نارمل احساس جینا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

وہ ہلکے کندھوں کے ساتھ ہر بوجھ سے جیسے آزاد ہو گئی تھی۔ راہداری کے دائیں جانب سیاہ دروازے کا ہینڈل گھماتے ہوئے آہستگی سے دھکیلا۔ بنا کسی چرچراہٹ کے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ شیشے کی بند کھڑکیوں سے منعکس ہوتی کرنیں ماحول کو

روشن کر رہی تھیں۔ سیاہ اور سفید کی تھیم سے سجا کمرہ کشادہ اور سادگی سے آراستہ تھا۔

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس نے گردن موڑ کر شیشے میں جھلکتے اپنے عکس کو دیکھا۔ وہ اب بھی تکان زدہ لگ رہی تھی مگر آنکھوں کی چمک جیسے لوٹ آئی تھی۔ وہ اداسی سے مسکرا دی۔ تبھی موبائل کی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"زمل۔" مہر نے آہستگی سے پکارا۔

کوئی پھندا سا زمل کے گلے میں پڑ گیا۔ گزرے دنوں کی اذیت آنکھوں کے سامنے لہرا گئی۔

"تم ٹھیک ہو، زمل؟" وہ بھیگی آواز میں پوچھ رہی تھی۔

"اب ٹھیک ہوں۔" اس کا انداز آنسوؤں سے بوجھل تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب مہر نے آنکھیں میچ کر نمی اندر اتاری۔ وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نے گیلی زکام زدہ سانس اندر کو کھینچی۔

”اب کوئی خطرہ نہیں ہے ناں؟ تم سیف ہو؟“ وہ بے قراری سے پوچھ رہی تھی۔

زمل آنکھیں رگڑتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی۔

”نہیں، اب سب ٹھیک ہے۔ پریشان نہ ہو۔“ اس نے نرمی سے تسلی دینا چاہی۔

”میں اتنا ڈر گئی تھی، زمل۔ مجھے لگا تھا، ہم نے تمہیں کھو دیا ہے۔ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔“ اس کے لہجے کی تڑپ واضح تھی۔ ماں کے بعد وہی تو تھی جو ان کی زندگیوں کا سب سے مضبوط ستون تھی۔

www.novelsclubb.com

”مجھے بھی یہی لگا تھا۔“ وہ آہستگی سے بڑبڑائی پھر سر جھٹکا۔ ”اب ایسی باتیں مت کرو، حبہ ٹھیک ہے نا؟“

”تمہارے جانے کے بعد بہت ضدی ہو گئی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ تمہاری وجہ سے چڑچڑی ہو رہی ہے۔“ اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

زمل نے بے اختیار لب کاٹا۔

”کب تک آؤ گی؟“ مہراب پوچھ رہی تھی۔

وہ لمحے کے لئے چونکی۔ذہن کو کوئی خیال چھو گیا۔اس کا پاسپورٹ اور اقامہ تو تھا نہیں...واپسی کے راستے مقفل تھے۔خاردار خیال کو جھٹکتے ہوئے اس نے گہری سانس لی۔جواب تک اس کے راستے آسان کرتا آیا تھا،وہی آگے بھی کرے گا۔

”ان شاءاللہ جلد ہی...تم حبہ کا خیال رکھو،ابو پریشان نہ ہوں۔“

مہر چند لمحے خاموش رہی۔

”زمل...“وہ جیسے جھجھک کر رکی۔بے اختیار لب کاٹا۔آنکھیں پھر بھرنے لگیں۔

”میں نے تمہیں اس وقت بہت مس کیا تھا،مہر۔“زمل نے آنکھیں رگڑتے ہوئے تکان زدہ انداز میں کہا۔

مہر کی پلکوں پر ٹکا آنسو چہرے پر لڑھک گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ نکاح کے وقت میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گی۔" اس کی آواز بھیگنے لگی۔

"یہی ہوتا ہے۔ جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا، وہ حقیقت بن جاتا ہے اور جو سوچتے ہیں، وہ اکثر نہیں ہوتا۔" اس نے گیلی زکام زدہ سانس اندر کو کھینچی۔ "لیکن میں نے سب قبول کر لیا ہے، یہی میری قسمت ہے۔"

"تمہیں کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے، زمل۔ پریشان نہ ہو، جو تم چاہو گی وہی ہو گا۔" وہ اس کے انداز کی بے بسی محسوس کر کے بے چین ہوئی۔

لمحے کے لئے زمل نے اپنا دل ٹٹولا۔ وہ کیا چاہتی تھی؟ حال کا خوف اترا تھا تو اب مستقبل دکھائی دینے لگا۔ وہ فراموش کر گئی تھی کہ مفادِ مشترکہ کے لئے بنا یہ رشتہ کچی ڈور کی مانند تھا۔

"ایک سیکنڈ۔" اس کی خاموشی پر مہر بے اختیار چونکی۔ "کہیں تم اسے قبول تو نہیں کر چکی؟"

کراؤن سے ٹیک لگائے زمل نے اذیت سے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ کیا کہتی جب دل کے احساسات خود اسے الجھا رہے تھے۔

”مجھے نہیں پتہ، مہر۔ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔“ اس نے مدھم آواز میں اعتراف کیا۔

دوسری جانب مہر لمحے کے لئے ساکت رہ گئی تھی۔

”اس وقت صرف خوف تھا، سروائیو کرنے کی چاہ... مستقبل تو کہیں بھی نہیں تھا۔ لیکن اب... مجھے سب اتنا آسان نہیں لگ رہا۔“

”ایسے مت کرو، زمل۔ تم آخر میں ہرٹ ہو گی۔“

www.novelsclubb.com

اس کی سرسراتی آواز پر زمل بے اختیار چونکی۔ چہرے کا رنگ بدل گیا۔ بے اختیار مٹھی بھینچ لی۔

"تم مجھ سے نہیں چھپا سکتی۔ ابو نے مجھے زیان کے بارے میں جتنا بھی بتایا ہے، زمل وہ تم سے بہت مختلف ہے۔" وہ سنجیدہ لگ رہی تھی۔ "زندگی، راستے، منزل سب مختلف ہے۔"

"احساس مشترک ہے۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"خدا کے لئے۔ تم کیا سوچ رہی ہو؟"

زمل نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں۔ چہرہ ستا ہوا تھا۔

"کچھ بھی نہیں۔ پہلے بھی قسمت کے فیصلے کو قبول کیا تھا، بعد میں بھی کر لوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"اس نے تمہیں کچھ کہا؟" لمحے کی خاموشی کے بعد مہر نے پوچھا۔

"یہی کہ جو میں فیصلہ کروں گی، وہ قبول کرے گا۔"

"اور اس کے اپنے فیصلے کا کیا؟" اس کا انداز دو ٹوک تھا۔ "اس نے اپنی زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ پلان کیا ہو گا۔ اگر تمہارے لئے یہ غیر متوقع تھا تو اس کے لئے بھی ان چاہا ہی ہو گا۔"

زمل کے چہرے پر بے بسی لہرائی۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی۔ تھکن حاوی ہو رہی تھی۔

"تم زیادہ مت سوچو، زمل۔ جب تم آؤ گی، پھر دیکھیں گے۔ ابھی پر سکون رہو۔" وہ نرمی سے تسلی دے رہی تھی۔ "ویسے... تم حبہ کو ڈانٹتی تھی کہ وہ زیان کے ساتھ اٹیچ ہو رہی تھی، اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟"

بوجھل سی خاموشی کو توڑنے کے لئے مہر نے ہلکے پھلکے انداز میں اسے چھیڑا۔ زمل بند آنکھوں کے ساتھ ہلکا سا مسکرائی۔ اب کی بار مسکان میں عجیب سی چاشنی تھی۔

"میں نہیں جانتی تھی کہ وہ چاہے جانے کے قابل ہے۔"

"اللہ اللہ زمل، چوبیس گھنٹوں میں تم نے اسے کیسے جان لیا؟" مہر نے تاسف سے پوچھا۔ عجیب سر پھری لڑکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ان چوبیس گھنٹوں سے پہلے وہ دو دن بھی تھے جس میں، میں نے اسے اپنے لئے نگاہیں جھکاتے دیکھا تھا۔اس کے ہر انداز میں میرے لئے عزت تھی۔ ہم لڑکیوں کو زندگی میں آنے والے مرد سے عزت کی توقع ہی تو ہوتی ہے، محبت ثانوی درجہ رکھتی ہے۔"

"ہاں لیکن تمہیں محبت ہو چکی ہے۔" مہر نے بے اختیار اضافہ کرنا چاہا۔

زمل بولتے بولتے روکی۔لبوں پر بکھری مسکراہٹ گہری ہوئی۔دل میں موجزن جذبے کو جیسے اپنی پہچان مل گئی تھی۔ شیشے سے منعکس ہوتی روشنی مزید تمازت کے ساتھ دمک اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر یہ جذبہ محبت ہے تو پھر خوبصورت ہے۔" اس نے بے نیازی سے کہا۔

"زمل اس سے پہلے کہ تمہاری داستانِ محبت مجھے ہارٹ اٹیک دلا جائے، مجھے ان حالات کو پروسیس کرنے دو۔" وہ جیسے صدمے میں رہ گئی تھی۔اس کی سڑیل بہن اور محبت...یاربّی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زمل بے اختیار ہلکا سا ہنس پڑی۔

"تم واپس آؤ، پھر تمہیں پوچھتی ہوں۔ زمل اعظم سید ھا محبت ہی کر بیٹھی، یقین نہیں آرہا۔"

زمل محض اس کی اوور ایکٹنگ پر مسکرا رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چلو اب میں رکھ رہی ہوں، اپنا خیال رکھنا۔"

"تم نے میری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ تم ہمیشہ زبان سے جڑی باتوں کو اگنور کر دیتی ہو۔" اس نے جیسے جتاتے ہوئے شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ باتیں دل میں ہی اچھی لگتی ہیں۔" مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی۔

آنکھیں مسلتے ہوئے سر جھٹک دیا۔ وہ جانتی تھی کہ مہر اس کا بوجھ بانٹ لے گی اور یہی ہوا۔ دل اب پر سکون ہونے لگا تھا۔ کئی گھنٹوں کی بے خوابی کے بعد نیند حاوی ہو رہی تھی مگر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

بالوں کو ہاتھوں سے سمیٹتی باہر نکل آئی۔

☆☆☆☆☆☆

وہ اسٹڈی میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا۔ تیزی سے ٹائپنگ کرتی انگلیوں کی حرکت موبائل کی بیل نے روکی تھی۔اس نے رک کر دیکھا۔تاثرات لمحے میں بدل گئے۔ آنکھوں میں زخمی پن ابھرا۔وہ ذلت یاد آئی جو اس رات اس نے بھری محفل میں اٹھائی تھی۔درمیان میں وسیع کھائی تھی مگر انہوں نے اگر ابتدا کی تھی تو وہ کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔

"السلام علیکم۔"اس نے آہستگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کون سا نیا اسٹنٹ ہے تمہارا؟"حسام اس کی آواز سنتے ہی طیش سے بولے۔

زیان ارتضی کا دل جیسے کسی نے الٹی برچھی سے کاٹ دیا تھا۔دو سالوں بعد ان کی کال آئی تھی اور شروعات کی بھی تھی تو کس انداز میں؟ حلق میں آنسوؤں کا گولہ

اٹکنے لگا جسے اس نے نگل لیا۔ جن کے لئے وہ اہمیت نہیں رکھتا،ان کے سامنے اپنے جذبات ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

''بیٹے کو نکاح کی مبارک ایسے دیتے ہیں؟''اس نے مصنوعی افسوس سے پوچھا۔ پیچھے کو ٹیک لگاتے ہوئے آنکھوں میں سپاٹ پن تھا۔

''زیان، مجھے مجبور نہ کرو۔ یہ کیا حرکت ہے؟''انہوں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''نکاح کیا ہے،اس میں کیا غلط ہے؟''

''تمہیں اعظم کی بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں ملی تھی؟''انہوں نے بمشکل ضبط کیا۔

''اس کے علاوہ کوئی ہے بھی نہیں۔''وہ بھی سکون سے انہیں تپا رہا تھا۔

''تم سدا کے گدھے ہی رہو گے۔ ایک مڈل کلاس لڑکی کے چنگل میں پھنسنے کے لئے سعودیہ گئے تھے؟''وہ بپھر گئے۔

زیان نے رک کر ان کے الفاظ پر غور کیا۔ یہ بات کہاں سے آ گئی؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے پہلے دن سے ہی اعظم کی نیت پر شک تھا اور تم جیسے عظیم انسان نے اسے سچ ثابت کر دیا۔"

"ایک سیکنڈ۔" اس نے بے اختیار انہیں ٹوکا۔ "ان کا یہاں کیا ذکر؟"

"زیادہ انجان مت بنو۔ تمہاری ماں سے شادی کر کے میں نے بھگتا تھا، اب تم بھی وہی غلطی کر رہے ہو۔ وہ لڑکی تمہاری کلاس کی نہیں ہے۔ ایسی لڑکیاں صرف دولت کی خاطر ہی زندگی میں آتی ہیں۔ دولت ملتے ہی یہ تمہیں چھوڑنے میں لمحہ لگائے گی..."

"اوکے ڈیڈ۔" زیان نے ضبط سے انہیں روکا۔ چہرہ سرخ پڑنے لگا۔ "یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے۔"

ٹرے تھامے اندر آتی زمل بے اختیار رک گئی۔ چوکھٹ سے ذرا پیچھے کھڑے اس نے ناسمجھی سے اس کا انداز پر کھا۔

www.novelsclubb.com

"زیان، تم تحمل سے میری بات سنو۔ یہ اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ اس جیسی پنچ لڑکیاں..."

"ڈیڈ اینف۔" وہ دبی دبی آواز میں غرایا۔ پیشانی کی رگیں تن گئیں۔ اندر ابلتا لاوا سب سلگانے لگا۔

زمل کا دل بری طرح دھڑکا۔ اس کا یہ انداز پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

"زیان۔" حسام اس کے انداز پر ششدر رہ گئے۔

"آپ نے جو میری ماں کے ساتھ کیا تھا، میں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکا تھا۔ لیکن پھر بھی میں نے ان کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں سنی تھی۔ آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ آپ میری بیوی کے خلاف بولیں گے اور میں چپ چاپ سنتا رہوں گا۔" وہ بھاری پڑتے تنفس کے ساتھ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

زمل سانس روکے اس کی کاٹ دار آواز سن رہی تھی۔ وہ لمحے میں ہی جان گئی کہ مقابل نے کیا کہا تھا کہ وہ یوں بھڑک گیا تھا۔ دل پل کے لئے ڈوب گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں اپنی زندگی کا فیصلہ خود کروں گا۔ جیسے آپ کو پہلے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کہ میں پچھلے دو سالوں میں کہاں تھا، زندہ بھی ہوں یا نہیں، ٹھیک ویسے ہی اب بھی بے فکر ہو جائیں۔" اس کا انداز مشتعل تھا۔

حسام خاموشی سے سن رہے تھے۔ لب بھینچے آنکھوں کوئی زخمی سا تاثر تھا۔

"جس اسٹیٹس اور بینک بیلنس کا آپ کو غرور ہے، میرے لئے وہ خاک سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ مجھے ایسے نام اور مرتبے کی قطعی ضرورت نہیں ہے جس کے لئے آپ نے میری ماں کو رسوا کیا اور اب میری بیوی کو اس سب میں گھسیٹ رہے ہیں۔ زمل زیان کی زندگی میں آئی ہے۔ ایک عام سا انسان جس کا کوئی لمبا چوڑا بینک بیلنس نہیں ہے کیونکہ میں بھول چکا ہوں کہ میں ارتضیٰ ہوں۔"

حسام نے اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔

"آپ ہر دفعہ مجھ سے جڑی عورتوں کو ڈی گریڈ نہیں کر سکتے۔ کم از کم جب تک زندہ ہوں، تب تک تو بالکل بھی نہیں۔" چبا چبا کر کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔ وجود جیسے حدت میں جھلس رہا تھا۔

زمل خاموشی سے سنتی رہی۔آنکھیں میچ کر گہری سانس لی۔وہ چند لمحے یونہی ذرا پیچھے کھڑی اسے دیکھتی رہی جس نے موبائل بند کر کے کاؤچ پر پھینکتے ہوئے سر ہاتھوں میں گرالیا۔

ہمت مجتمع کرتے ہوئے وہ آہستگی سے کھنکھاری۔

زیان نے چونک کر سر اٹھایا۔اسے دیکھ کر لمحے کے لئے کچھ نہ کہہ سکا۔تاثرات ڈھیلے پڑے۔

"آپ کی کافی۔" زمل نے جھک کر ٹیبل پر رکھی اور سیدھی ہوئی۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔

"تھینکس۔آپ ٹھیک ہیں؟" وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔کہیں کچھ سن تو نہیں لیا تھا؟

"اب ٹھیک ہوں۔" وہ ہلکا سا مسکرائی۔

زیان نے گہری سانس لی۔اس کی مسکراہٹ دل کا بوجھ بڑھا دیتی تھی۔آنے والے کل کا خوف دل میں لہرا گیا۔

"آپ ریلیکس ہو کر آرام کریں۔ کل بات کریں گے۔" وہ نرمی سے بولا۔

زمل ایک نگاہ اس کے چہرے پر ڈالتی آہستگی سے پلٹ گئی۔ چہرہ خاموش تھا۔ دل میں عجیب سی تکلیف اٹھی۔

اس نے کیوں فراموش کر دیا تھا؟... اپنے اور زیان کے اسٹیٹس کا فرق... کیا وہ ہمیشہ یوں ہی گولڈ ڈگر کے حوالے سے جانی جائے گی جس نے لمبا ہاتھ مارا تھا۔ ایک امیر زادہ؟

تھک کر آنکھیں بند کر لیں۔

جہاں اتنے امتحان دیئے وہاں یہ بھی سہی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

رات اپنے پر پھیلائے آہستہ آہستہ گہری ہو رہی تھی۔ پر سکون سا سناٹا چہار سو چھایا ہوا تھا۔ سیاہ آسمان پر داغدار ماہِ کامل بے نیازی سے جگمگا رہا تھا۔ اس کی ٹھنڈی مہین سی روشنی لان کے درختوں پر پگھلتے ہوئے ماحول کو پر فسوں بنا رہی تھی۔

وہ ہر چیز سے بے نیاز سے پاؤں لمبے کر کے ٹیبل پر رکھے، سر کرسی کی پشت سے ٹکائے سیاہی میں لپٹے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ تھکن کا شکار ہوتی آنکھوں میں روشن بدر کا عکس جھلملا رہا تھا۔اس کی تیسری رات بھی بے خوابی میں گزرنے والی تھی۔ سر کا درد شدید تر ہوتا،اعصاب کو جھنجھوڑ رہا تھا۔ تکان...بے بسی...خوف۔اسے علم بھی نہیں تھااور وہ مثلِ ریزہ ریزہ ہو کر ڈھے رہا تھا۔

"زیان، سر میں درد ہو رہا ہے؟" دور کہیں ماضی کے جھروکوں میں نرم سی آواز اتری۔ چاند کو دیکھتی آنکھوں میں دل کو کاٹ دینے والا درد ابھرا۔

اسی ماضی کے لمحے میں پر سکون سی اس کی ماں،اس کے سرہانے بیٹھی نرمی انگلیوں سے اس کا سر دبا رہی تھیں۔اٹھتی ٹیسیں مدھم پڑنے لگی تھیں۔وہ بند آنکھوں کے ساتھ ہلکا سا مسکرایا۔

"آپ جادو کرتی ہیں۔"

سائرہ بے اختیار ہنس پڑیں۔بنا کچھ کہے جھک کر اس کی پیشانی چومی۔کوئی سکون سا اس کے رگ و پے میں اترتا چلا گیا۔

آج...اس نے جلتی آنکھوں کو بند کیا...وہ کہاں سے اس ناقابل برداشت ہوتے درد کا تریاق کرے؟ کیوں اس کے حصے صرف خسارے آئے تھے؟ بند آنکھوں کے کنارے گیلے ہونے لگے۔

"کاش...آپ میرے پاس ہوتیں، ممی۔" وہ آہستگی سے بڑبڑایا تھا۔

سلور روشنی کی تازگی دم توڑنے لگی۔ تنہا اور تھک جانے والے اس لڑکے کی اذیت پر چاندنی کی چمک مدھم ہونے لگی۔

"I miss you۔" ایک بے نام سا قطرہ ٹوٹ کر کنپٹی پر بہتا گیا۔ "I miss you even more now۔"

www.novelsclubb.com

اندھیرے کمرے میں زرد سائیڈ لیمپ روشن تھا۔ کمبل گردن تک اوڑھے وہ پر سکون انداز میں سو رہی تھی۔ دھیما تنفس اس کے سکون کا غمازی تھا۔ چہرے پر ہلکی سی طمانیت تھی۔

وہ لاعلم رہی... کہ زیان ارتضی نے اس سے جھوٹ بولا تھا... عزت کا اصل کھیل کل رچایا جانا تھا... مگر وہ اپنی زندگی میں داخل ہونے والے اس کاذب کے پہلے جھوٹ سے انجان رہی... جو اسے پر سکون کر گیا تھا۔ ہر فکر سے آزاد... ہر تکلیف سے بے پرواہ۔

قطرہ قطرہ رات تمام اذیتوں کی گواہ بنی پگھلتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆

اگلے دن کی دوپہر دھیرے دھیرے دم توڑ رہی تھی۔ اسٹڈی کی بوجھل فضا میں موت سا سناٹا تھا۔ ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھلا تھا۔ صبح سے چند لقمے زہر مار کر وہ یہیں موجود تھا۔ یوں جیسے کسی بھی لمحے، شیرازہ بکھر جائے گا۔ ایک بار پھر ذلت کی پستیوں میں اترنے کا خوف میں رگوں میں سرایت کر رہا تھا۔

وہ پیچھے کو ٹیک لگائے موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے تھے۔ مسلسل جاگنے کی وجہ سے گلابی آنکھیں بوجھل اور زرد پڑتا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ مائیگرین کا درد شدید تر ہوتا جا رہا تھا۔

لب کاٹتے ہوئے آنکھوں میں بے چینی تھی۔ خوف سا تھا جو دل میں امڈ رہا تھا۔ اگر وہ سب لیک ہو گیا تو وہ زمل کا سامنا کیسے کرے گا؟

"زیان، میں کھانا لگا رہی ہوں۔" زمل دروازہ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

زیان نے بے اختیار نگاہیں اٹھائیں۔ بالوں کو جوڑے میں باندھے وہ فریش لگ رہی تھی۔ آنکھوں میں سکون تھا۔ اسے دل پر بوجھ سا گرتا ہوا محسوس ہوا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟" اس کا سرخ پڑتا چہرہ اور متورم آنکھیں اسے چونکا گئیں۔

"آئی ایم فائن۔" وہ سنبھل کر ہلکا سا مسکرایا۔ "ابھی موڈ نہیں ہے، بعد میں دیکھتا ہوں۔"

نگاہیں چراتے ہوئے وہ پھر موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ زمل نے آنکھیں سکیڑ کر اس کا انداز دیکھا پھر ارد گرد پھیلے پیپرز کو۔ کچھ کھٹکنے لگا۔

"سب ٹھیک ہے؟"

www.novelsclubb.com

"آف کورس۔" اعتماد سے سر کو خم دیا۔ "عارب کا کوئی کیس تھا، وہی دیکھ رہا ہوں۔ ایوری تھنگ از فائن۔"

وہ چند پل وہیں کھڑی رہی پھر گہری سانس لے کر مڑ گئی۔ زیان نے لب کاٹتے ہوئے اسے جاتے دیکھا۔

تبھی اس کا موبائل بجنے لگا۔ اسکرین دیکھتے ہوئے اس نے تیزی سے کال پک کی۔ تنفس بھاری پڑنے لگا۔

"تمہارا جھوٹ سچ ہو گیا ہے۔" عارب کی ٹھہری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلی قسط:

"میں تمہیں تمہاری مرضی سے چھوڑوں گا، درمیان میں کوئی وجہ نہیں بنے گا۔"

"میں اس عورت سے ملنا چاہتی ہوں، زیان جس نے اپنے بیٹے کے لئے ہر بازی لگا دی تھی۔"

”مجھے خوف آتا ہے کہ میری رگوں میں دوڑتا خون اپنا اثر دکھائے گا۔“

”تم نے خود کو اتنا ارزاں کیوں سمجھ لیا ہے؟ تمہیں کھونا سب ہارنے کے مترادف ہے۔“

”تمہارا شوہر کریمنل ریکارڈ رکھتا ہے... یہ جانتی تھیں؟“

جاری ہے۔

باقی آئندہ ماہ، ان شاءاللہ۔

www.novelsclubb.com